زگ زیگ

از قلم ایشال بلوچ

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

زگ زیگ

رات گہری تھی آسمان میں دور کہیں بجلی چمکی وہ اٹھ بیٹھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی برے خواب سے جاگی ہو۔۔۔،،

،،ہاں برا خواب جو وہ روز دیکھتی تھی۔۔۔ حلق میں پیاس کی وجہ سے جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔۔ وہ اٹھی پیروں میں چپل اڑسے اور چادر اپنے گرد لپیٹتی کچن کی طرف آئی پانی پینے۔۔۔،،

باہر بارش شروع ہوچکی تھی وہ بھی تیز۔۔۔ سنہرے بال کھلے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے چہرا سپاٹ سا تھا۔۔ کچن میں آکر رینک سے گلاس اٹھایا ڈسپینسری سے پانی کا گلاس بھر کر وہ پیچھے مڑی۔۔۔وہ وہیں ساکت

ہوگئی۔۔اس نے کسی کو بلانے کی کوشش کی لیکن مقابل نے۔۔۔اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو منا کیا۔۔۔لڑکی میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ دوبارہ کسی کو بلاتی۔۔۔،،

،،وہ لڑکا پورا بھیگا ہوا تھا شاید باہر بارش میں بھیگ گیا تھا ہوڈی کی ہیڈ سر پر گرائے اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔،،

،،کون۔۔،،ہو۔۔تم۔۔۔،،اس نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔۔۔،،

،،لڑکے نے ہُڈی کی کیپ اتار دی دور کہیں بجلی چمکی۔۔۔،،

،،تم۔۔،،وہ بلکل شل ہوگئی پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور کرچی کرچی ہوگیا وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی بغیر پیروں میں چبھی کرچیو کی پرواہ کیے

اپنے کمرے میں آئی دروازہ لاک کیا اور وہیں دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،میں نے زندگی میں سب سے بڑا غلط فیصلہ کیا یہاں آ کے) وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔،،

****

،،یہ کراچی میں ایک حویلی نما بنگلا تھا بہت بڑا اور خوبصورت

ملک حسین کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی جو شادی کے بعد بھی یہیں رہتی تھی جس کی تین اولادیں تھیں ایک بڑا بیٹا جاب کے سلسلے میں بیرونی ملک تھا باقی دو بچے ایک بیٹی ایک بیٹا اور شوہر ایک دہشت گرد حملے میں شہید ہوے تھے باقی ملک حسین کے دو بیٹے ایک حیدر ملک اور ملک حماد تھے ملک حیدر کی دو شادیاں ہوئیں تھیں ایک بیوی اور بیٹی باہر کی تھی لیکن اب اس کا

کوئی آتہ پتہ نہیں تھا حیدر ملک کی دوسری بیوی ملک حسین کی سگی بھتیجی تھی زرنور بیگم ان کی بھی ایک ہی بیٹی تھی ماہم۔۔ ماہم اس گھر میں سب کی لاڈلی تھی باقی ملک حماد کی چار اولادیں تھیں زین زارا خدیجہ اور زید زین کی شادی کو دو سال ہوے تھے اور زارا شادی کے دو سال کے بعد ہی بے واہ ہو کر اپنے ماں باپ کے گھر میں تھی باقی دو بچے ابھی پڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔،،

،، کمبل سے ایک ہاتھ نکلا اور سیدھا جا کر چیختے الارم کے منہ پر پڑا۔۔۔۔،،

،،یہ تھی حسین ولا کی لاڈلی ماہم۔۔۔۔،،

اٹھ کر جلدی پیروں میں چپل اڑسے اور واشروم کا دروازہ دھڑام سے بند کیا۔۔ کبھی جو یہ لڑکی وقت پر اٹھے باہر سے زرنور بیگم کی آواز آئی۔۔۔،،

،،اگلے ہی پل ماہم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بال سکھا رہی تھی دیوار پر لگے گھڑیال پر وقت دیکھا اس کے پاس صرف دس منٹ تھے یونیورسٹی کے لیے تیار ہونا تھا۔۔۔۔،،

،،تیار ہو کر وہ اپنے روم سے باہر نکلی اور اوپر جاتی سیڑھیوں پر کھڑی ہو گئی خدیجہ خدیجہ آؤ یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں وہ ریلنگ پر کمر ٹکائے وہیں ہی کھڑی تھی زید اپنی تیز رفتار سے آتا اچانک ماہم کے قریب آکر رک گیا۔۔۔۔،،

،،اللہ نے میرے چاچا کو ایک ہی اولاد دی ہے وہ بھی چھپکلی اللہ معاف کرے جہاں دیکھو چپکی پڑی ہوتی ہو کیا مسئلہ ہے۔۔۔زید نے اس کو چڑانہ چہا۔۔۔،،

،،زید اللہ کی قسم کبھی میرے ہاتھ لگے نہ منہ توڑ دونگی تمہارا۔۔۔ ماہم نے دانت پیستے ہوے جواب دیا۔۔۔۔،،

،،ہاں تم جیسی چڑیل سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔،،

،،دفا ہوجاو یہاں سے میں خدیجہ کو بلانے آئی ہوں یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔۔،،

،،تم کو بھی میرے ساتھ دفا ہونا ہوگا کیونکہ ابا حضور نے حکم صادر کیا ہے کے آپ دونوں منیمس کو میرے ساتھ یونی جانا ہے۔۔۔۔۔،،

،،اللہ تمہارے ساتھ چچا جان نے ایسا کیوں کہا۔۔،،ماہم کے منہ کے زاویے بگڑے۔۔۔۔،،

،،کیونکہ جو گاڑی تم لوگوں کو یونی لے جاتی ہو وہ خراب ہوگئی ہے۔۔اس لیے تم دونوں کو آج میرے متھے مار دیا ہے ابا حضور نے۔۔۔۔،،

،،ماہم چلو یار چلیں خدیجہ سیڑھیاں اترتی آئی۔۔۔۔

،،ہاں چلو آج اس سڑے ہوئے تربوز کے ساتھ چلنا پڑے گا۔۔۔۔،،

،،ہائے اللہ ماہم میرا بھائی ایسا بھی نہیں۔۔۔،،خدیجہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔،،میرا بھائی ہرا ہرا تربوز ہے۔۔خدیجہ نے مسکراہٹ دبائے کہا۔۔۔۔،،

،،اور زید نے خدیجہ کو ہوائی مکا مارا۔۔۔۔۔،،

،،وہ لوگ یوں ہی لڑتے جھگڑتے یونی کے لیے نکل گئے ۔۔۔۔،،

،،دوپہر کے دو بج رہے تھے زرنور بیگم کچن میں مصروف تھی اتنے میں زرینہ بیگم ایک کنٹینر لے کر اس کی طرف آئی۔۔۔۔،،

،،بھابھی بھابھی۔۔۔،،زرینہ بیگم نے آواز دی۔۔۔،،

،،زرینہ میں یہاں ہوں یہاں ہی آجاؤ۔۔۔۔،،زرنور بیگم نے کچن سے آواز دی۔۔۔۔،،

،،کیا حال ہیں زرینہ۔۔۔۔۔،،

،،ٹھک ہوں آپ بتائین کیا پکا رہی تھیں۔۔۔،،زرنور بیگم نے ان سے پوچھا۔۔۔۔،،

،،گوبی گوشت بنا رہی تھی،،۔۔۔مسکرا کر انہوں نے جواب دیا۔۔۔خاندان میں ان دونوں دیورانی اور جیٹھانی کی مصالیں دیا کرتے تھے۔۔۔،،

،،اور میں کوفتے لیکر آئی ہوں آپ کے لیے پہلے آپا کو دے کر آئی ہوں۔۔۔۔۔،،

،،تم تو زرینہ آتی ہی نہیں یہاں میں ہی آتی ہوں ہر دفا آپا سے ملنے آتی ہوں تو تمہارے پاس ضرور آتی ہوں۔۔۔۔۔،،

،،آپا سے یاد آیا بھابھی آپا کے پاس چلیں وہ اکیلی ہوتی ہیں سارا دن میں سوچ رہی ہوں زارا کو کہوں آپا کے ساتھ جا کر رہے ان کا دل لگا رہے گا۔۔۔۔،،

،،ہاں دانی بھی تو ابھی واپس نہیں آیا بیچاری آپا نے بہت دکھ سہا ہے۔۔۔،،

،،ہاں حسن بھائی حیات تھے تو ان کے جیسا خوش اس خاندان میں کوئی نہیں لگتا تھا۔۔۔۔،،

،،ہاں بھابھی یہ بچے کب تک آئیں گے مجھے تو ان بچوں کے علاوا گھر خالی خالی لگتا ہے۔۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،میں سوچ رہی ہوں کے ایک فیملی ڈنر رکھ لوں بھابھی اتنے دن ہوئے ہیں ہم سب لوگ اکٹھے نہیں ہوئے ماموں جان(ملک حسین) کے بعد تو ہم جیسے بکھر گئے ہیں۔۔۔۔،،

،،کہہ تو سچ رہی ہو۔۔۔زرنور بیگم نے تعید کی۔۔۔،،

،،دوسری جانب خدیجہ اور ماہم یونی کی لان میں بیٹھی ہر آئے گئے پر تبصرے کر رہیں تھیں۔۔۔،،

،،یار خدیجہ تمہیں نہیں لگتا یہ جو سامنے لڑکی بیٹھی ہے زیادہ آور میک اپ کرتی ہے۔۔۔۔،،

،،نہیں یار سہی تو کرتی ہے ہم دونوں زیادہ میک اپ نہیں کرتیں شاید اس لیے تمہیں لگ رہا ہے۔۔۔۔۔،،خدیجہ نے اس سے کہا۔۔۔،،

،،نہیں یار زویا بھی تو ہے نہ کتنی کیوٹ ہے۔۔۔،، ماہم نے پھر اسے ایک مصال دی۔۔۔،،

،،کونسی زویا زویا شکیل یاں زویا ناصر۔۔۔۔،، خدیجہ نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔،،

،،آف کورس زویا شکیل یار کتنی کیوٹ ہے۔۔۔۔،،

،،رہنے دو تمہیں میرے علاوہ ہر کوئی کیوٹ لگتا ہے۔۔،،ماہم نے چڑ کر کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

ویسے ہماری زویا کتنی پیاری ہے۔ خدیجہ نے کہا۔۔۔،،

،،وہ تو ہے۔۔ماہم مسکرائی۔۔کیونکہ زویا اس کی فیورٹ خالہ زاد تھی۔۔۔،،

اچھا سنو گھر کب چلیں۔۔۔خدیجہ نے اسکو کہا۔۔۔،،

چلتے ہیں تھوڑی دیر میں۔۔۔،،ماہم نے بزاریت سے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی۔۔۔،،

،،ہاں چلو بھابھی بھی آج آئیں ہونگی۔۔۔،،خدیجہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کتنے دن ہوئے ہیں حشام کو نہیں دیکھا میں نے خدیجہ نے اپنے بھتیجے کا نام لیا۔۔۔،،

،،اوہ نو چلو دیر ہوگئی ہے۔۔۔۔،،ماہم بھی اٹھی۔۔۔،،

،،وہ دونوں ساتھ چل دیں۔۔۔۔،،

****

،،اگلا دن حسین ولا میں بہت ہی دل کش تھا آج خدیجہ اور ماہم یونی نہیں گئیں تھیں۔۔،،

،،وہ دونوں اوپر چھت پر بیٹھی تھیں ساتھ میں صبا بیگم بیٹھیں تھی ان کی پھوپھو۔۔،، وہ تخت پر بیٹھی تھیں۔۔،، خدیجہ اور ماہم پاس پڑے ایک بڑے سے کاٹھ کے جھولے پر بیٹھیں تھیں۔۔،،

،،سردیوں کے دن تھے تبھی وہ لوگ دھوپ میں بیٹھیں تھیں ان کی سردیوں کی چھٹیاں ایسے ہی گزرتی تھیں۔۔۔،،

،،زارا پاس پڑے پرندوں کے پنجرے کے قریب کھڑی انہیں دانا ڈال رہی تھی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،پھوپھو ان پرندو کو ہم آزاد کریں پتا نہیں زارا نے کیا سوچ کر یہ کہا تھا

۔۔۔۔،،

،،بھلے بیٹا تم انہیں آزاد چھوڑ دو لیکن یہ واپس یہاں ہی آئیں گے ان کا یہ گھر ہو گیا ہے۔۔۔،،

،،پھوپھو پھر لوگ کیوں نہیں لوٹتے۔۔۔،،زارا نے مایوسی سے کہا۔۔۔،،

،،لوگ بھی لوٹتے ہیں اگر اس دنیا میں ہوں ضرور لوٹتے ہیں ۔۔۔،،

،،زارا وہیں رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔،،

،،پھوپھو میں اتنی بد نصیب کیوں ہوں میں تو ہار گئی میرا سب کچھ چلا گیا میں اکیلی رہ گئی۔۔۔،،

،،ایسا نہیں کہتے بیٹا تم اکیلی نہیں سب سے پہلے تمہارے ساتھ تمہارا اللہ ہے۔۔،، اس کے بعد تمہارا سارا خاندان ہے اللہ کبھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔،،

،،صبا بیگم اٹھ کر زارا کے گلے لگ گئیں اور زارا رودی ماہم اور خدیجہ کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے۔۔۔۔،،

،،زارا وہیں سے اٹھ کر تخت پے آکر بیٹھ گئی تو ماہم اور خدیجہ بھی ان کہ ساتھ آکر بیٹھ گئیں کچھ ٹائم بعد ماحول ٹھیک ہوگیا۔۔۔،،

،،وہ چارو کینوں کھا رہی تھیں اور بچپن کی باتیں کررہیں۔۔۔،،

،،پھوپھو آپ کو یاد ہے بچپن میں میں اور دانی بھائی کتنا لڑتے تھے۔۔۔،،خدیجہ نے کہا۔۔۔،،

،،ہاں تم دونوں کی اکثر لڑائی ہوتی تھی کیونکہ تم دونوں کی پسند جو ایک ہوتی تھی جو چیز تمہیں اچھی لگتی تھی وہ اس کو بھی اچھی لگتی تھی۔۔۔،،

،،ہاں پھوپھو دانی سے یاد آیا اسے پورا ڈیڑھ سال ہوگیا ہے وہ یہاں نہیں آیا فون پے آپ کی بات چیت ہوتی ہے۔۔،، زارا نے صبا بیگم سے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں پورا ہفتہ ہوگیا ہے اس نے بات نہیں کی مجھ سے۔۔۔،،

،،پتہ ہے بیٹا بچے جب بڑے ہوجاتے ہیں تو ماں باپ ترس جاتے ہیں ان کی شکل دیکھنے کو ہی وہ پتہ نہیں کہاں مصروف ہوتا ہے آج کل۔۔۔،،

،،آنے دیں پھوپھو اس دانی کو ایسے کان کھینچوں گی کے آئیندہ یہ غلطی نہیں کرے گا۔۔۔۔،،

،،زارا سب کزنز سے بڑی تھی سب اس کو آپی بولتے تھے اور وہ خود بھی سب پر روب جماتی تھی۔۔۔۔،،

****

NOVEL HUT

،،عینی ucl کی جان تھی (university college London)

،،وہ تیار ہوئی اور ایما کو اُٹھایا خود یونیورسٹی کی طرف چلی گئی۔۔،،وہ آکر سوزی اور عزیقہ کے ساتھ لان میں بیٹھ کر بکس دیکھنے لگی اس نے ادھر

اُدھر دیکھا اس کی نظر پاس درخت تک گئی وہاں سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اس کو دھوپ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔،،

،،کہاں جا رہی ہو عینی۔۔۔،،سوزی نے پوچھا۔۔۔،،

،،دھوپ لگ رہی ہے یار میں اس درخت کے نیچے بیٹھتی ہوں۔۔۔،،عینی نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اچھا ٹھیک ہے ہمیں ابھی سردی ہو رہی ہے تم جاؤ پھر ہم بھی آتے ہیں۔۔۔۔،،سوزی نے واپس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،عینی اس درخت کے نیچے آکر بیگ تنے کے ساتھ رکھ کر وہاں ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی آنکھیں موندے اس کو بخار تھا۔۔،،ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے اسے پکارا۔۔۔،،

،،اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا۔۔،پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔،،

،،عینی نے بھنویں آچکا کر اس سے پوچھا۔۔،،مطلب کیا۔۔۔،،

،،یہ میری جگہ ہے۔۔۔،،اس نے درخت کی جانب اشارہ کیا۔۔۔،،

،،عینی نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔۔۔،،یہاں تو کہیں بھی تمہارا نام نہیں لکھا۔۔۔،،

،،اُٹھ رہی ہو یاں نہیں۔۔۔،،اس لڑکے نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کیوں میں کیوں اُٹھوں بیٹھنا ہے تو بیٹھو ورنہ راستہ وہ ہے۔۔۔،،اس نے چھوٹی سی سڑک کی طرف اشارہ کیا جو یونیورسٹی کے اندر ہی بنی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،تمہارا دماغ خراب لگتا ہے اور مجھے کوئی شوق نہیں پاگلوں کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔۔،،وہ واپسی کے لیے مڑا۔۔۔،،

،،اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں بد دماغ کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔۔،،عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،وہ مٹھیاں بھینچے وہاں سے نکل گیا۔۔۔،،

،،عینی کو ایک تو بخار تھا اوپر سے اس لڑکے سے جھڑپ ہو گئی تھی۔۔۔،،وہیں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،کیا ہوا ہے عینی۔۔۔،،ایما سیدھا اس کے پاس آئی۔۔۔،،

بخار ہو گیا ہے یار۔۔۔،،عینی نے آنکھیں بند کر کے ٹیک لگا لی۔۔۔۔،،

،،میڈیسن لیں پھر۔۔۔۔،،ایما نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں۔۔عینی نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔،،

،،پاگل ہوکیا ابھی چلو چلو کینٹین ٹیبلیٹس ہیں میرے پاس اُٹھو۔۔۔ایما کو شدید غصہ آیا۔۔۔،،

،،اچھا چلو کلاس کا ٹائم ہوا ہے چلو۔۔۔،،

،،نہیں پہلے میڈیسن پھر کلاس۔۔۔ایما نے حتمی فیصلہ کیا۔۔۔۔،،

،،اوکے چلو۔۔۔،، عینی نے بھی ہار مان لی۔۔۔،،

،،کینٹین کے بعد وہ کلاس لینے چلی آئیں۔۔۔۔،،

،،کلاس روم میں اس کو لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہیں اس نے دیکھا وہ ہی لڑکا اسے دیکھ رہا تھا دونوں کی نظریں ملی عینی نے منہ موڑا اور پھر اس نے دوبارا وہاں دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔،،

،،اس نے ادھر اُدھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔،،

،،یونیورسٹی سے واپس آکر ایما سوگئی۔۔۔۔،،اور عینی بیٹھی سوچ رہی تھی وہ کون ہے۔۔۔،،

****

،،آج کا دن حسین ولا میں ایک خوبصورت دن تھا آج اس گھر کے سب کے لاڈلے مہناج کا برتھڈے تھا۔۔۔،،

،،اوپر والا پورا پورشن ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔،،

،،زوبیہ (حشام کی ماں) ادھر اُدھر کام کر رہی تھی۔۔۔،،

،،بھابھی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔۔،، خدیجہ جو خود تیار ہو کر اپنے روم سے نکلی تھی بھابھی کو ایسے دیکھ کر اس کو عجیب لگا۔۔۔۔،،

،،ہاں بس جا رہی ہوں یہ چیزیں تھوڑی سیٹ کر دوں۔۔۔،،

،،بھابھی آپ جائیں میں اور ماہم کر دیں گے یہ سب اور زارا آپی کہاں ہیں۔۔۔۔،،

،،وہ پھوپھو کے پورشن میں ہے اور تم لوگ پکا کر لو گے نہ۔۔،،زوبیہ نے ایک بار پھر تصدیق کرنی چاہی۔۔۔،،

،،ہاں ہاں بھابھی آپ جائیں مہمان آنے والے ہونگے۔۔۔،،اس نے زوبیہ کو تسلی دے کر اپنا سیل فون اُٹھایا اور ماہم کو کال ملائی ۔۔۔۔،،

،،ہیلو ہاں ماہم تیار ہوئی تم۔۔،،اس نے بلونز کا پیکٹ اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا فون کان اور کندھے کے درمیان پھنسا ہوا تھا۔۔،،

،،ہاں میں بس ریڈی ہوں کیوں۔۔،،ماہم نے اپنا مکمل جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

،،اوپر آؤ اور کچھ سیٹنگز کرواؤ۔۔۔۔،،

،،اوکے میں آتی ہوں ابھی۔۔ماہم فون رکھ اپنے روم سے نکل کر سیدھا سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔۔۔،،

،،روکو ماہم۔۔ ماہم نے پیچھے دیکھا تو زید کھڑا تھا۔ ہاں بولو۔۔۔۔

یہ کیا ڈرٹی بن کر آگئی ہو۔۔۔زید نے تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ اس کو کہا۔۔۔،،

،،اچھا اور جو تم ابھی ڈرٹو کے نانا بنے کھڑے ہو۔۔،،ماہم نے لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ کمر پر ٹکائے۔۔۔،،

،،تمہیں تو صاف ستھرے لوگ ہظم ہی نہیں ہونگے اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔۔زید نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

،،جی جی تائی جان میں آرہا ہوں۔۔۔زید نے نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،ماہم نے منہ موڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

،،اور زید جلدی سے اترتا بھاگ گیا۔۔۔،،

،،اللہ کرے زید تمہاری ٹانگیں ٹوٹ جائیں۔۔۔،،

،،وہ سیڑیھاں چڑھتی اوپر آئی اور سیٹنگز کرنے میں خدیجہ کے ساتھ مدد کرانے لگی۔۔۔۔۔

،،سب تیار ہوکر وہاں پورشن میں آگئے۔۔۔

کیک کاٹا گیا۔ اس کے بعد سب بڑے لاؤنج میں خوش گپیوں میں لگے ہوئے تھے۔ ماہم اور خدیجہ کچن میں سب کے لیے چائے بنا رہیں تھیں

۔۔۔۔

،،خدیجہ آج ہمارا خاندان کتنے دنوں بعد اکٹھا ہوا ہے کتنے خوش لگ رہے ہیں سب۔ماہم نے باہر بیٹھے ہستے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھا تو کہا۔۔۔،،

،،ہاں ماشاءاللہ کہو۔۔۔خدیجہ نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔

،،ہاں ماشاءاللہ۔۔۔،،

****

،، صبح ہوئی تو عینی اُٹھی اور تیار ہو کر آئی ایما اُٹھو یار اب چلیں یونیورسٹی اوٹھو بھی اب۔۔۔،،

ایما اوٹھو ورنہ یہ جو پانی کا جگ ہے نہ سارا تم پے اولٹ دوں گی اس نے جگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

،،ایما فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اسے پتا تھا عینی سر پھری کا۔۔۔،،

،،اب جاؤ تیار ہونے کے لیے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔عینی نے اس کو منہ پھلائے اپنی طرف دیکھنے پر کہا۔۔۔،،

،،اف عینی یار سونے دو نہ تھوڑی دیر۔۔۔ایما نے بیچارہ سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ایما کی بچی آج نہیں بچو گی مجھ سے۔۔۔،،عینی نے اپنا تکیہ اُٹھا کر ایما پر برسانا شروع کر دیا،،۔۔۔جوابی حملہ ایما نے بھی کیا۔۔۔،،

،،چھوڑو عینی۔۔۔،،ایما نے تھک کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اتنے میں وارڈن روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔،،

،،یہ کیا ہورہا ہے وارڈن کی غصے بھری آواز آئی۔۔۔،،

،،کہ۔۔کہ۔۔کچھ نہیں میم ایما نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔،،

،،تو یہ کیا کمرے کی حالت بنا رکھی ہے ابھی سب سیٹ کرو پانچ منٹ ہے تم لوگوں کے پاس۔۔۔،،وارڈن نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اوکے میم۔۔۔دونوں نے ہم قلام کہا۔۔۔،،

وارڈن نے ایک ضرور ڈالی اور نکل گئی ۔۔۔

،، عینی یہ تم سب سمیٹ لو میں تیار ہو کر آئی۔۔۔ ایما نے باتھ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، میڈ نہیں ہوں تمہاری عینی نے غصے میں کہا۔۔۔،،

،، تو ہو نہ۔ ورنہ پتہ ہے پروفیسر ایڈم کی باتیں سننی پڑیں گی۔۔۔،،

،، اچھا جا کر مرو سمیٹتی ہوں میں۔۔۔ عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، کچھ دیر میں ایما نہا کر باہر آئی تو کمرہ صاف تھا۔۔۔،،

،، اور عینی بے حال بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔،،

،، اوہ واہ کیا چمکا دیا ہے روم۔۔۔،، ایما نے ادھر اُدھر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،چلو اب دیر ہورہی ہے ورنہ میں تمہارا چہرا چمکا دوں گی۔۔۔،، عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،دونوں اپنے روم سے نکل کے یونیورسٹی جارہیں. تھیں عزیقہ اپنے روم سے نکلی۔۔۔،،

،،اوئے ایما عینی روکو ذرا یار۔۔۔،، عزیقہ ہامتے کاپتے ہوئے وہاں ان دونوں تک پہنچی۔۔۔،،

،،ہاں کیا ہے۔۔۔ایما نے رک کر پوچھا۔۔۔،،

،،چلو یونیورسٹی مجھے بھی جانا ہے۔ تم لوگوں کو پتہ ہے کل رات میرے پیٹ میں درد تھا میری روم میٹ نک چڑی ہے بہت۔۔،، پوچھا ہی نہیں مجھ سے اس ٹائم تم لوگ بہت یاد آئے یار۔۔۔،، عزیقہ نے اپنی دکھ بھری داستان سنائی ان دونوں کو۔۔۔،،

،،ہاں تو کس نے کہا ہے زیادہ ٹھونسو نہ کھایا کرو اتنا۔۔،،

،،ایما نے عزیقہ کو کہا۔۔۔،،

،،یار ایمی کیسی دوست ہو۔۔۔،، عزیقہ نے کہا بیچارگی سے کہا۔۔۔،،

،،جیسی تم ویسی میں اب چلو یونیورسٹی ورنہ پروفیسر ایڈم کلاس میں انٹر نہیں ہونے دیں گے۔۔ عینی نے ان کا جھگڑا ختم کرنا چاہا۔۔۔،،

،،ہاں چلو۔۔۔ عزیقہ نے کہا۔۔۔،،

،،وہ تینوں یونیورسٹی آئیں۔ سوزی نے بھی انہیں جوائن کیا، پروفیسر ایڈم کی کلاس اٹینڈ کرنے کے بعد وہ چاروں کینٹین میں بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،یار عینی آج مووی دیکھنے چلتے ہیں کہیں۔۔،، سوزی نے کہا۔۔۔،،

،،ہاں یار بور ہو گئے ہیں۔۔،، عینی کے بجائے جواب ایما اور عزیقہ نے دیا۔۔۔،،

،،ہاں نہ۔ سوزی نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔،،

دیکھتے ہیں۔۔،، عینی نے کہا مصروف سے انداز میں کہا۔۔،،

،،اس کی نظر دوسری جانب بیٹھے لڑکے پر تھی الگ تھلگ وہ اپنی دنیا میں ہی تھا۔۔۔،،

،،اسکی براؤن ہیزل آنکھیں تھیں کالے چھوٹے کٹے بال اور دراز قد کا مالک وہ سب سے الگ تھا۔۔۔،،

،،عینی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔،،

اوہ ہیلو کہاں گم ہو۔۔،، ایما نے عینی کے آگے چٹکی بجائی۔۔ عینی چونکی۔۔۔،،

،،ہمم عینی ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔،،

کیا دیکھ رہی ہو۔۔،، ایما نے کہا۔۔،،

،، کچھ نہیں وہ بس۔۔ اس نے دوبارہ وہاں دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔،،

،، اوہ مائی گاڈ کہاں گیا ابھی تو یہیں تھا۔۔۔،،

،، کیا کہہ رہی ہو سوزی نے اس کہا۔۔۔

،، کچھ نہیں چلو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔،،

،، کلاس لینے کے بعد سوزی ضد کر کے ان تینوں کو لیکر گئی۔۔ مووی دیکھنے کے بعد انکا ارادہ ڈنر کرنے کا تھا۔۔۔،،

****

،، عینی سر گھٹنوں میں دیے اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔ اچانک دڑہام سے ایما اس کے بیڈ پے بیٹھی۔۔۔،،

،،عینی کیا ہوا ہے یار۔۔ایما نے کچھ ٹائم یونہی بیٹھے رہنے کے بعد آخر کار پوچھ لیا۔۔۔،،

،،کچھ نہیں یار۔ اس لڑکے کو تم جانتی ہو عینی نے ایما سے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔۔،،

کس کو؟۔۔ایما نے نا سمجھی سے آنکھیں پھلائیں۔۔۔،،

،،وہ جس سے آج میری لڑائی ہوئی۔۔،،عینی کے چہرے کے زاویے بگڑے۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،نہیں کون کب ہوئی لڑائی۔۔،،ایما نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،ہماری یونی میں پڑھتا ہے شاید اور آج میری لڑائی ہوئی۔۔۔،،عینی نے بلینکٹ اپنے اوپر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اچھا میں نے کبھی دیکھا نہیں اسے۔۔۔ ایما نے کچھ سوچ کر اس کو کہا۔۔۔،،

،،مجھے بھی اسکا نام تک معلوم نہیں تمہیں کیسے پتہ ہوگا۔۔۔،،

،،اچھا اب بس کرو اور سوجاؤ۔۔۔،،

،، گڈ نائٹ اینڈ سوئیٹ ڈریمز۔۔،، ایما بلینکٹ تان کر سو گئی۔۔۔،،

،،عینی بھی نیم دراز ہو گئی۔۔،،

****

،، صبح کی نیلی روشنی سارے لنڈن میں پہلی ہوئی تھی سٹوڈنٹس

(university college london?) UCL

میں ہر طرف گروپس میں کھڑے تھے۔۔۔،،

،،اس سب میں ایک گروپ عینی والوں کا تھا تین گروپس میں دوسرے نمبر پہ تھا۔۔،،

،،گروپ کا نام UCL angels تھا۔۔۔۔،،

،،ان کا گروپ چار لڑکیوں پر مشتمل تھا۔۔۔۔،،

،،وہ چاروں ایک ساتھ کھڑیں تھیں ہاتھوں میں UCL angels کے بینڈز پہنے وہ سب سے الگ تھیں۔۔۔۔،،

،،اور ایک اور الگ۔ بلکہ سب سے الگ انسان ایک لڑکے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔،،

،،عینی نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا کے وہ کسی سے باتیں بھی کرتا ہے۔۔۔،،پھر ہنس مجھے کیا کہہ کر ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔،،

،،ایما میں لائبریری جا رہی ہوں تم چلو گی۔ عینی نے ایما سے پوچھا کیوں کے ایما کی بکس کی چوائس اچھی ہوتی تھی۔۔۔،،

،،ہاں چلو چلیں۔۔۔،،ایما کو بھی کچھ بکس واپس کرنی تھیں سو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،لائبریری کا نام مین یو سی ایل تھا۔لائبریری میں وہ دونوں آئیں ایما لائبریرین کی طرف بڑھ گئی جبکے عینی نے کچھ بکس دیکھنے لگی بکس لیکر وہ دونوں ucl student center میں آکر بیٹھیں۔۔،،

NOVEL HUT

،،پیچھے کوئی باتیں کر رہا تھا۔ عینی نے مڑ کر دیکھا یہ

،،وہی تھا جس سے عینی کی لڑائی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم ڈائنل دوسرے لڑکے نے اس کا نام پکارا کہا۔۔۔۔،،

،، کچھ نہیں یار چلو چلیں کلاس کا ٹائم ہوا ہے۔۔۔دائنل نے بیزاری سے کہا۔۔۔،،

،، اوہ تو اس کا نام ڈائنل ہے۔۔ عینی نے زیر لب بڑبڑائ۔۔۔،،

کیا؟۔۔،، ایما نے کہا۔۔۔کھوجتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، کہ۔۔ کچھ نہیں۔ عینی نے ہڑبڑا کر کہا۔۔،،

،، یار عینی تمہیں ہوا کیا ہے آج کل اتنی گم سم کیوں ہوتی ہو۔ ایما نے بک اپنی گود میں رکھ کر اس کو دیکھا۔۔،،

،، ایسی کوئی بات نہیں یار مام سے بات نہیں ہوئی سوچ رہی ہوں کچھ دن ان کے پاس چلی جاؤں۔۔۔،، عینی نے اسے ٹال دیا۔۔،،

،، اچھا ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں تمہیں آنٹی کو کچھ وقت دینا چاہیے۔۔۔،،

،، ہمم۔ ابھی ویک اینڈ پر جاؤنگی۔۔۔،، عینی نے سب باتوں کو چھوڑ کر کہا۔۔۔،،

،، عینی کا باپ پاکستانی تھا اور ماں انگلینڈ کی۔۔اس کا باپ اس کی ماں کو اور عینی کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔ عینی اس وقت صرف ایک سال کی تھی جب اس کا باپ انہیں چھوڑ گیا تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، عینی جب بھی اپنی ماں سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھتی۔۔وہ اس کو ٹال دیتی تھی۔۔۔،،

،، عینی جاننے کی کوشش کرتی بھی تو وہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔،،

،،عینی نے تنگ آکر پوچھنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔،،

****

،،ماہم اور خدیجہ یونیورسٹی جا رہیں تھیں کے راستے میں انکی گاڑی خراب ہوگئی۔۔،،

،،افففف کیا ہوا رحیم چچا۔۔ ماہم نے درائیور سے پوچھا۔۔۔،،

،،بیٹا لگتا پھر سے گاڑی خراب ہوئی ہے۔۔۔،،رحیم نے سیٹ بلیٹ کھولتے ہوئے۔۔ کہا رحیم پچھلے پندرہ سالوں سے ملکوں کے ہاں کام کررہا تھا قابل بھروسہ ڈرائیور تھا تبھی خدیجہ اور ماہم کی یونی لے جانے کی زمداری اس پر تھی۔۔۔،،

،،خدیجہ اب کیا کریں۔۔ماہم نے خفگی سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

کیا کریں زید کو بلاتے ہیں۔۔۔،، خدیجہ نے چٹکی میں حل پیش کیا۔۔۔،،

اچھا ایسا ہی کرو۔۔ماہم نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،خدیجہ نے اب کال ملائی۔ لیکن کال کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔۔،،

،،ماہم نہیں اٹھا رہا زید کال۔۔۔،،

،،افف کیا کریں ماہم نے پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھا۔۔ اوہ اللہ شکر تیرا۔۔ وہ دیکھو خدیجہ زید آرہا ہے۔۔ماہم نے زید کی گاڑی دیکھی۔۔۔،،

،،زید نے ان کی گاڑی وہاں کھڑی دیکھی تو اتر کر ان کہ پاس آیا۔۔۔،،

،،کیا ہوا یہاں کیوں کھڑے ہیں آپ لوگ۔ زید نے ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔۔۔

،،یٹا لگتا ہے گاڑی میں کوئی بڑا مسئلہ ہے۔۔۔،،

،،اچھا آپ گاڑی کو دیکھیں میں ان کو لیکر جاتا ہوں۔۔زید نے ڈرائیور کو کہا ان کو اترنے کا اشارہ کرتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔،،

،،زید کہ ساتھ گاڑی میں سوار ہوگئیں۔۔۔،،

،،افف تایا جان سے کہتا ہوں کہ اس خٹارا کو چینج کروا دیں۔۔زید نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔اور مجھے تو ایسے مصیبت میں تم دونوں بلاتی ہو جیسے ہو بھی میری سگی۔۔۔،،

،،زید میرا موڈ پہلے سے خراب ہے اور نہ کرو۔۔ماہم نے تیوری چڑھا کر اس کو دیکھا۔۔۔،،

،،اچھا بھلا دوست کے پاس جا رہا تھا۔ لیکن نہیں تم چڑیلیں مجھے جینے دوگی کیا۔۔۔،،گاڑی بیک ویو مرر میں اس نے ماہم کو دیکھ کر کہا۔خدیجہ فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔،،

،،ہاں ہمیں بھی شوق نہیں تمہارا سڑا ہوا منہ دیکھنے کا پتہ نہیں کیا سمجھتے ہو خود کو۔۔ ماہم نے تنگ آکر جواب دیا۔۔۔،،

،جو بھی سمجھتا ہوں تم لوگوں سے بہتر ہوں۔۔۔ زید نے ایک ہاتھ کی مٹھی بند کرکے جبڑے پر رکھی۔۔۔،،

ہاں بڑے آئے بہتر سڑے ہوئے کدو۔۔ اور یہ زیادہ اسٹائل نہ مارو خود کو تو مرنے کا شوق ہے ہمیں بھی ساتھ مارو گے کیا۔۔۔،،

،،خود کیا ہو بھنڈی کہیں کی وہ بھی کالی جلی ہوئی۔۔ اور میں اسٹائل نہیں ماررہا۔۔۔،،اس نے آخری بات رد کی۔۔۔،،

،،اور تم۔ تم پاگل بکرے ہو۔۔۔،،ماہم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،بس کردو اب تم دونوں خدیجہ نے ہنستے ہوے انہیں منا کیا۔۔ اور پھر ہنسنے لگی۔ کیا کہا تم نے ماہم پاگل بکرا یا ریہ کیا ہوتا ہے۔۔۔خدیجہ نے بکرا پر زور دیا اور پھر گردن پھینک کر ہنسی۔۔۔،،

تمہارا بھائی ہوتا ہے۔۔اب کی بار ماہم بھی مسکرا دی۔۔۔،،

،،خدیجہ تمہارے زیادہ دانت نہیں نکلنے لگے۔۔۔ زید نے غصے سے کہا۔۔۔،،

کیوں تمہیں کوئی مسئلہ۔۔جواب ماہم نے دیا۔۔۔،،

،،قسم خدا کی اگر تم لوگوں میں سے کسی نے ایک بھی لفظ نکالا نا تو یہیں کہیں گاڑی دے ماروں گا۔۔ زید نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،مارنے سے پہلے بتا دینا ہم اتر جائیں گے۔۔ماہم نے کہا اور دونوں ہنس دیں۔۔ وہ دونوں بھی ایک نمبر کی دھیٹ تھیں۔۔۔،،

،،آگئی تم لوگوں کی یونیورسٹی اترو اب۔۔۔،،زید نے کار روک کر انکو کہا۔۔۔،،

،،ہاں ہمیں بیٹھ کر کرنا کیا ہے یہاں۔۔۔ آخری جواب خدیجہ نے دیا اور دونوں وہاں سے اتر گئیں۔۔۔،،

،،اور زید گاڑی بھگاتا ہوا نکل گیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

****

،،سورج کی روشنی پورے لندن میں پھیلی ہوئی تھی۔۔UCL کے سٹوڈنٹس سب آج سورج کے مزے لے رہے تھے کیونکہ آج بہت دنوں بعد سورج نکلا تھا۔۔۔،،

،،اس دن عینی جینیز گارڈن میں بیٹھی ادھر سے اُدھر دیکھ رہی تھی کے اس کی نظر اچانک ڈائنل پر پڑی اور

فوراً اٹھی اور ڈائنل کی طرف آئی۔۔۔،،

،،ہائے ڈائنل کیسے ہو۔۔۔،،

،،ہائے۔۔ ڈائنل بس اتنا کہا۔۔اسکی نظر گارڈن پر جمی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،تم یہاں کے سٹوڈنٹ ہو عینی نے پوچھا۔۔۔،،

ہاں۔۔اور تم۔۔،،

،،ہاں میں بھی اسٹوڈنٹ ہوں۔۔ فسٹ یئر میں ہو نہ عینی نے پھر ایک اور سوال کیا۔۔۔،،

،،ہاں۔۔ ڈائنل نے پھر بس مختصر جواب دیا۔۔۔،،

تم کم گو ہو بہت ہو۔۔۔عینی کو اور کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے اپنی رائے دی۔۔۔،،

،،اور آپ بہت زیادہ بولنے والی ہیں۔۔،، اس نے پہلی دفا عینی کے سامنے اتنا زیادہ بولا تھا۔۔۔،،

،،ہاں وہ تو میں ہوں۔۔،، ویسے تم لگتے تھوڑے بڑے ہو مجھ سے لیکن پھر بھی فرسٹ یئر میں کیوں۔۔۔،

،،وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔۔۔،، پھر بولا ہاں میں نے اسٹیڈی دیر سے شروع کی تھی۔ اس وجہ سے شاید۔اس نے کندھے اچکا کے کہا۔۔۔،،

،،اچھا اور میں سیکنڈ یئر میں ہوں۔۔۔،،اس نے ڈائنل کے بنا پوچھے ہی بتایا۔۔۔،،

،، ایما اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں آگئی۔۔ کہاں گم تھی یار عینی ایما اس کو پھولتے سانس کے ساتھ کہا۔۔،،

،، کہیں نہیں یہاں تھی۔۔۔،، اور اس سے ملو یہ ہے ڈائنل میرا نیا دوست۔۔۔،،

ڈائنل نے حیرت سے عینی کو دیکھا جھوٹ بول کر بھی پر سکون تھی شاید اس لڑکی کو اس دن والی جھڑک یاد نہیں تھی۔۔۔،،

ہائے ڈائنل ایما نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

ہائے۔۔ اس نے ہاتھ تھامنے کی زحمت نہیں کی سینے پر ہاتھ رکھے وہ پر سکون تھا۔۔۔،،

،، عینی یار چلو کلاس سے لیٹ ہو رہے ہیں ایما اپنی عزت افزائی بھلا کر عینی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔،،

،،ہاں چلو چلو عینی نے کہا۔۔کہا اور ڈائنل کو بائے کرتی وہ ایما کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،کلاس لینے کے بعد وہ لوگ کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ گئے۔۔اور ابھی دوسری کلاس میں کچھ ٹائم تھا۔۔۔،،

وہ لوگ بیٹھے تھے کے عینی کی سیل فون پر کال آئی۔۔۔،،

۔۔۔my world calling لیکھا ہوا تھا۔۔۔۔،،

،،ہیلو مام کیسی ہیں۔۔ عینی کال پک کرتے ہی جوش میں بولی۔۔۔،،

،،عینی۔۔ عینی بیٹا میری طبعیت۔۔ ٹھیک نہیں ہے بیٹا آج آؤ۔۔۔،،

،،عینی کے چہرے کے تاثرات اچانک بگڑے تھے۔۔ مام کیا ہوا ہے آپ کو۔۔ عینی نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔،،

،،بس تم آجاؤ پھر میں ٹھیک ہو جائوں گی۔۔۔،،

،،اوکے مام میں آج ہی آپ کے پاس آتی ہوں۔۔۔،،

عینی کا پریشان چہرا کسی اور نے بھی دیکھا لیکن وہ کچھ سن نہیں سکا تھا۔۔۔،،

،،عینی everything is OK۔۔ایما نے عینی سے پوچھا۔۔۔،،

کچھ ٹھیک نہیں ایما۔۔۔،،عینی نے پوروں سے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔۔سنو ایما میں مام کے پاس جا رہی ہوں۔۔مام کی تبیت ٹھیک نہیں یہاں دیکھ لینا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اوکے تم جاو میں یہاں مینج کر لونگی۔۔۔۔،،

تمہاری جیسی دوست کسی نعمت سے کم نہیں۔۔۔،،

****

،،ماہم اور خدیجہ دونوں یونیورسٹی سے واپس آگئیں۔۔۔،،

،،ماہم کے ہاتھ میں کینوں تھے۔۔اور خدیجہ کے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ۔۔
وہ جیسے ہی لاونج والے دروازے سے اندر جارہیں تھیں کے اچانک کچھ
انجان آوازیں ان کے کانوں سے ٹکرائیں۔۔ افف کون آگئے اب وہ دونوں
الٹے قدموں سے لوٹیں۔۔ اور کچن کے دروازے سے اندر داخل
ہوئیں۔۔۔،،

،،شازیہ باہر کون آئے ہیں۔۔ ماہم نے گھر کی ملازمہ سے پوچھا۔۔۔،،

،،وہ جی بڑی بی بی جی کی کوئی خالہ زاد آئیں ہے باہر کے ملک سے۔۔۔،،

،، اچھا ان کے ساتھ کون کون ہے ماہم نے پھر پوچھا۔۔۔،،

،،ان کی ایک بیٹی اور بیٹا ان کے ساتھ آئے ہیں۔۔۔،،

،،اچھا سنو ہم دونوں میرے روم میں جارہے ہیں تم ہمیں کھانا دیکر جاؤ۔۔
اورہاں ساتھ میں یہ کباب اور دو کپ چائے کے بھی۔۔۔شازیہ کو کہتی وہ
خدیجہ کو ساتھ لیے کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔،،

جی باجی ٹھیک ہے۔۔۔،،شازیہ نے بھی وہاں سے جواب دیا۔۔۔،،

،،وہ دونوں روم میں آئیں تو ماہم نے ٹی وی آن کیا۔۔،،

کون آئیں ہیں چچی جان کی کزن۔۔۔ماہم نے خدیجہ سے پوچھا۔۔۔،،

،،مجھے نہیں پتہ کون ہیں وہ۔۔۔امی سے پوچھوں گی۔۔۔،،

ہمم ان کا بیٹا اور بیٹی بھی آئے ہیں ماہم نے مسکرا ہوے کہا۔۔۔،،

ہاں تو؟۔۔ خدیجہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔،،

تو کچھ نہیں تم سیریس کیوں ہو جاتی ہو ہر بات پے۔۔۔،،

،،کیونکہ مجھے تمہاری شیطانی دماغ کا پتہ ہے۔۔۔،،

اچھا چھوڑو۔۔ماہم نے اپنی بے عزتی نظر انداز کی۔۔۔یہ دیکھو ہمارے ہاں کے ڈرامیں کیسے بن رہے ہیں کوئی اسٹوری ہی نہیں بس ایک ٹاپک ان کے ہاتھ لگ جائے۔۔۔،،

ہاں یہ تو سہی کہہ رہی ہو۔۔خدیجہ نے بھی اس کی تائید کی۔۔۔،،

،،اتنے میں دروازہ ناک ہوا تو ماہم نے آنے کی اجازت دی۔۔آؤ۔۔،

،،شازیہ ہاتھوں میں ٹرے لے آئی۔۔بی بی جی یہ آپ کا کھانا ہے۔۔۔،،

،،اوکے یہاں رکھ دو۔۔۔،،

،،دوسری جانب لاونج میں زرینہ بیگم اور زرنور بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،سویرا زرینہ کی خالہ زاد تھی۔ وہ امریکہ میں رہائش پزیر تھی۔۔۔،،

،،سویرا تم اتنے سالوں بعد آئی ہو اب میرے پاس رہو۔ جب تک پاکستان میں ہو۔۔ زرینہ بیگم نے اس کو کہا۔۔۔،،

،،زرینہ میں پکا یہاں رہتی لیکن یاسر کے بھائی نے پہلے سے ہمارے رہنے کا انتظام کر لیا ہے اگلی دفا انشاءاللہ۔۔۔،،

،،تم دونوں اپنے بچوں سے تو ملواؤ۔۔۔سویرا نے ان کو کہا۔۔۔،،

،،ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔ شازیہ۔شازیہ زرینہ بیگم نے شازیہ کو پکارا۔۔ زوبیا پہلے سے وہاں موجود تھی زین آفیس تھا۔۔۔،،

جی بی بی جی۔۔۔شازیہ ہاتھ پھونچتی وہاں کھڑی تھی۔۔۔،،

،،جاؤ جا کر ماہم خدیجہ اور زید کو بلا لاؤ۔۔۔،،زرنور بیگم نے شازیہ کو کہا۔۔۔،،

،،بی بی جی وہ زید صحاب تو کہیں باہر گئے ہیں۔۔۔،،

،،ہاں تو ماہم اور خدیجہ کو بلا لاؤ۔۔۔اب کی بار زرینہ بیگم نے کہا۔۔۔،،

ٹھیک بی بی جی۔۔شازیہ کہتی پلٹ گئی۔۔۔،،

،،شازیہ نے ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں وہاں آئیں۔۔،،

السلام علیکم۔۔ ان دونوں نے ساتھ سلام کیا دونوں سلام کرتی ایک خالی صوفے پر بیٹھیں۔۔۔،،

وعلیکم السلام۔۔سویرا نے مسکرا کر انکے سلام کا جواب دیا۔۔۔،،

،،ان دونوں میں سے کون کس کی بیٹی ہے۔۔۔اب کے سویرا نے زرینہ بیگم سے پوچھا۔۔۔،،

،،یہ ہے ہمارے گھر کی لاڈلی ماہم زرنور کی بیٹی۔۔ اور یہ میری ہے آخر میں خدیجہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔،

،،اچھا اچھا دونوں ماشاءاللہ پیاری ہیں۔۔۔،،

،،ہاں ماشاءاللہ۔۔۔،،

،،ماہم کی نظر ان کی گولو مولو بیٹی پر پڑی وہ سب سے بیزار بیٹھی تھی اپنے جیسا گول گول چشماں پہنے وہ کافی بور ہو رہی تھی بیٹا کہیں باہر تھا۔۔۔،،

،،ہیلو۔۔ماہم نے ترس کھا کر اس سے بات کی۔۔۔،،

،،ہاء۔۔ اس نے بیزاریت سے جواب دیا۔۔۔،،

،،ہاء اللہ اس موٹی میں اتنی اکڑ۔۔،، رک جاؤ موٹی تمہیں تو سہی سے مزا چکھانا پڑے گا۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔،،

،،خدیجہ نے اس کو کہنی ماری۔ مطلب اب کیا شیطانی چل رہی ہے دماغ میں۔۔۔،،

،،وہ دونوں ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔،،

،،اتنے میں سویرا کی سیل پر رنگ ہوئی۔۔سویرا نے کال پک کی۔۔،،ہاں ہاں آرہے ہیں۔۔۔،،

اچھا میں چلتی ہوں۔آج مجھے بہت مزاہ آیا ہے بہت سی یادیں تازہ ہوگئیں ہیں پھر انشاء اللہ چکر لگاؤں گی۔۔سویرا کو واقع میں مزہ آیا تھا۔۔،،

لیکن آپ کی گولو مولو بیٹی کو کچھ خاص مزاہ نہیں آیا ماہم نے سوچا۔۔۔،،

ہمیں بھی بہت اچھا لگا تم سے ملکر ایک اپنائیت محسوس ہوتی ہے صبا بیگم نے انکو کہا۔۔۔،۔

NOVEL HUT

****

،، عینی لندن سے Brighton آگئی تھی. Brighton کی ٹرین اسٹیشن سے باہر آکر وہ ٹیکسی کی تلاش میں نظر ادھر اُدھر پھیرنے لگی۔۔۔،،

،، کبھی وہ یہاں آتی تھی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا تھا۔۔ لیکن آج وہ بہت اداس تھی۔۔۔،،

،، ٹیکسی لیکر وہ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں آئی۔۔دروازہ کھول کر وہ خود ہی داخل ہوئی گھر میں کیونکہ اس کے پاس چابی پہلے سے ہی موجود تھی۔۔۔،،

مام۔۔ مام کہاں ہیں آپ۔۔ عینی ماں کو وہاں نہ پاکر پریشان ہوگئی۔۔۔،،

،، عینی نے فوراً گریس کو کال کی۔۔ایک بیل گئی دوسری مام پک اپ ماء کال پلیز تیسری بیل پے کال اٹھا لی گئی۔۔ہیلو مام کہاں ہیں آپ عینی نے اکھڑے سانس کے ساتھ کہا۔۔۔،،

،،ہیلو ہاں میری جان۔۔ میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔ ابھی مارکیٹ سے نکل رہی ہوں کچھ چیزیں لینی تھی مجھے۔۔۔،،

،،مام آپ مجھے کہتی نہ میں لیکر آتی۔۔۔،،

،،کوئی بات نہیں اور اب فون رکھو میں آرہی ہوں۔۔۔،،

،،عینی نے کال ڈسکنیکٹ کر کہ فون ٹیبل پر رکھ دی اور خود بالکنی میں آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔،،

کچھ دیر میں گریس گھر آگئی ساتھ میں ایلا بھی آئی تھی۔۔۔،،

،،مام۔۔ عینی گریس کو دیکھ کر خوشی سے اچھلی۔۔۔،،

،،ماں سے گلے لگ کر ملی تھی۔۔ اوہ مام میں بتا نہیں سکتی میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔۔۔،،

،،ہیلو آنٹی کیسی ہیں۔۔ایلا سے بھی پوچھا جو اس کی ماں کی دوست تھی۔۔۔،،

،،ہیلو بیٹا میں ٹھیک ہوں بلکل۔۔ تم بتاؤ یونیورسٹی کیسی جارہی ہے تمہاری۔۔۔،،ایلا نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،بہت اچھی جارہی ہے اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔،،

،،مام آنٹی آپ لوگ بیٹھیں میں کافی بنا کر آئی۔۔،،عینی کافی بنانے چلی گئی۔۔،،

NOVEL HUT

،،عینی کچن سے ان کی باتوں کے جوابات بھی دیتی ساتھ ساتھ کافی بھی بنارہی تھی۔۔۔،،

،،عینی کافی بنا کر آئی تو گریس نے ٹی وی آن کردی۔۔۔،،

کافی پی کر ایلا اپنے اپارٹمنٹ میں چلی گئی۔ اس وقت عینی اور گریس کھانا بنانے کچن میں ایک ساتھ گئیں ۔۔ٹائم رات کے آٹھ بج رہے تھے کھانا کھا کر وہ دونوں گریس کے روم میں چلی آئیں۔۔،،

،،گریس باتھ روم میں گئی۔ تو عینی بک شیلف کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔ ایک ناول بک تھی اس نے وہ اٹھانی چاہی لیکن بلیک جلد والی ڈائری گر گئی۔۔ عینی اٹھانے کہ لیے جھکی تو اس کو ایک شخص کی تصویر ملی۔۔ شاید ڈائری سے گری تھی شاید نہیں یقیناً اس کے چہرا ایسے لگ رہا تھا کے عینی نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔۔ لیکن کہاں۔۔ عینی سوچ میں پڑ گئی۔۔۔،،

،،کھٹک کے آواز سے باتھ روم کا دروازہ کھلا۔۔ کیا ہوا عینی۔۔ گریس نے تولیہ سے ہاتھ پہنچتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کچھ نہیں مام۔۔عینی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔،،

،،گریس نے شاید کچھ گرنے کی آواز سنی تھی۔۔۔،،

اس نے اپنے ہاتھ آگے کیے۔۔اور غور سے گریس کا چہرا دیکھا۔۔گریس کے چہرے کا رنگ فک ہوا۔۔۔،،

،،مام یہ کون؟ ہیں۔۔۔ عینی نے تصویر دیکھائی۔۔۔،،

کہاں سے ملی یہ۔۔گریس نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔،،

،،میری بات کا جواب دیں مام۔۔پہلے والی نرم مسکراہٹ چہرے سے غائب تھی۔۔۔،،

،،تمہارے ڈیڈ حیدر ملک۔۔گریس نے نظریں چرائیں اس سے۔۔۔،،

،،کیا ؟۔۔حیدر ملک عینی نے شاکی نظروں سے اپنی ماں کو دیھا۔۔۔،،

،،ہاں۔۔۔گریس نے وہ سچ بتا دیا جو پچھلے کئی سالوں سے چھپا ہوا تھا۔۔۔،،

،،عینی نے تصویر واپس رکھ لی اور خود کاؤچ پر بیٹھ گئی۔۔کہاں ہوتے ہیں۔۔۔پانچ دس منٹ کی خاموشی کے بعد عینی بولی۔۔۔،،

،،پاکستان۔۔۔گریس نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔ وہ سالوں سے اپنے آپ کو اس وقت کے لیے تیار کرتی آئی تھی لیکن آج اس کو لگا وہ ساری تیاری بے سبب تھی۔۔۔

NOVEL HUT

،،ہمیں کیوں چھوڑ کر گئے۔۔۔عینی نے سے پھر سوال کیا۔۔،،

،،مجبوری تھی اس کی۔۔۔گریس نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔،،

،،کونسی۔۔؟ پھر سوال۔۔۔،،

،،وہ لوگ مسلم ہیں میں نہیں تھی۔۔۔،،

،،صرف یہ وجہ تھی۔۔عینی نے حیرت سے ماں کا چہرا دیکھا۔۔۔،،

،،نہیں اور بھی بہت سی وجوہات تھیں۔۔گریس اب بھی نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔،،

،،پھر دو تین منٹ کی خاموشی۔۔۔۔،،

،،عینی۔۔اس دفا گریس نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔،،

،،ہمم۔۔عینی نے بغیر دیکھے جواب دیا۔۔۔۔،،

،،مجھے اگر کچھ ہوجائے تو تم اپنے ڈیڈ کے پاس چلی جانا۔۔۔۔،،

،،مام ایسی باتیں نہ کریں پلیز۔۔عینی نے کرب سے عینی کو دیکھا۔۔،،

،،بیٹا میں جانتی ہوں میرے بعد تم وہیں محفوظ ہوگی۔۔گریس نے عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا گریس کے ہاتھ میں واقع لرزش تھی۔۔۔۔،،

،،مام میں کبھی اُس انسان کے پاس نہیں جاؤں گی جو ہمیں کئی سال پہلے چھوڑ کر گیا۔۔۔،،

،،عینی ایسی باتیں نہ کرو۔ عینی تم اگر میرے مرنے سے پہلے میری آخری خواہش پوچھو گی تو میں یہی کہوں گی کے عینی اپنے باپ کے پاس چلی جانا۔۔۔،،گریس نے نرمی سے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،مام عینی۔۔۔عینی نے بے بسی سے ماں کو دیکھا۔۔۔،،

****

NOVEL HUT

،،رات ہوگئی تھی ماہم اور زینب پھر ٹیرس پر آ کے بیٹھیں تھیں،،یہ ایک بڑا سا ٹیرس تھا اور اتنی ہی لائیٹنگ کی گئی تھی۔۔۔،،

،،یار تمہاری وہ موٹی کزن میں اتنی اکڑ تھی اللہ معاف کرے۔۔ماہم نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔،،

،،ہاں تو تم بھی اس موٹی کو تنگ کر رہی تھی کیوں۔۔خدیجہ نے اس کی کلاس لینی چاہی۔۔،،

وہ تو میں بس اسے چیک کر رہی تھی۔ ان کا بیٹا نہیں تھا وہاں باہر سے ہی کال کر کے بلایا سویرا آنٹی کو۔۔ماہم نے یاد آنے پر کہا۔۔۔،،

پتہ نہیں ہمیں کیا یار تم بھی نہ۔۔،،خدیجہ مسکرائی۔۔ماہم کے برعکس خدیجہ دھیمے اور نرم مزاج کی تھی۔۔۔،،

زید انہیں ڈھونڈتا ہوا اوپر آیا۔۔کیا بھائی یہاں آدھی رات کو کیوں بیٹھی ہو تم دونوں۔۔۔

،،زید ہم نے نہ تمہارے لیے رشتہ دھونڈا ہے۔۔۔ماہم نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔،،

،،اچھا واقع۔۔زید مسکرایا مسکرایا۔۔۔۔۔

،،ہاں نہ واقعہ میں اتنی گوری چٹی اور صحت مند ہے کیا بتاؤں۔۔آخری ایڈ خدیجہ نے کی۔۔۔،،

،،اللہ معاف کرے یہ تم لوگوں نے کوئی حور وغیرہ کا رشتہ تو نہیں ڈھونڈا۔۔بس کانوں کو ہاتھ لگانا باقی تھا انداز ویسا ہی تھا۔۔۔،،

،،ہاں دیکھ لینا ایک دن سویرا خالہ کی حور تم۔۔۔،،ماہم نے اب کی بار زید پر اصل بم اب گرایا۔۔۔،،

،،اوہ تیری اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے حساب لے گا کہاں میں ہینڈسم کیوٹ اور کہاں وہ موٹی سی لڑکی۔۔زید نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

،،اللہ زید تم نے لڑکی بھی دیکھ لی تھی بڑے تیز ہو۔۔۔ماہم نے زید سے کہا۔۔۔،،

،،ہاں جب وہ لوگ جا رہے تھے تو میں نے دیکھا۔۔زید نے لاپروائی سے کہا۔۔۔

،،اچھا بڑے تیز ہو اس خوشی میں آئیس کریم ہوجائے۔۔ماہم نے منڈیر سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہٹو یہاں سے تم لوگوں سے زرا کیا ہنس کے بات کرو تم لوگ تو فری ہوجاتی ہو۔۔زید نے جان چھڑانی چاہی۔۔۔۔

،،زید لے چلو نہ پلیز۔۔۔اب وہ دونوں منت پر اتر آئیں۔۔،،

،،اچھا ایک شرط پر۔۔زید نے سوچ کر کہا۔۔۔

ہمیں ساری شرطیں منظور ہیں ماہم نے کہا۔۔،،

،،توبہ توبہ کتنی ندیدیاں ہو تم دونوں شرط کچھ بھی ہو سکتی ہے۔۔۔،،

،،ہاں ہاں سوچ لیا اب چلو۔۔ماہم کو جلدی تھی۔۔اور یہ جلدی کی سزا انہے کڑی ملنے والی تھی۔۔۔،،

،،اوکے لیٹس گو۔۔زید نے گاڑی کی چابی جیب سے نکالی اور انگلی میں گول گول گھماتا نیچے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

****

،،لندن کے ریسٹورانٹ۔۔میں وہ بیٹھا کسی آدمی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔،،

،،ون۔۔ٹو۔۔تھری۔۔اور وہ آدمی آگیا۔۔۔،،

،،اس نے اپنی ہوڈی کی کیپ سر پے گرا لی۔۔،،

،،وہ ایک نوجوان لڑکے سے آملا۔۔اور کوئی چیز اس کو پکڑائی۔۔۔،،

،،ہوڈی والے کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔،،

،،وہ آدمی اس نوجوان کے پیچھے چلنے لگا یہاں تک وہ ایک روم میں آگیا۔۔،،
ایک آفیس روم تھا کوئی اور بھی ان کے پیچھے آیا تھا۔۔۔،،

،،وہ وہی ہوڈی والا بھی ان کے پیچھے آیا اور دروازہ لاک ہوگیا۔۔۔،،

،،کک کون۔۔آدمی کی آواز لڑکھڑائی۔کون ہو تم۔۔،،

،،تم نے کیا سمجھا تھا۔۔ناصر کے تم بھاگ جاؤ گئے اور میں تم تک پہنچ نہیں پاؤں گا۔۔۔،،

چاہتے کیا ہو مجھ سے۔۔پسینے سے شرابور چہرا اس آدمی نے بمشکل اٹھایا۔۔۔،،

،،میں کچھ نہیں چاہتا جن لوگوں کی زندگی برباد کی اس بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔،،

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔وہ آدمی قریب تھا کے اس کے پیروں میں گر پڑتا۔۔۔،،

،،تم نے کچھ نہیں کیا۔ہاں یہ تمہارا سیاہ چہرا جھوٹ ہے۔۔مجھے سیاہ رنگ پسند ہے۔۔لیکن سیاہ چہروں سے مجھے نفرت ہے۔۔جو اس وقت مجھے تم سے ہورہی ہے۔۔چیری لے جاؤ اسے اور اسکو اس کے انجام تک پہنچاؤ۔۔۔،،

،،نہیں تم ایسا نہیں کرسکتے میری فیملی ختم ہو جائیگی۔۔وہ آدمی خشک گلے کے ساتھ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔۔۔،،

،،کچھ ختم نہیں ہوتا تھوڑے عرصے تک تمہیں سب بھول جائیں گے۔۔اس کا لہجہ نارمل تھا۔۔۔،،

،،آج یو سی ایل کی عمارت اداس تھی یاں شاید ڈائنل کو لگ رہی تھی۔۔ کچھ مسنگ تھا ہاں۔۔ اس نے آس پاس دیکھا۔۔ ایما۔ عزیقہ۔ سوزی ساتھ تھی لیکن۔ عینی وہاں نہیں تھی۔۔ اسے کل والا عینی کا پریشان سا چہرا یاد آیا۔ پھر کندھے جھٹکتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔،،

،،دوسری طرف عینی ابھی سو رہی تھی کے اس کے سیل فون پر بیل ہونے لگی۔۔۔،،

،،ہیلو۔۔ اس کی آواز بھاری تھی نیند کی وجہ سے۔۔،،

،،ہیلو ہاں مادام تم ابھی تک سو رہی ہو یہاں کب آؤگی۔۔

،،آج یاں شاید کل۔۔ عینی کی نیند بھری آواز ائیرپیس سے ابھری۔۔۔،،

،،بات سنو مادام۔۔ میں تمہاری میڈ نہیں جو تمہارے یہاں کے سارے کام کروں۔۔ ایما کا بس چلتا تو عینی کو فون سے نکال لیتی۔۔۔،،

،،خیر میڈ والی بات تو بلکل تم نے سہی کہی کے تم میری ہی تو میڈ ہو عینی بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔فون کندھے پر ٹکائے اٹھ بیٹھی سنہرے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔،،

،،عینی کی بچی زرا یہاں آؤ دیکھتی ہوں تمہیں۔۔ایما دوسری طرف کچھ برے موڈ میں تھی۔۔۔،،

،،ہاں بکو نہیں۔۔نکل رہی ہوں شام تک۔۔۔،،عینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور یہ کل رات کے واقع کے بعد عینی کی پہلی مسکراہٹ تھی۔۔۔،،

،،اچھا باء کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے اپنا خیال رکھنا لو یو ایما نے باء کھ کر مسئلے کا حل جانا۔۔۔،،،

،،اوکے باءٹیک کیئر اینڈ کو یو ٹو۔۔۔کال بند کر کے اس نے موبائل فون سائیڈ پر رکھا اور اٹھی وارڈروب سے ڈریس لیکر فریش ہونے چلی گئی۔۔کچھ ہی لمحوں میں وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے اپنے بال بنا رہی تھی۔ہیئر برش اپنی جگہ پر رکھ کر اس نے ٹنٹ اٹھایا۔ہلکا لبوں پر لگا کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

سامنے بیٹھی گریس کو دیکھ کر اسے بے ساختہ کل والی بات یاد آئی۔۔وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ آئی۔۔ہیلو مام۔۔۔،،

ہیلو مائی سویٹ گرل۔۔نیند پوری ہوئی میری بیٹی کی۔۔گریس نے اپنے بازوؤں اس کے لیے وا کرتے ہوئے کہا۔۔،،

ہاں مام ہو گئی۔۔وہ بھی آکر گریس کے گلے لگ گئی۔۔،،

مام میں آج شام لندن جا رہی ہوں۔۔۔اس نے گریس سے الگ ہو کر کہا۔۔۔،،

،، لیکن کیوں بیٹا۔۔گریس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔۔۔،،

،،بس مام میری اسٹڈی ڈسٹرب ہو رہی ہے۔۔۔،،اس نے گریس کے ہاتھوں میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اوکے بیٹا جو تمہاری مرضی۔۔۔گریس نے مسکرا کر کہا۔۔،،

****

،،آج کراچی میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی موسم کافی خوشگوار تھا۔آج حسین ولا کے لوگ سب اکٹھے ہوئے تھے نیچے والے پورشن میں آج۔۔ زرنور اور زرینہ بیگم پکوڑے اور چائے ساتھ بنا رہیں تھیں۔۔۔،،

،، لڑکیاں دونوں باہر پورچ میں تھیں اور بڑے سب لاونج میں تھے۔ زرا۔ اور زوبیا۔ ساتھ بیٹھیں تھیں صبا بیگم۔ حیدر ملک۔ حماد ملک۔ ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

،، خدیجہ کے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ تھا جس سے وہ دونوں باری باری کھا رہیں تھیں۔۔۔،،

،، یار خدیجہ آج بھی ایک شخص مسنگ ہے ہماری فیملی میں۔۔۔،،

،، ہاں دانی بھائی تو ہمیشہ ہی مسنگ ہوتے ہیں۔ پھوپھو سے بھی بات ہی نہیں کرتے۔ میں سوچتی ہوں انہوں نے وہاں اپنی فیملی تو نہیں بنا لی۔۔ ماہم نے ہنس کر کہا۔۔،،

،، ہاء یار سچ ایک گوری بھابھی بھی ہوگی واہ اور گولو مولو بیبے بھی ہونگے خدیجہ نے مزے لیکر کہا۔۔۔،،

،،ایک منٹ میں دانی بھائی کو کال کر کے دیکھتی ہوں۔۔ماہم نے میز سے فون اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہہننہ کہیں اٹھا نہ لیں تمہاری کال۔۔۔،،خدیجہ نے اسے تپش دلانا چاہا۔۔۔،،

،،افففف یار وہ آفلائن ہیں۔۔ماہم نے فون پھٹکنے والے انداز میں میز پر رکھا۔۔۔،،

ہاں پتہ تھا مجھے۔۔خدیجہ نے اداسی سے کہا۔۔۔،،

آؤ چلیں اندر بابا والوں کے ساتھ بیٹھیں۔۔ماہم نے اس کی اداسی محسوس کر کے اس کا خیال بٹایا۔۔۔،،

،،ہاں چلو کچھ ٹائیم انکو بھی دیں۔۔۔،،

،،ہاں آؤ۔۔ماہم نے بھی اسکی تائید کی۔۔وہ دونوں بڑوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں۔۔۔،،آپا یہ دانیال کب آئیگا یہاں حیدر ملک نے بہن سے پوچھا۔۔،،

،،پتہ نہیں حیدر میری تو بات ہی نہیں ہوئی دیکھو نہ مجھے کیسے چھوڑ گیا ہے۔۔ہر وقت دل کو دھچکا لگا رہتا ہے۔۔۔،،

،،آپا اس کی جاب کا حصہ ہے وہ آئیگا انشا للہ جلد۔۔ حماد ملک نے ان کو تسلی دی۔۔ حماد ملک ایسے ہی تھے کم گو اور جب بولتے تو اگلے انسان کو دل میں سکون اترتا محسوس ہوتا۔۔۔،،

انشاء اللہ۔۔صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

****

،،عینی لندن کے ٹرین اسٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔ لیکن بہت ساری نئی سوچوں کے ساتھ۔۔۔،،

،،شام کی ہلکی روشنی پورے شہر میں بکھری ہوئی تھی۔۔۔،،

،،وہ ٹرین اسٹیشن سے باہر نکل آئی سورج غروب ہورہا تھا اسے ڈوبتے سورج کے ساتھ اپنا دل بھی ڈوبتا محسوس ہوا۔۔۔ٹرین اسٹیشن سے وہ سیدھا ہوسٹل آئی ایما روم میں نہیں تھی۔۔۔،،

،،دوسری طرف ڈائنل اپنے اپارٹمنٹ میں کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔،،

،،اس کے سیل فون پے بیل ہوئی۔۔۔،،

،،ہیلو ہاں چیری کیا اپڈیٹس ہیں۔۔فون کان اور کندھے کے درمیان رکھی۔۔۔،،

،،سر کام ہو رہا ہے بس آپ کب تک آئیں گے۔۔۔،،

میں آرہا ہوں۔۔اس نے بیڈ سے ہوڈی اٹھائی۔۔۔،،

،،اوکے سر۔۔۔،،

،،عینی نے ایما کو نہ پا کر بکس اٹھا لی۔۔کے اب سکون سے بکس پڑھ لی جائیں۔۔۔،،

،،دروازہ کھلا۔ ایما کے ساتھ سوزی عزیقہ بھی آئیں۔۔۔،،

کہاں تھی تم تینوں۔۔عینی نے تیوری چڑھا کر ان کو دیکھا۔۔۔،،

،،کہیں نہیں یہاں ہی تھے برابر والے پارک میں۔۔جواب سوزی نے دیا۔۔۔،،

،،اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔۔عینی نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اوکے لیٹس گو۔۔۔،،ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔،،

،،وہ چاروں نکل گئی گھومنے۔۔گھوم پھر کر وہ چاروں شاپنگ کرنے چلیں آئیں۔۔۔،،

،،شاپنگ مال میں ان کا سامنہ ڈائنل سے ہوا۔۔۔،،

،،ہائے ڈائنل کیسے ہو۔۔ عینی نے خوشگوار ہو کر کہا۔۔۔،،

،،ہائے میں ٹھیک ہوں۔۔ وہ ان لوگوں کے پاس آیا۔۔ آپ لوگ یہاں۔۔۔،

NOVEL HUT

ہاں ہم نے سوچا آؤٹنگ ہو جائے۔۔،،اس بار جواب ایما نے دیا۔۔آخر اس کا بھی وہ یونی فیلو تھا۔۔،،

،،اچھا گڈ۔۔ بائے میں چلتا ہوں۔۔۔وہ پلٹنے لگا۔۔،،

،،رکو ہمارے ساتھ کافی پیتے جاؤ۔۔ عینی نے ایسے کہا جیسے سالوں کی جان پہچان ہو۔۔۔،،

نہیں شکریہ پھر کبھی۔۔۔ ڈائنل نے مسکرا کر معذرت کی۔۔۔،،

،،اچھا پھر کبھی پکا۔۔،، عینی نے مسکرا کر کہا۔۔،،

،،وہ مسکرایا اور پلٹ کر واپس چلا گیا۔۔۔،،

،، عینی چلو ہم تو کافی پی لیں۔۔ سوزی نے اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں چلو۔۔ عینی چونکی۔۔اس کے چوکنے پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔۔ عینی انہیں ایک عدد گھوری سے نوازتی آگے بڑھ گئی۔۔،،

NOVEL HUT

،،وہ چاروں گھوم پھر کر واپس آگئیں سوزی اپنے گھر چلی گئی باقی ایما عزیقہ اور عینی ہاسٹل واپس آگئیں۔ عزیقہ بھی ان کے ساتھ ان کے ہی روم میں آئی تھی۔۔۔،،

،،یار میری تو روم میٹ اتنی خڑوس ہے ایک بات کرو تو اس کا الٹا جواب دیتی ہے پتا نہیں مجھے کس کی بددعا لگ گئی۔۔ عزیقہ اپنے دکھڑے رو رہی تھی۔۔۔،،

،،جینا کی لگی ہوگی بددعا۔۔،، ایما نے مزے سے کہا۔۔ اس معصوم کو تم بہت تنگ کرتی تھی نا اب بھگتو ایما نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔،،

،،ہاں یار ویسے ایلف بہت معصوم تھی۔۔۔،،

،،اچھا اب جاؤ اپنے روم میں اس سے پہلے وارڈن آجائے۔۔ عینی نے اسے کہا اور اپنے ناول میں گم ہوگئی۔۔۔،،

،،ہاں بھئی میں چلتی ہوں گڈ نائیٹ۔۔۔عزیقہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ایک عدد جمائی بھی لی۔۔۔،،

گڈ نائیٹ۔۔۔عینی اور ایما نے ایک ساتھ کہا۔۔۔،،

،،عزیقہ کے جانے کے بعد ایما نے لائیٹس آف کردیں۔۔۔،،

،،عینی تم جب سے آنٹی کے پاس سے آئی ہو پریشان لگ رہی ہو۔۔ایما نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔،،

،،تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اور پھر عینی بولی۔۔ہاں میں ہوں پریشان بلکے میں کہیں کھو گئی ہوں شاید۔۔،،

کہاں۔۔۔ایما نے کروٹ اس کی طرف بدلی۔کہنی ٹکا کر سر اونچا کیا۔۔۔

،،پتہ نہیں۔۔۔،،عینی نے بنا اسے دیکھے جواب دیا۔۔۔،،

،،پھر بھی۔۔ایما نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

،، تمہیں پتہ ہے میرا باپ پاکستان رہتا ہے اور مجھے بچپن میں ہی چھوڑ کر گیا تھا۔ مام کہہ رہی ہیں میں ان کے پاس چلی جاوں جو مجھے اس وقت چھوڑ گئے جس وقت مجھے ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔،،

،، ایما تھوڑی دیر خاموش رہی پھر بولی۔۔۔شاید آنٹی کو تم سے زیادہ پتا ہو اس لیے وہ سوچ سمجھ کر کہہ رہیں ہیں تمہیں۔۔۔،،

،،پتہ نہیں۔۔۔ عینی نے بزاریت سے کہا اور کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔،،

NOVEL HUT

****

،، حسین ولا کی فضہ سوگوار تھی کیونکہ۔۔ آج وہ دن تھا جس دن اس گھر کے صحن میں تین میتیں پڑی تھی وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا اس گھر والوں

کے لیئے۔۔ حیدر ملک کی بہن بے واہ تو ہوئی تھی لیکن دو بچے بھی کھو بیٹھی تھی۔۔اور آج پھر وہ دن آیا تھا۔۔۔،،

اس دن سب غم زدہ ہوتے تھے۔۔۔،،

،،آج سب صبا بیگم کے پورشن میں تھے۔۔صبا بیگم کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔شاید رات کو روتی رہی تھیں۔۔۔،،

ماہم کے سیل فون پے کال آئی تو وہ باہر کی طرف آئی۔۔۔،،

،، آسلام علیکم کیسے ہیں دانی بھائی۔۔۔ماہم نے اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا۔۔۔،،

وا علیکم السلام میں کیسا ہوسکتا ہوں آج کے دن۔ تم کیسی ہو۔۔،،

،،میں بھی ویسی جیسے آپ۔۔ ماہم نے جواب دیا۔۔۔،،

اور خدیجہ کیسی ہے۔۔۔دانیال نے جھجھک کر پوچھا۔۔۔،،

،،وہ بھلا آج کے دن کیسی ہو سکتی ہے۔۔ آپ کو تو پتہ ہے۔۔ماہم اور بھی اداس ہوئی۔۔۔،،

،،دانیال کچھ دیر خاموش رہا۔۔ اور امی ان کا سیل فون آف ہے۔۔۔،،

،،اس وقت انہیں اپنا حوش نہیں آپ فون کی بات کر رہے ہیں۔۔،،

میری بات کرواؤ امی سے۔۔۔،،دانیال نے بیچینی سے کہا۔۔۔،،

،،ہاں ٹھیک ہے میں کرواتی ہوں آپ کی بات۔۔بابا والوں کے ساتھ بیٹھی ہیں۔۔ لیکن آپ کی بات کرواتی ہوں۔۔۔،،

ماہم نے تھوڑی دیر بعد صبا بیگم کو فون پکڑایا۔۔۔،،

،،السلام علیکم امی جان کیسی ہیں۔۔ دانیال نے اپنے آپ کو مضبوت کیا۔۔۔،،

،،واعلیکم السلام میں۔۔ کیسی ہو سکتی ہوں تم بتاؤ کیسے ہو بیٹا۔ اتنے دنوں سے بات چیت ہی نہیں کی۔۔،،

،،ہاں امی میں نے سوچا کے آپ سے بات کروں لیکن ٹائمز چینجنگ کی وجہ سے میں بات نہیں کر پایا۔۔ اس نے رینک سے سفید جلد کی ایک بک اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اب یہاں آجاؤ تو تمہاری شادی کرادوں۔مجھے بھی سکون آجائے۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

،،امی شادی نہیں ابھی تو بلکل بھی نہیں۔۔۔دانیال کی آواز میں واضح جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔،،

،،یہ کیسی باتیں کر رہے ہو میں اکیلی رہتے ہوئے تھک گئی ہوں۔۔۔،،

،،میں ہوں نہ آپ کے ساتھ۔۔۔دانیال نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

صبا بیگم نے نروٹھے پن سے کہا۔۔نہیں چاہیے تمہارا ایسا ساتھ خود جا کر باہر کے ملک بیٹھے ہو۔۔۔،،

،،امی میں آجاؤں گا ایک دن انشاءاللہ۔۔۔نے انہیں تسلی دی۔۔۔،،

،،یہ جھوٹی تسلیاں مجھے نہیں چاہیے جب تک تم یہاں نہیں آؤ گے میں تب تک تم سے بات نہیں کروں گی۔۔صبا بیگم نے فون بند کر کے ماہم کو دے دی۔۔۔،،

آ،،پا نہ کریں ایسا اس کے ساتھ بچہ پریشان ہوگا پردیس میں۔۔۔،،

،،حیدر میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ وہ دونوں تو اللہ تعالیٰ نے لے لیے لیکن یہ بھی میرے ساتھ نہیں اور تو اور بات بھی نہیں کرتا۔۔۔،،

،،بس آپا اللہ تعالیٰ کی جو مرضی۔۔۔،،

،،وہ لوگ باتیں کر رہے تھے لڑکیاں کچن میں تھیں چائے بنا رہیں تھیں۔۔خدیجہ۔۔ ماہم نے اس کو پکارا۔۔۔،،

ہمممم بولو۔۔۔خدیجہ نے چائے میں چمچ ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

دانی بھائی تمہارا پوچھ رہے تھے۔۔۔

،،اچھا کیسے تھے وہ۔۔۔خدیجہ نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔،،

،،سہی تھے پر پریشان بھی تھے اور اب پھوپھو بھی ناراض ہوگئیں ہیں۔۔ جب تک وہ یہاں نہیں آئیں گے وہ ان سے بات نہیں کریں گی۔۔۔،،

،،اوہو پھوپھو کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ خدیجہ نے افسوس سے کہا۔۔۔،،

،،نہیں یار اچھا کیا نہ وہ ایسے نہیں آتے یہاں۔۔۔،،

،،وہ وہاں اکیلے ہیں۔۔،،چولہے کی آنچ ہلکی کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کوئی اکیلے وکیلے نہیں ان کے فرینڈز ہونگے وہاں کتنا مزہ آتا ہوگا نہ ایک ہم ہیں یہاں یونی سے لیکر گھر۔۔ ماہم نے حسرت سے کہا۔۔۔،،

چلو چھوڑو چائے تیار ہوگئی ہے چلیں باہر۔۔خدیجہ کپس کی طرف بڑھی اس نے ایک کپ دیکھا وہ جانا پہچانا کپ تھا اس کپ کے بغیر وہ چائے نہیں پیتا تھا اس کی آنکھیں نم ہوگئیں لیکن وہ نمی چھپا گئی۔۔۔،،

****

،،یونی کے سٹوڈنٹس یہاں سے وہاں جا رہے تھے لیکن عینی ایک ہی جگہ پر بیٹھی لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔،،

ہائے۔۔ گھمبیر لیکن خوبصورت آواز۔۔۔،،

عینی اس آواز پر چونکی پھر اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا کیونکہ سامنے سے سورج کی روشنی چھن کرتی آرہی تھی سیدھا عینی کے منہ پر۔۔۔،،

،،ہائے۔۔عینی نے اداسی سے اس کو جواب دیا۔۔۔،،

،،کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں اس نے ساتھ والی سے ایک چھوڑ کر چیئر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔،،

،،ہاں بیٹھو۔۔عینی نے اپنی بکس اور بیگ وہاں سے اٹھائیں۔۔۔،،

،،وہ وہیں بیٹھ گیا۔۔آج کا دن اس کے لئیے کافی غم زدہ تھا کچھ غم مٹانے اچھے ہوتے ہیں۔۔،،

پریشان لگ رہی ہو۔۔۔ڈائنل نے اس کو اداس دیکھا تو پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔،،

،،ہاں میری مام کی طبیت ٹھیک نہیں۔۔۔نظریں نیچے کسی غیر مرئی نکتے کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اوہ اچھا۔۔۔،، آج وہ بھی پریشان تھا آج اس کی ماں کی طبیت خراب ہوگی۔۔۔،،دل میں سوچا پھر سر جھٹک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔،،اس نے غور سے اسے دیکھا وہ سب سے مختلف لگی اسے۔۔۔،،

،،گورا رنگ۔ اور بھورے بال۔ کندھوں پے بکھیرے لمبی گھنی پلکیں۔ سیدھی آنکھ کے نیچے ایک تل تھا یہ اس پر بہت اچھا لگتا تھا کھڑی ناک پھولے ہوئے گال۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ہاں واقع وہ مختلف تھی۔۔اس کے دل نے اعتراف کیا۔۔،،

عزیقہ عینی کو ڈھونڈتے وہاں آئی۔۔۔،،

،،عینی یار تم یہاں ہو میں پوری یونی میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔۔۔ عزیقہ نے پھولتے سانس کے ساتھ کہا۔۔۔،،

،،ہاں کیوں خیریت۔۔عینی نے پریشانی سے۔۔کہا۔۔۔،،

چلو کیفے ٹیریا ایما اور سوزی بھی وہاں ہیں چلو۔۔۔،،

،،ہاں چلو۔ اوکے ڈائنل بائے پھر ملیں گے۔۔۔ مسکرا کر الوداع کیا۔۔۔،،

اوکے بائے۔۔ڈائنل نے بھی ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔۔۔،،

،،وہ دونوں وہاں سے چلیں گئیں اور ڈائنل کی نظروں نے دور تک ان کا تعاقب کیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اس دن کے بعد عینی اور اس کی دوستی ہو گئی تھی۔ جہاں دیکھو ساتھ ملتے کبھی کیفے ٹیریا۔ کبھی جینیز گارڈن میں تو کبھی ولکنس ٹیرس پر اچھی خاصی ان کی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔،،

،،عینی کے باقی کچھ مہینے بچے تھے اس یونی میں۔۔۔،،

،عینی یونی میں جیسے ہی داخل ہوئی اس کی اچانک کسی سے ٹکر ہوئی۔۔۔،،

،،آریو میڈ۔۔عینی کو اس لڑکے نے کہا جس سے ابھی اس کی ٹکر ہوئی تھی۔۔،،

مائنڈیور لینگویج۔۔۔،،عینی نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔،،

،،میں تمیز سے بات کروں تم مجھ سے آکر ٹکرائی ہو اور۔۔تمیز بھی مجھ سکھا رہی ہو واؤ۔۔۔،،

،،میں نہیں ٹکرائی خود تم ہوائی گھوڑے کی طرح آئے ہو میرے سامنے۔۔۔عینی نے اسے ٹوکا۔۔اتنے میں ڈائنل بھی آیا۔۔شاید وہ دیکھ چکا تھا اس لڑکے کو۔۔۔،،

عینی کیا مسئلہ ہے۔۔۔اس نے قریب پہنچ کر عینی سے پوچھا۔۔۔،،،

،،اوے تو ہیرو بننے آئے ہو لگتا ہے لڑکیوں کی ہمدردیاں سمیٹنے کا بڑا شوق ہے۔۔۔اس لڑکے نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔،،

بکواس بند کر اپنی ورنہ۔۔۔ڈائنل سکتی سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔،،

،،ورنہ کیا مجھے مارو گے۔۔اس نے ڈائنل کو مکا مارا۔۔۔ان دونوں کی لڑائی ہوگئی۔۔۔ وہ جاہل لڑکا گالیاں بکنے لگا۔۔۔،،

،،یہ نہیں کے جاہل صرف ہمارے ہاں ہی ہوتے ہیں نہیں بلکے جاہل تو دنیا میں پھیلے ہوے ہیں ہم لوگ ہی ہوتے ہیں اپنے ملک کو بدنام کرنے والے۔۔۔،،

،،عینی منہ پہ ہاتھ رکھے کھڑی رہی۔۔سن سی اس کا دماغ ماؤف ہوچکا تھا۔۔۔یونی کے کچھ لڑکوں نے انہیں چھوڑایا۔۔۔،،،

ڈائنل کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔،،

،،ڈائنل اومائی گاڈ تمہارے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے چلو بینڈج کرتی ہوں میں تمہاری۔۔۔عینی نے اس کا خون سے بھرا سرخ ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔اس نے نارمل انداز سے کہا۔۔۔،،

چلو میں نے کہا نہ۔۔عینی نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔۔۔،،

،،وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔،،

،،پہلے زخم صاف کر کے اس نے کریم لگائی۔۔،، اس کی کیا ضرورت تھی اس جاہل کے ساتھ لڑنے کی میں ہینڈل کر لیتی اسے۔۔۔اس نے بینڈج سے ریپر ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،وہ خاموش رہا۔۔۔پھر اُٹھا تو بس اتنا بولا۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی تم سے لڑے میری موجودگی میں۔۔ اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔،،

،، عینی کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔اسے پہلی بار تحفظ کا احساس ہوا۔۔۔،،

،، عینی یونی سے نکل کر ہاسٹل آگئی تھی۔۔وہ بیٹھی اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب ایما آئی۔۔۔،،

،، عینی تمہارا جھگڑا ہوا ہے کسی سے۔۔۔،،

،،ہاں یار بس پتا نہیں کونسا جاہل انسان تھا۔۔عینی نے بیزاری سے کہا۔۔۔،،

،،اور تمہیں ڈائنل نے بچایا۔۔۔ایما کی آنکھوں میں شرارت ناچی۔۔۔،،

ہاں تو۔۔۔عینی نے بھنویں اچکائیں۔۔۔،،

تو کچھ نہیں ویسے کافی اچھا لڑکا ہے۔۔۔عینی نے بیڈ پر لیٹ کر کہا۔۔۔،،

اب خاموش ہو جاؤ۔۔۔عینی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔،،

اوکے کچھ نہیں بولتی۔۔۔ایما نے منہ بسورے کہا۔۔۔،،

تمہاری بڑی مہربانی۔۔۔عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اچھا سنو میرا اسائنمنٹ بنایا۔۔۔ایما کہنی کے بل اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،نہیں میں تمہاری نوکر ہوں خود مادام آرام فرمائیں اور میں انکا اسائنمنٹ بناؤں۔۔۔،،عینی نے بک پر لائنز سے ایک لائن لگائی۔۔۔،،

،،یار بنا دو نہ میں ابھی فیس ماسک لگا رہی ہوں میری اسکن خراب ہو گئی ہے۔۔۔ایما نے التجائی انداز میں کہا۔۔۔،،

نو۔نو۔نو میں نے کہا نا خود بناؤ۔۔عینی نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔۔اس ویک اینڈ میں مام کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔،،

،،ہاں میں بھی ڈیڈ کے پاس جاؤں گی۔۔۔ایما نے اٹھتے ہوئے کہا اس کے چہرے کا رنگ ایک دم بدلہ۔۔۔،،

اچھا گڈ تم پورے چھ مہینے سے انکل سے نہیں ملی۔۔عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،عینی پتا ہے میری اسٹیپ مدر عجیب ہیں میں کبھی کبھی ڈیڈ کے پاس جاتی ہوں وہ برداشت نہیں کر پاتیں۔ڈیڈ مجھے پیار کریں یاں یاد کریں یہاں تک کے میرے وہ بہن بھائی بھی روڈ ہوتے ہیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

پتہ ہے مجھے مام کی یاد آتی ہے بہت اور اپنی گرینڈ مدر۔۔مام کے بعد انہوں نے ہی میرا خیال رکھا تھا ہمارا چھوٹا گھر تھا لیکن وہ میرا فیورٹ تھا۔۔۔،،

پتہ نہیں یار ایسے لوگ کیوں ہوتے ہیں جنکا ہونا اتنا ضروری نہیں ہوتا لیکن پھر بھی وہ ہماری زندگیوں میں ہوتے ہیں۔۔۔عینی نے بکس سمیٹ کر سائیڈ پر رکھ لیں۔۔۔،،

،، ہمم میرے ڈیڈ کی میرے علاوہ فیملی مکمل ہے۔۔۔،،

،، کبھی تمہاری بھی فیملی مکمل ہوگی۔۔۔عینی نے ایما کی اداسی دور کرنی چاہی وہ کہاں ایما کو اداس برداشت کر سکتی تھی۔۔۔،،

بدتمیز چپ کرجاو۔۔۔،، ایما اس کی بات پر مسکرائی۔۔۔،،

،،دوست کس کی ہوں آخر جس نے چپ ہونا سیکھا ہی نہیں۔جس نے ہمیشہ جینا سیکھا ہے۔ہاں میں ایما کی دوست ہوں۔۔۔،، عینی نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔،،

****

،،،کل کا سارا دن صبا بیگم کے پورشن میں گزرا تھا۔۔۔،،

کراچی میں صبح ہو چکی ہے تھی ماہم اٹھی تیار ہوئی یونی کے لیے اس نے پنک کلر کا لان کا ڈریس پہن رکھا تھا اور اس پے بلیک بڑی سی چادر جس پے کڑھائی ہوئی تھی وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھتی خدیجہ کے کمرے میں آئی خدیجہ یار چلو یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔،،

خدیجہ باتھ روم میں تھی۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

خدیجہ آئی تو اس نے سی گرین کلر کا ڈریس پہن رکھا تھا۔۔۔،،

و،،واہ یار بہت اچھا لگ رہا ہے تمہرا ڈریس۔۔۔،،

،ہاں تھینکس یار۔۔آج ہمیں جلدی واپس آنا ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں؟بھئی۔۔۔،،

،،امی کی وہی کزن آنے والی ہیں۔۔۔،،خدیجہ نے ہئیر ڈرائیر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،تو ہم کیا کریں گے۔کونسا انہیں ہم چائے وغیرہ بنا کر دیں گے۔۔۔،،

مجھے کیا پتہ امی نے کہا ہے۔۔۔،،خدیجہ نے بال سکھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،وہ دونوں تو چلی گئیں یونی لیکن گھر میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔۔۔،،

،،زرینہ بیگم۔۔ زرنور بیگم ۔۔زارا ۔۔زوبیا۔۔ اور صبا بیگم۔۔ وہ سب آج ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،امی میں آج مما والوں کے ہاں جاؤں۔۔۔زوبیہ نے ننھے احتشام کو زارا کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،بیٹا آج نہیں کل چلی جانا آج مہمان آرہے ہیں۔۔۔،،

کون آرہے۔۔زوبیہ نے ساس سے پوچھا۔۔،،

ہیں سویرا آرہی ہے۔۔۔۔

اچھا امی کیوں آرہی ہیں وہ۔۔زوبیہ کے بجائے سوال زارا نے کیا۔۔۔،،

پتہ نہیں بتایا تو نہیں اس نے۔۔۔،،

آپا آپ۔۔اور بھابھی آپ بھی آنا سویرا کو آپ لوگوں کے ساتھ اس دن بہت مزہ آیا تھا۔۔۔،،

،،اچھا ہاں مجھے بھی اچھا لگا تھا اس دن۔۔۔صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

ان لوگوں کی باتیں تو نہ ختم ہونے والیں تھیں تو کیوں نہ ہم کسی اور دیس کی سیر کر آئیں۔۔۔،،

****

،،لندن میں اس وقت ہر طرف بادل تھے سردی بھی حد سے زیادہ تھی۔۔
حوا اتنی ٹھنڈی تھی کے ہڈیوں میں گھستی محسوس ہوتی۔۔۔،،

،،ایسے میں عینی بیلو جینز وائیٹ شرٹ پر بلیک جیکٹ پہنے سر پے ٹوپی پہنے
بال کندھوں پر بکھیرے
وہ یونی کے مین گیٹ کے پاس کھڑی تھی ہاں کیونکہ عینی اپنا انٹری کارڈ
ہاسٹل بھول آئی تھی۔۔۔۔،،

،،فون جیب سے نکال کے اس نے ایما کو کال کی ایک بیل ہوئی دوسری
تیسری کال پک کرلی گئی۔۔۔،،

،،کہاں ہو منحوس کہیں کی میرا کارڈ لیتی آنا میں یونی کے باہر کھڑی
ہوں۔۔۔،،

،،کارڈ بھول گئی بھگتو مجھے نہیں اٹھایا نہ۔۔۔ایما نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔،،

،،بکواس بند کرو یہ بتاؤ لیکر آرہی ہو یاں نہیں۔۔۔،،

،، لیکر آرہی ہوں رسی جل گئی لیکن بل نہ گیا۔۔۔ایما نے آخر میں بھی چوٹ کی۔۔۔،،

،،بکواس بند کرو۔۔ اس کے ساتھ ہی عینی نے کال کاٹ دی۔۔اس کے چہرے پر واضح جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔،،

سامنے سے ڈائنل آرہا تھا۔۔ہائے عینی یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔ عینی کو وہاں دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔۔،،

،،میں انٹری کارڈ بھول آئی ہوں اس لیے۔۔،،اس نے بدقت مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اوہ اچھا میں کوئی ہیلپ کر سکتا ہوں۔۔۔،،

،، تھینکس بس میری دوست لا رہی ہے اس لیے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔،، عینی نے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔کیوں تھا وہ اتنا اچھا۔۔۔۔،،

،،ڈائنل نے سر کو خم دیکر شکریہ وصول کیا۔۔۔،،

،،ڈائنل کی نظر اس کے چہرے پے پڑی اس کا چہرا اتنا معصوم تھا کے دیکھنے ولا بس اس کے چہرے میں ہی کھو جاتا لیکن وہ بھی ڈائنل تھا فوران نظر ہٹا لی۔۔۔۔،،

،،اوکے بائے عینی میں چلتا ہوں۔۔۔اسے وہاں کھڑا رہنا مناسب نہ لگا۔۔،،

،،اوکے بائے۔۔۔۔،،

،،دس منٹ کے انتظار کے بعد ایما آخر کار آگئی۔۔۔،،

،،شکر تم آگئی میں تھک گئی کھڑے کھڑے۔۔۔،،

،،اب چلو اور کل جارہی ہو آنٹی کے پاس۔۔،،ایما نے چلتے ہوئے پوچھا۔۔،،

،،ہاں۔۔اور تم جارہی ہو انکل کے پاس۔۔۔،،

،،میں شاید نہ جاؤں۔۔میں اور عزیقہ۔سوزی کے گھر جائیں شاید یاں ہاسٹل میں ہونگی اپنا ناول مکمل کرونگی۔۔۔،،

،،میرے ساتھ چلو نہ میرے گھر بہت مزاہ آئیگا۔۔۔،،

،،ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے پھر کب چلیں۔۔۔،،

آج شام فرائیڈے ہے نہ۔۔عینی نے اس کے ہم قدم ہوتے ہوئے کہا۔۔۔،،

ہاں فرائیڈے ہی ہے۔۔۔،، ایما نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔،،

،، اوکے ڈن آج چلتے ہیں منڈے کو واپس۔۔۔،،

اوکے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔،،

،، ان دونوں نے کلاس لی۔ اس کے بعد عزیقہ اور سوزی کے ساتھ کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ گئیں۔۔۔،،

،، عینی تم کیا لوگی عزیقہ نے عینی سے پوچھا۔۔۔،،

،، امم میرے لیے برگر۔۔۔،،

،، اچھا اور ایما سوزی تم دونوں۔۔۔،،

،، میں ایک اورنج جوس اور فرینچ فرائز ایما نے کہا۔۔۔،،

اور تم سوزی۔۔ عزیقہ نے فون میں گم سوزی سے پوچھا۔۔،،

،،میں ایک چپس کا پیکٹ اور دوسرا کولڈ رنک۔۔۔سوزی اپنا اور ڈرنوٹ کروا کر واپس فون میں گم ہوگئی۔۔۔،،

،،اوکے گائیز سب کا ہوگیا نہ۔۔،،عزیقہ نے ایک بار پھر سب سے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔،،

،،ہاں بس یہ سب ٹھیک ہے۔۔جواب ایما نے دیا۔۔۔،،

،،وہ لوگ کھا پی کر جب فارغ ہوئے۔۔۔اصل بم عزیقہ نے ان کے سروں پر کیا۔۔۔،،بل نکالو۔۔۔عزیقہ نے ہتھیلی انکے آگے پھلائے کہا۔۔۔،،

ہاں کیا مطلب ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔۔مارے گم کے سوزی نے کولڈ رنک ہی پھٹک دی۔۔۔

،، مطلب یہ کے یہ جو ابھی تم سب نے کھایا ہے نہ یہ سب مفت کا نہیں تھا۔۔ عزیقہ نے دانت کچکچا کر انہیں کہا۔۔۔،،

،، ہم سمجھے تم کسی خوشی میں ہمیں ٹریٹ دے. رہی ہو۔۔ اور آخر میں وہ خوشی ہم سے شیئر کرو گی۔۔ نہیں لیکن تم نکلی نہ ہمیشہ کی طرح بوکھی۔۔ سوزی نے کہا تھا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔۔۔،،

،، اچھی لگی تم سب کی خوش فہمی اب پیسے نکالو سب شرافت سے۔۔ عزیقہ نے کافی بے رحم انداز اپنایا ہوا تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، موٹی مرو نہیں دے رہے ہیں پیسے۔۔۔ ایما نے اس کو لتا اڑا۔۔۔،،

عزیقہ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔،، یار پیسے دے کر آئی ہوں اور یہ ایک واقع ٹریٹ تھی۔۔،،

اچھا کونسی بات کی ٹریٹ ہے یہ۔۔عینی نے تجسّس سے آنکھیں پھلائے پوچھا۔۔۔،،

،،یہ بعد میں بتاؤں گی ملتے ہیں ایک بریک کے بعد۔۔بائے گرلز عزیقہ یہ کہتے ہوئے عزیقہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔،،

،،موٹی کہیں کی اب یہ نہیں بتائے گی ایما نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔،،

،،چلو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے سوزی نے انہیں متوجہ کیا۔۔۔،،

،،اوکے لیٹس گو گرلز۔۔۔عینی نے ان دونوں کو ہاتھ دیکر اٹھایا۔۔۔،،

****

،،ماہم اور خدیجہ یونیورسٹی سے لوٹیں تو سویرا آگئی تھی اس وقت تک وہ دونوں اس دن کی طرح کچن کی دروازے سے آئیں تھیں۔۔وہ دونوں ماہم کے روم میں آئیں تھیں۔۔۔،،

،،میں آنا تو جلدی چاہتی ہے لیکن کچھ کاموں کی وجہ سے آنہیں سکی میں نے تو اسی دن سوچا تھا کہ خدیجہ تو میری ہے۔۔۔،، سویرا نے زرینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،زرینہ بیگم نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا اور پھر صبا بیگم کی طرف دیکھا ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔،،

،،میں اپنے بیٹے کا رشتہ مانگنے آئی ہوں اور مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں لوٹاؤگی، سویرا نے اتنے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

،،رینہ بیگم خاموش رہیں۔۔۔،،

،، جواب ہاں میں چاہیے میرا بیٹا اتنا لائق فائق ہے تم لوگوں نے تو دیکھا ہی ہوگا۔۔۔۔،،

،،ایسی کوئی بات نہیں زرینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔،،

تمہارا بیٹا تو ماشاء اللہ بہت ہی اچھا ہے صبا بیگم نے کہا۔۔۔

،،ہاں ماشاء اللہ بہت ہی پیارا بچہ ہے زرنور بیگم نے بھی کہا۔۔۔،،

،،ان کی باتیں تو جاری تھیں لیکن اندر بیٹھیں ان لڑکیوں کے کانوں میں شازیہ بات ڈال گئی تھی۔۔۔،،

،،مجھے تو پہلے دن سے شک تھا اس آنٹی پر ماہم نے ادھر سے اُدھر چاکر کاٹتے ہوے کہا۔۔تو پھر۔۔۔پھر کیا تم چلی جاؤ گی۔۔۔ماہم نے رک کر معصومیت سے پوچھا۔۔۔،،

،،بکواس بند کرو اپنی تم اس وقت خدیجہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔،،

،،کیوں بھئی میں تو وہی بات کر رہی ہوں جو سدیوں سے ریت چلی آرہی ہے۔۔۔اس نے پھر سے چکنا اسٹارٹ کیا۔۔۔،،

،،یار اس وقت میرا سر درد کرہا ہے تمہاری یہ چک چک سنتے ہوئے۔۔۔خدیجہ نے بے بسی سے کہا۔۔۔،،

،،یہ بات چھوڑو مجھے یہ فکر ہو رہی ہے کے وہ اپنی بہن کی طرح موٹے نہ ہو۔۔۔،،ماہم کہاں چپ رہ سکتی تھی۔۔۔،،

،،اللہ کی قسم تم نے ایک اور لفظ منہ سے نکالا تو تمہارا منہ توڑ دوں گی خدیجہ نے دانت پیستے ہوے کہا ماہم کو۔۔۔،،

،،نہیں۔ نہیں یار تم اللہ نہ کرے کے وہ موٹے ہوں ورنہ وہ۔۔۔،،

،،باقی کی بات ماہم کے منہ میں رہ گئی۔۔۔ماہم کی بچی آج نہیں چھوڑں گی تمہیں میں۔۔۔خدیجہ بیڈ سے اتر کر ماہم کی طرف بڑھی لیکن وہ اس سے پہلے دروازہ کھول کر بھاگ گئی اس کو چڑاتی ہوئی۔۔۔،،

****

،،یونیورسٹی کے بعد عینی اور ایما واپس ہاسٹل آگئیں اور پیکنگ کرنے لگی کیونکہ انہیں برائٹن جانا تھا۔۔۔،،

،پیکنگ مکمل کر کے عینی چینج کرنے لگی اور ایما نے تو پہلے ہی چینج کر لیا تھا۔۔۔،،

،،وہ دونوں ہاسٹل سے نکل کر ٹرین اسٹیشن پہنچ گئیں۔۔۔،،

،،شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔اور اس شام کے سائے میں ایک لڑکا اسی ریسٹورانٹ میں داخل ہوا اسی آفیس روم میں چلا آیا دیوار میں نسب کیبن کو دیکھا۔۔اور جیب سے چابی نکال کر کیبن کھول دی کیبن کے اندر ایک لاکر لگا ہوا تھا۔۔۔،،

کچھ ہندسے دبائے۔۔۔،،

اور دیوار آگے سے سرکنے لگی۔یہاں تک کے دورازے کے جتنی کھلی۔۔وہ لڑکا اندر داخل ہوا تو دیوار بند ہوگئی۔۔۔،،

وہی آدمی دیوار سے ٹیگ لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اوئے اوٹھ ڈائنل نے پستول کی ٹھنڈی نال اس کی پیشانی پر رکھی۔۔۔،،

،، آدمی نے چہرا اٹھا کر دائنل کو دیکھا۔۔۔مجھے چھوڑ دو میں تمہارے کسی کام کا نہیں۔۔،،

تم ہی تو کام کے ہو۔۔۔،،ڈائنل نے پستول سرکا کر عین اس کی پیشانی کے بیچوں بیچ رکھی۔۔۔بتاؤ تمہارے ساتھ اور کون کون شامل ہے۔۔۔بتاؤ ڈائنل غصے سے دہاڑا۔۔۔،،

،،مجھے نہیں پتا تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔۔۔،،

ڈائینل کو اور بھی غصہ آیا اور ایک زوردار مکا اس کے ناک پر رسید کیا اس کے بعد تین چار مکے لگائے۔بتاتے ہو یاں نہیں۔۔۔،،

،،نہیں۔۔وہ آدمی مکروہ ہنسی ہنسا۔۔۔،،

،،چیری چیری۔۔۔،،

،،جی سر۔چیری اسی گھر میں تھا۔۔۔،،

،،اسے لے جاؤ اور ہڈی پسلی ایک کردو اس کی اور جب تک کچھ منہ سے نہ پھوٹے اسے نہ چھوڑنا۔۔۔،،

،،اوکے سر۔۔۔چیری نے تابعداری سے کہا۔۔۔،،

،،دوسری طرف عینی اور ایما برائٹن آچکیں تھیں۔۔دونوں نے اپارٹمنٹ میں خوب ہلا گلا مچایا تھا۔۔۔

ایک طرف میوزک چل رہی تھی تو دوسری طرف عینی اور ایما کچن میں جانے کیا بنا رہیں تھی۔۔۔،،

،،ایما یار اس میں نمک کتنا پڑتا ہے۔۔۔،،

،،پتہ نہیں چکھہ کر دیکھو۔۔ اور میں جارہی ہوں ٹی وی دیکھنے۔۔۔یار آنٹی کب تک آئیں گی ۔۔۔۔

،،کتنی خود غرض ہو نہ ایما تم دوست کو اکیلا کچن میں چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔عینی نے بے بسی سے چمچ ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،لاؤنج میں بیٹھی ہوں مرنے نہیں جا رہی۔۔۔ایما نے وہاں سے تیز آواز میں کہا۔۔۔،،

،،عینی کچن میں مصروف ہوگئی اور ایما ٹی وی دیکھنے میں۔۔۔،،

،،گریس بیرونی دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔۔،،

ہائے آنٹی۔۔۔،،ایما نے مسکرا کر کہا۔۔اس کی مسکراہٹ اتنی پیاری ہوتی تھی کے سامنے والے انسان کا دل پگھل جائے۔۔۔،،

،،ہائے بیٹا کیسی ہو گریس شاکڈ لہجے میں بولی۔۔۔،،

،،ہائے مام۔۔عینی آکر ماں گلے میں جھول گئی۔۔۔،،

،،اوہ ہائے مام کی جان کیسی ہو۔۔گریس نے الگ ہو کر اس کے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔پھر اسکے ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیے۔۔۔،،

،،میں بلکل ٹھیک ہوں اور آپ نے آفیس واپس جوائن کر لیا منا بھی کیا تھا اب کیا ہمیں پیسے کی کمی ہے جو آپ اس عمر میں جاب کر رہی ہو۔۔۔عینی نے برا سا منہ بنایا۔۔۔،،

،،ایسی کوئی بات نہیں بیٹا لیکن میں اکیلی گھر میں کیا کروں بور ہوتی ہوں دم گھٹنے لگتا ہے میرا اس لیے جاب کی میں نے۔۔۔،،

،،اوہ مام میری یونی کے بس کچھ مہینے ہیں یونی فائنل ہوگی تو پھر میں آپ کو بور نہیں ہونے دوں گی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ہاں تب تک میں جاب ضرور کروں گی۔۔۔،،

،،جیسی آپ کی مرضی۔۔۔عینی نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔۔،،

،،اور تم یہ کچن میں کیا کر رہی تھی۔۔۔،،

،، آپ کی پسند کا کھانا بنا رہی تھی۔۔۔عینی نے سر کھجاتے ہوئے کہا کیونکہ گریس کو سخت نا پسند تھی یہ بات۔۔۔۔،،

،،اوہو عینی کتنی دفعہ منا کیا ہے کچن میں تم نہ جایا کرو لیکن تم میری سنتی کب ہو اب ہٹو میں دیکھتی ہوں جا کر۔۔۔گریس اسے خود سے دور کرتی کچن کی طرف بڑھی۔۔۔۔،،

،،میں نے سب کچھ بنا لیا ہے مام بس آپ چینج کر کے آئیں پھر نکالتی ہوں میں کھانا۔۔عینی نے وہاں پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔،،

،،میں یہ تمہارے کارنامے سمیٹوں پھر جاتی ہوں کپڑے تبدیل کرنے۔۔۔۔،،گریس نے ساری کچن پر ایک افسوس بھری نظر ڈالی۔۔۔۔،،

،،عینی ایما کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔،،

،،یہ اتنے ساری چیزیں تمہارے بچپن کی ہیں۔۔ایما نے دیوار میں نسب شیشے الماری میں رکھی ان چیزوں پر پڑی تو پوچھا۔۔۔،،

،،ہاں یہ سب میری برتھڈے گفٹس ہیں کوئی unknown sender ہے جو بھیجتا ہے۔۔نیچے کارڈز بھی ہیں۔۔۔،،

،،اوہ واہ یہ تو کوئی فلم کی کہانی کی طرف لگ رہا ہے۔۔ایما نے دلچسپی سے ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور یہ وائیٹ ڈانسنگ ڈول کتنی کیوٹ ہے۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،عینی مسکرا دی یہ اسکی بھی فیورٹ تھی۔۔۔،،

،،ان تینوں نے کھانا ایک ساتھ کھایا گریس اپنے روم میں چلی گئی باقی وہ دونوں سیر سپاٹے پر نکل پڑیں اب ان دونوں نے مل کر یہ دو دن برائٹن والوں کی زندگی عذاب کرنی تھی۔۔۔،،

،،عینی نے گریس سے کی کار کی چابی لے لی تھی آج اس کو ایما کو آپنا شہر دیکھانا تھا۔۔۔،

،،دوسری جانب عزیقہ اور سوزی بھی ایک ساتھ پورا لندن نکلی تھیں گھومنے۔۔۔،،

یار یہ ایما اور عینی بے وفا ہیں خود کا پلین اکیلا بنایا برائٹن جانے کا ہمیں بتایا بھی نہیں یہ تھی عزیقہ جو دکھڑے رو رہی تھی اپنے۔۔۔،،

،،ہاں دونوں کو دیکھو تو سہی ایک منٹ کال کرتے ہیں ان دونوں کو سوزی نے عینی کو کال کی۔۔۔،،

،،وہ کس کی کال ہے۔۔۔ عینی نے جھنجھلا کر جیب سے سیل فون نکالی اسکرین پر سوزی کا نام جگمگا رہا تھا اوہ سوزی کی کال ہے۔۔۔،،

،،ہیلو ہائے سوزی۔۔۔،،

،،نکلو میسنی کہیں کی اکیلے اکیلے دونوں چلیں گئیں ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔۔سوزی عینی پر برس پڑی۔۔۔،،

،،اوہ سوری یار میں بتا دیتی تمہیں لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کے تم چلو گی میرے ساتھ۔۔۔عینی واقع شرمندہ ہوئی۔۔۔،،

،،اچھا اچھا زیادہ بنو نہیں مجھے پتا ہے تم دونوں کی دوستی زیادہ ہے۔۔۔،،

،،ارے ایسی کوئی بات نہیں تم لوگ کہاں ہو اس وقت۔۔۔،،

ہم ونگ ونگ ریسٹورانٹ میں ہیں۔۔جواب عزیقہ نے دیا تھا۔۔۔،،

،،واہ آج کل ششکے ہیں تمہارے۔۔۔،،

،،اور تم لوگ کہاں ہو سوزی نے جواب میں پوچھا۔۔،،

،،ہم وی آئی پی پیزا برائٹن میں۔۔۔،،

،،اوکے گڈ انجوئے کرو۔۔۔،،

بائے تم دونوں اپنا خیال رکھنا اور ہمیں بلکل مس نا کرنا۔۔عینی نے کال بند کرکے ٹیبل پر رکھی۔۔پھر ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔چلو یہ ختم کر کے کہیں اور چلیں۔۔۔

اوکے کہاں چلے۔۔۔ایما نے پیزا کا آخری حصہ اٹھائے کہا۔۔۔،،

،،سیہ لائف برائٹن چلیں ہاں۔۔ایما نے تھوڑی دیر بعد سوچ کر کہا۔۔۔،،

،،اوکے وہاں چلیں گے اور کل بیچ پر اوکے۔۔۔،،

وہ لوگ اپنے اپارٹمنٹ آگئیں گھومنے پھرنے کے بعد تھکاوٹ نے آگھیرا تھا انہیں۔۔ایما تو آتے ساتھ ڈھیر ہوگئی باقی عینی گریس کے ساتھ تھی۔۔۔،،

****

حسین ولا میں رات ہوگئی تھی سب لوگ اکٹھے آج کھانا کھا رہے تھے۔۔۔،،

بات زرینہ بیگم نے شروع کی تھی۔۔۔آج سویرا آئی تھی۔۔۔،،

اچھا حماد ملک نے کہا۔۔۔ لقمہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں اور اپنے بیٹے کا رشتہ لیکر آئی ہے خدیجہ کے لیے میں نے کہا کے ہم آپس میں مشورہ کریں۔۔۔،،

،،اچھا کیا تم نے۔۔ آپا آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں۔۔وہ بہن کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔،،

،،مجھے کیا اعتراض ہوگا میری بچی کا گھر آباد ہوگا اس سے بڑی کا بات ہوگی میرے لیے۔۔۔،،

،،خدیجہ وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گی۔۔۔،،

،،بھائی آپ کیا کہتے ہیں حماد ملک۔۔ نے حیدر ملک سے رائے لی۔۔۔،،

،،دیکھو حماد پہلے چانچ پڑتال کرواؤ تم پھر کسی نتیجے پر پہنچنا۔۔اور ہاں ایک بار خدیجہ سے پوچھ لینا یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔۔۔،،

ہاں آپ بلکل ٹھیک کھ رہے ہیں ہم خدیجہ کی رضامندی کے بغیر نہیں کریں گے اور رہی بات چھان بین کی تو میں زمان کو کہوں گا انہونے اپنے اسٹنٹ کا نام لیا۔۔۔،،

،،مجھے تو بچہ بہت اچھا لگا سلجھا ہوا حیا دار صبا بیگم نے حیدر ملک کو کہا۔۔۔،،

،،ہاں آپا پر چانچ کے کرنا ضرروی ہے۔۔۔،،حیدر ملک نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ہاں بھائی صحاب ٹھیک کہہ رہے ہیں آپا۔۔۔ حماد ملک نے بھائی کی تائید کی۔۔۔۔،

،،ماہم اور خدیجہ نوڈلز بنا کر ٹیرس پر آئیں یہ ان کا ایک خاص وقت ہوتا تھا جب وہ دونوں کچھ نہ کچھ بنا کر ٹیرس پر آکر کھاتیں تھیں۔۔۔،،

،،ماہم یار وقت کتنا جلدی گزر جاتا ہے کبھی ہم اسکول جایا کرتے تھے لڑتے جھگڑتے واپس آکر مدرسے جاتے اور پھر لان میں کھلتے تھے کبھی دادا کے ساتھ سب گھومنے جاتے اب تو بہت سارے لوگ نہیں رہے ہم بڑے ہوتے گئے اسکول سے لیکر کالج کالج سے یونی اور اب یونی بھی ختم ہونے والی ہے پھر اس کے بعد بڑھاپا بھی آئیگا کتنا وقت جلدی سے گزرتا ہے۔۔خدیجہ نے آنکھوں میں سب ایک عکس بن کر نظر آرہا تھا۔۔۔،،

،،ہاں یار پتہ ہی نہیں چلتا اور وقت گزر جاتا ہے بچپن کے دن بھی کیا دن تھے کسی چیز کی فکر ہی نہیں ہوتی تھی بس کھانا اور کھیلنا۔۔۔،،

،،اس وقت سوچتے تھے کے بڑے کب ہونگے اور اب کہتے ہیں بچپن کتنا اچھا تھا۔۔۔،، خدیجہ نے نوڈلز کا پیالہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔سچ بات تو یہ ہے کہ انسان بہت ناشکرا ہے۔۔۔،،

،، دونوں آپس میں باتیں کرتی رہی تھیں اور یہ ان کی باتیں نا ختم ہونے والیں تھیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

دو دوست اگر ساری رات بھی باتیں کریں کم ہیں۔۔۔،،

****

،، صبح کے دس بج رہے تھے لندن میں ہر طرف گاڑیوں کا شور تھا پرندون کی آوازیں موسم یکھ بستہ تھا ہوائیں ٹھندی تھیں۔۔۔،،

،، ایسے میں ڈائنل اپنے اپارٹمنٹ میں خاموش بیٹھا تھا بک پڑھ رہا تھا۔۔،، کچھ شک نہیں کے وہ کتابوں میں اپنی دنیا بسا بیٹھا تھا۔۔۔بک رکھ کر وہ اٹھا فریش ہونے کے لیے۔۔ فریش ہو کر واپس آیا اور کافی بنائی کافی لیکر وہ بالکونی میں آکھڑا ہوا۔۔۔،،

ہر شخص اپنے آپ میں اس کو مگن لگا اس نے اپنے دل میں جھانک کے دیکھا تو اسے صرف ایک ہی چہرا نظر آیا۔۔اور وہ چہرا عینی کا تھا۔۔۔۔

اس کی معصوم حرکتیں اس کے بہت سارے سوال۔۔۔

ڈائنل کے چہرے پے مسکراہٹ پھیلی اور فوران غائب ہوئی۔۔سر جھٹک کر۔۔۔جیب میں سے سگریٹ نکال کر جلایا اور ایک کش بھرا دھواں اس کے آگے پھیل گیا۔۔۔،،

،،دوسری جانب ایما اٹھ گئی تھی لیکن عینی ابھی تک سو رہی تھی ایما گریس کے ساتھ مارکیٹ کا چکر لگا لگا آئی تھی لیکن عینی اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔،،

عینی۔عینی یار اٹھ جاؤ اٹھونا اس نے عینی کے چہرے سے بلینکٹ ہٹائی۔۔۔،،

جان چھوڑو میری ایما۔۔۔عینی نے واپس بلینکٹ کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں ایک دن واقعہ چھوڑ دونگی جان پھر یاد کرو گی کے اس دنیا میں کوئی ایما نامی دیوانی بھی تھی۔۔۔،،

،،نہیں۔نہیں۔کروں گی یاد میری ایما نامی بلا سے جان چھوٹے گی۔۔۔،،

،،کرو یہ باتیں میرے مرنے پر سب سے زیادہ رونے والی تم ہی ہوگی۔۔۔،،

،،میں نے کہا نا نہیں روؤں گی۔۔۔،،

،،اوکے دیکھتے ہیں لیکن اٹھ جاؤ ابھی۔۔۔،،ایما نے تہیہ کر لیا تھا کے اس کو اٹھانے کو۔۔۔،،

،،کیا ہے یار۔۔ عینی اٹھ بیٹھی۔۔۔،،

،،آج ہمیں Brighton Palace Pier جانا ہے نہ کس ٹائم چلیں۔۔۔،،

،،یار آج نہیں کسی اور دفہ چلیں آج مام ساتھ دن گزاریں۔۔۔عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،ایسا کرو نہ آنٹی کو بھی لیکر جاتے ہیں سب انجوائے کریں گے۔۔۔،،ایما نے چٹکیوں میں حل پیش کیا۔۔۔،،

،،ہاں یہ ٹھیک رہیگا۔۔عینی کہہ آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،ہاں اوکے تم فریش ہونے جاؤ میں آنٹی کو بتا کے آئی ابھی۔۔،،

،،لندن آؤ تو ہوڈی والا لڑکا سر پے ہوڈی گرائے ہوڈی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ روڈ کراس کر کے اسی ریسٹورانٹ میں چلا آیا۔۔۔،،

،،اسی آفیس روم میں آیا اور اس سائونڈ پروف کمروں۔۔میں آیا ایک دوسرے کے اندر دروازے کھولتے گئے دو کمرے اوپر تھے تو دو تہہ خانے تھے۔۔وہ جگہ ساونڈ پروف تھی۔۔وہ آدمی اب وہیں زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔،،

،،وہ لڑکا بھی اس کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا ہاں تو یہ عقل ٹھکانے آئی یاں ابھی اکڑ ہے۔۔۔،،

اس لڑکے نے اس کی تھوڑی ذرا ہاتھ سے اوپر کی۔۔۔،،

،،بتاؤ کس کے کہنے پر تم کرتے ہو سب۔۔بتاؤ۔۔وہ اب کی بار اس پے دہاڑا۔۔۔،،

،،اس آدمی کی آنکھوں میں خوف واضح تھا۔۔۔،،

کس کے کہنے پر تم نے ان معصوم بچوں کی زندگیاں داؤ پے لگائی تم نے یہ نہیں سوچا کبھی یہ تمہارے بچوں کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔،،

م۔۔مم میں بتا رہا ہوں۔۔۔،،

،،ہاں بتاؤ۔۔۔کچھ دیر خاموشی رہی۔۔۔،،

زیشان چوہان کے کہنے پر۔۔۔،،

،،اچھا وہ اٹھا اور قدم آگے کی طرف بڑھائے اور اچانک مڑکر پستول کا ٹریگر دبا دیا۔۔۔،،

،،خون کا فوارہ نکلا دیکھتے دیکھتے سفید ٹائل سرخ ہوگئی۔۔۔،،

،،ہر برے انسان کا انجام برا ہوتا ہے۔۔۔،،

،،وہ پستول پر پھونک مارتا وہاں سے نکل گیا۔۔ وہ اپنی جاب نبھانا اچھے طریقے سے جانتا تھا۔۔۔،

،،دوسری جانب ایما اور عینی گریس کے ساتھ Palace Pier آگئیں تھیں۔۔۔،،

،،پہلے تو ان لوگوں نے بہت انجوائے کیا۔۔۔،،

،،پھر بیچ کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔۔۔،،

،،عینی نے بلیک جینس کے ساتھ وائیٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور بلیک لیدر کی جیکٹ اور وائیٹ اسنیکرز۔۔۔،،

،،ایما نے یلو شرٹ پر بلیو جینس پہن رکھی تھی اور جینس کی ہی بلیو جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،گریس ریسٹورانٹ میں ہی تھی۔۔شام کا وقت تھا سورج دوبنے والا تھا۔۔۔،،

،،اور عینی کو یہ نظارہ بہت اچھا لگتا تھا۔۔پتہ ہے ایما مجھے یہ ڈوبتا سورج بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔،،

،،کیوں؟۔۔ ایما نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

پتہ نہیں کیوں۔۔ عینی نے کندھے اچکائے۔۔۔،،

،،دیوانی لگ رہی ہو ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔،،

،،ہاہاہا دیٹس سو فنی اس نے گھوری ڈالتے ہوے ایما کو ،،کہا۔۔،،وہ دونوں کھلکھلا کے ہنس دی۔۔ عینی نے پانی کا چھینٹا ایما کے منہ پہ مارا۔۔۔،،

،،عینی نہ کرو یار۔۔ ایما اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔،،

،،اب آئی نہ لائین پر۔۔۔۔،،

،،چلو اب کچھ رائیڈس کا مزہ لیتے ہیں۔۔ ایما نے عینی کو کہا۔۔۔۔،،

،،آہستہ آہستہ سے اچانک رائیڈ تیز رفتار ہوئی۔۔۔اس کے ساتھ ایما کی چیکھیں شروع تھیں۔۔۔۔،،

،،اس کے بر عکس عینی خوف زدہ تھی پر وہ ایما کی طرح چیکھیں نہیں مار رہی تھی۔۔۔۔،،

،،وہ دونوں جب اتریں تو گریس سامنے کھڑی تھی اور بس ہنسے جا رہی تھی۔۔۔۔،،

،،وہ دونوں گریس کے قریب آئیں۔۔کیا ہوا مام کیوں ہنس رہی ہیں۔۔۔،،

،،تم دونوں اپنی حالت دیکھو زرا بال دیکھو۔۔۔،،

،،گریس نے فرنٹ کیمرہ آن کر کے دیکھایا ان کو۔۔ان دونوں کے بال بکھرے ہوے تھے۔۔۔،،

وہ دونوں بھی ہنس دیں ان کی یہ شام ہنسی مزاق میں سورج اپنے ساتھ لے گیا اور رات کو ان کے پاس بھیج دیا۔۔۔،،

،،وہ لوگ Brighton Palace Pier نکل کر گاڑی میں آکر بیٹھ گئے ایما اور عینی اور کہیں پے جانا ہے۔۔۔،،

،،مام مجھے اسی آئیس کریم پالر لے چلیں جہاں ہم آئیس کریم کھانے چلتے تھے۔۔۔،،

،،اوکے چلو۔۔گریس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،یکھ بستہ ہوائیں چل رہی تھیں اور عینی اس موسم میں آئیس کریم انجوائے کر رہی تھی ایما نے دو چمچ کھا کر سائیڈ پر آئیس کریم رکھ دی۔۔۔،،

،،گریس تو کب کا آئیس کریم کھانا چھوڑ گئی تھی۔۔۔،،

،،عینی اپنی دھن میں آئیس کریم کھا رہی تھی اسے ٹھنڈ میں آئیس کریم کھانا اچھی لگتی تھی۔۔۔،،

،،گریس کسی اور ہی منظر میں تھی۔۔۔چھ سال پہلے وہ بھی کسی کے ساتھ اسی موسم میں کھاتی تھی۔۔۔،،

آئیس کریم کھا کر وہ لوگ گھر آگے عینی تو آتے ساتھ ہی صوفے ہر ڈھ گئی۔۔۔

،،ایما عینی کے روم میں چلی گئی اور گریس اپنے میں کھانا وہ لوگ باہر سے ہی کھا کر آئیں تھیں۔۔۔،،

****

،،رشتہ کو آئے تین چار دن ہو گئے تھے حماد ملک نے زمان سے کہا تھا کے جانچ پڑتال کرے اس نے کرلی تھی آج وہ ان کے آفیس میں ان کو ساری رپورٹ دے رہا تھا۔۔۔،،

،،سر لڑکا بہت اچھا ہے۔بڑا نام ہے اس کا بزنس میں پہلے بیرونی ملک میں تھا لیکن اب پاکستان میں بھی اس نے اپنا بزنس شروع کردیا ہے۔۔۔،،

،،اچھا۔۔اور کچھ۔۔۔،،

،،اور سر اس لڑکے کا کوئی دشمن بھی نہیں سیدھا سادھا ہے وہ۔۔۔،،

،،اچھا ٹھیک ہے زمان تمہارا بہت شکریہ۔۔حماد ملک نے شائستگی سے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،سر مجھے اجازت دیں۔۔۔،،

،،اوکے جاؤ میرے لیے چائے بھیج دو بشیر کے ساتھ۔۔۔،،

،،ماہم اور خدیجہ یونی سے واپس آئیں تو آج پھر سویرا آئی ہوئی تھی خدیجہ اور ماہم دبے پاؤں اوپر چلی آئیں۔۔۔،،

،،زارا ان دونوں کو ڈھونڈتے ہوئے خدیجہ کے روم میں آئی ماہم خدیجہ کو تھوڑا ہلکا پھلکا میک اپ کر کے اس کو نیچے لیکر آؤ نیچے سویرا خالا آئی ہوئی ہیں امی بلا رہی ہے۔۔۔،،

،،اوکے آپی میں آرہی ہوں۔۔۔ماہم نے زارا کو کہا۔۔۔،،

،،زارا کے جاتے ہی ماہم نے خدیجہ کا واڈروب کھول دیا۔۔کونسا ڈریس پہنوگی میں تو کہہ رہی ہوں یہ پنک والا پہن لو اس نے ایک بھاری میکسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔،،

،،پاگل ہو کیا اتنی بھاری ڈریس پہنوں۔۔۔خدیجہ نے ناگواری سے دیکھا۔۔۔،،

پھر کیا پہنوگی۔۔۔

،،یہ۔۔یہ والا۔۔ اس نے ایک پیچ کلر کا ڈریس نکالا لان کا تھا ہلکا پھلکا اس پے کام کیا ہوا تھا۔۔۔،،

،،نہیں۔۔نہیں اتنا پھیکا یار ملاد پے جارہی ہو کیا ماہم نے گھورتے ہوئے کہا اس کو۔۔۔،،

،،تو کیا کروں۔۔۔خدیجہ نے نچلا لب دبائے کہا۔۔۔،،

،،یہ دیکھو اس نے ایک ریڈ کلر کا ڈریس اٹھایا۔۔۔،،

،،نہیں یار یہ زیادہ تیز رنگ ہے۔۔۔،،

،،نہیں بس میں نے کہہ دیا اب تم یہ والا پہن رہی ہو جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔
اس نے خدیجہ کو باتھ روم کی طرف دھکا دیا۔۔۔،،

،،اچھا۔۔اچھا جا رہی ہوں دھکے تو نہ دو۔۔۔،،

،،جلدی کرو میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔،،

،،ماہم خدیجہ کو تیار کر کے نیچے لیکر آئی خود وہ بس ڈریس چینج کر کے آئی تھی
اور بالوں کا فرنچ جھوڑا بنا کر ہلکی لپ اسٹک لگائی تھی۔۔۔،،

****

،،لندن میں صبح ہوئی تھی باقی دنوں کے حساب سے آج موسم زیادہ ٹھنڈا تھا یکھ بستہ ہوائیں تھیں پرندوں کی آوازیں صبح کو اور بھی خوبصورت بنا رکھا تھا۔۔۔،،

،،دائنل صبح سویرے اٹھا تھا آج کافی دنوں کے بعد پر سکون تھا۔۔۔،،

،،اس نے آج بہت عرصے کے بعد نماز پڑھی تھی اور قران پاک کی تلاوت بھی کی اب وہ بالکونی میں کھڑا موسم کی رنگینیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔،،

،،وہ دائنل نہیں۔وہ دانیال حسن تھا دائنل تو اس کی کہانی کا ایک کردار تھا۔۔۔وہ دانیال حسن تھا دوستوں کے لیے دعا اور دشمنوں کے لیے عذاب۔۔۔،،

،،وہ پاکستانی تھا ایک محب وطن وہ اپنے ملک کے لیے ہی جیتا تھا۔۔۔،،

،،دانیال حسن نے یہ احد کیا تھا کے کسی کے اپنے جدا نہیں ہونے دیگا اور اس کام کو انجام دینے نکلا تھا اپنے وطن سے۔۔۔،،

،،اپنے ہی خیال میں بالکونی پے کھڑا تھا۔۔کے سیل فون کی رنگ ہوئی وہ پلٹ کے روم میں آیا۔۔۔،،

،، السلام علیکم۔۔۔،،

،،واعلیکم السلام دانیال کیسے ہو۔۔۔،،

،،اللہ کا کرم ہے آپ سر۔۔۔،،

،،دانیال مجھے تم پے فخر ہے تم نے اتنے اچھے طریقے کے ساتھ اس میشن کو لیکر چلے ہو۔۔۔۔،،

،، تھینکس سر وہ بس اتنا بولا وہ کم گو تھا۔۔۔،،

،،اچھا اور کیا ابدیٹس ہیں۔۔۔،،

،،سر اس نے زیشان چوہان کا نام لیا ہے۔۔۔،،

،،اچھا زیشان چوہان ایک مشہور شخصیات میں سے ہے۔۔۔،،

،،سر آگے جو آپ کہیں اس پر عمل کریں۔۔۔،،

،،اوکے تو دانیال میں احمد کو زیشان چوہان والا کام دیتا ہوں تم ایسا کرو یونی والا میشن دیکھو۔۔۔،،

اوکے سر۔۔۔،،

،،اس کے بعد کال بند ہوگئی۔۔۔،،

،،دانیال واپس بالکونی میں آیا اور سگریٹ سلگا لی۔۔۔،،

،،دوسری طرف ایما اور عینی دونوں اٹھ گئیں تھی۔۔ناشتہ کے بعد قریبی پارک آئیں تھیں۔۔۔،،

،،ایما اور عینی گھوم پھر کر ایک بینچ پر بیٹھ گئیں۔۔۔،،

ایک موٹا سا کیوٹ سا بچہ ان کے قریب آکر کھڑا ہوگیا۔۔،،

سو کیوٹ بیبی۔۔ ایما نے دیکھ کے کہا وہ واقعہ میں ایک کیوٹ بچہ تھا بال گولڈن سلکی تھوڑے بڑھے ہوئے۔۔۔،،

،،ہائے آپ کا کیا نام ہے۔۔۔ایما نے اس بچے سے پوچھا۔۔۔،،

،،وہ بچہ خاموش گول گول آنکھیں لیے انہیں گھور رہا تھا۔۔۔،،

سنو یہ ٹوائی مجھے دو گے۔۔۔ عینی نے اس بچے کو چڑانا چاہا اور اس کے کھلونے میں ہاتھ ڈالا۔۔۔،،

،،ہیی۔۔بچہ زور لگا رہا تھا اپنا آخر میں تھک ہار کے اس بچے نے ٹوائی عینی کے حوالے کر دیا۔۔۔،،

،، عینی واپس دے دو اس بچے کو۔۔ایما سے برداشت نہیں ہوا اتنا خوبصورت بچہ اداس ہو۔۔۔،،

،،ہاں میں واپس ہی دے رہی ہوں ٹوائی۔۔عینی نے پاس کھڑے بچے کو کھلونا واپس دیا جو بے تابی سے انتظار کرہا تھا۔۔۔،،

،، بچے نے عینی سے چھینتے ہوے اپنا کھلونا لیا۔۔۔،، Abusive girl وہ بچہ کہتے ہوے بھاگا۔۔۔،،

،،چلو اب چلیں پیکنگ بھی کرنی ہے ایما نے عینی کو یاد دلایا۔۔۔،،

،،وہ دونوں اپارٹمنٹ میں آکر باہر لاؤنج میں بیٹھ گئیں۔۔۔،،

،،گریس مارکیٹ چلی گئی تھی اور ابھی واپس آئی تھی۔۔۔،،

،،ہیلو مام ہیلو آنٹی ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔،،

،،ہیلو میرے بچیوں کیسی ہو وقت کیسا گزرا۔۔۔،،

،،بہت مزاہ آیا ہمیں تو آج ویسے آنٹی برائٹن بہت پیارا ہے آنٹی آپ لوگ کتنے ٹائم سے یہاں ہیں۔۔ایما نے گریس سے پوچھا۔۔۔۔،،

،،جب سے میں پیدا ہوئی ہوں۔۔جواب عینی نے دیا۔۔،،

اچھا سچ آنٹی۔۔۔۔،،

،،ہاں بیٹا۔۔گریس نے مسکرا کر کہا گریس کو ایک سائیڈ سے ڈمپل پڑتا تھا۔۔۔،،

،،مام آج ہم واپس جا رہے ہیں۔۔عینی نے ماں کو کہا۔۔۔

اچھا واپسی کب ہے پھر۔۔گریس نے بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،مام اب تو convection day قریب ہے پھر بس آپ اور میں ہی ہونگے۔۔عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،ہاں یہ تو ہے پر عینی میرا دل کہہ رہا ہے تمہیں نہ جانے دوں۔۔۔،،

،،مام ایسے تو نہ کہیں میں واقعہ نہیں جا پاؤں گی۔۔۔۔،،

،،نہیں۔۔نہیں تم جاؤ تمہارا جانا ضروری ہے۔۔۔،،

،،اوکے مام۔۔ عینی گریس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی اور بازوں گریس کے گرد پھلائے اوہ میری پیاری مام۔۔۔،،

،،جوابن گریس مسکرا دی۔۔۔،،

****

،،ماہم خدیجہ کو تیار کرکے لاؤنج میں لے آئی وہاں سب بڑے موجود تھے ماہم نے خدیجہ کو سویرا کے ساتھ بٹھا دیا۔۔۔،،

،،ماشاء اللہ بڑی پیاری بچی ہے اب تو مجھ سے صبر ہونا مشکل ہے سویرا نے اپنے بیگ سے انگھوٹھی کی ڈبی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،زرینہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔،،

،،سویرا بیگم نے ہاتھ آگے بڑھا کر خدیجہ کو انگوٹھی پہنا دی میں اپنے بیٹے کے نام کی انگوٹھی پہنا کر جا رہی ہوں کچھ دنو میں یاسر (سویرا کا شوہر) آجائے تو میں باقاعدہ دھوم دھام سے انگیجمنٹ کا فنکشن رکھوں گی انشاء اللہ دس پندرہ دن میں آجائیں گے وہ۔۔۔،،

،،ہاں انشاءاللہ تب تک تو دانیال بھی شاید آجائے گا صبا بیگم نے کہا۔۔۔،،

،،ماشاء اللہ چاند سورج کی جوڑی ہے۔۔ سویرا بیگم نے خدیجہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں ماشاءاللہ۔۔۔ زرینہ بیگم نے کچھ نوٹ خدیجہ کے سر پے سے وار کر شازیہ کو تھما دیئے یہ کسی کو دے دینا۔۔۔،،

،، زارا نے اٹھ کر سب کا منہ میٹھا کیا خدیجہ کو پیار کیا۔۔۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے میری بہن۔۔۔،،

،،سویرا انگوٹھی پہنا کر چلی گئی۔۔۔،،

،،ماہم خدیجہ کے روم میں تھی باقی سب ایک ساتھ گھر کہ لان میں چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔،،

،،یار رنگ تو کافی اچھی ہے۔۔ ماہم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ہاں۔۔خدیجہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،میں تو کوئی ڈیزائنر سوٹ لوں گی آخر کو میری بیسٹ بڈی کی انگیجمنٹ ہے۔۔اور پتہ ہے میں تو کل سے اپنی شاپنگ پہ مصروف ہو جاؤں گی۔۔

تمہارا بھی اچھا ہو جائیگا دیکھنا سویرا آنٹی کی پسند اچھی لگ رہی تھی۔۔ اس نے جیسے خدیجہ کو تسلی دی۔۔۔،،

،،اچھا چلو پارک چلیں یہاں نہ میرا تھوڑا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔،،

،،پاگل ہو کیا میں نہیں چلوں گی امی جان لے لیں گی میری۔۔خدیجہ کا ماہم کی عقل پر سر پیٹنے کو دل کیا۔۔۔۔،،

،،ارے انہیں بتائے گا کون تم یاں میں۔۔۔،،

،،مجھے معاف کرو بہن یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔خدیجہ نے اس کہ آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔۔،،

،،چلنا تو پڑے گا ڈئیر کزن۔۔اس نے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اس کو اٹھایا۔۔۔،،

،،یہ کیا زبردستی ہے۔۔ خدیجہ نے احتجاج کیا لیکن بے سود تھا یہ احتجاج بھی۔۔۔،،

،،وہ دونوں دبے پاؤں آئیں پارک کافی کشادہ اور خوبصورت تھا۔۔۔،،

،،پتہ ہے مجھے یہاں بہت سکون ملتا ہے خاص طور یہ ڈھلتا سورج۔۔ماہم نے ایک گہرا سانس لیکر کہا۔۔۔،،

،،ہاں مجھے بھی پر آج بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔،،

،،ہاں چھوڑو یار مزہ کرکرا نہ کرو میرا۔۔۔،،

،،اور جو امی میرا کرکرا کریں گی۔۔۔،،

،،ڈرو نہیں میں ہوں نہ ویسے بھی اب دو تین دن کی مہمان کو کیا کہیں گی۔۔ماہم نے شرارت سے کہا۔۔۔،،

،،افف اگر اب تم نے ایک لفظ کہا تو میں چلی جاؤں گی کب سے یہ تمہاری بک بک سن رہی ہوں۔۔۔،،

،، تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پارک کی ایک کونے والی بینچ پر بیٹھیں تھیں۔۔بہت دنوں بعد آج وہ پارک آئیں تھیں۔۔امتحانوں کی وجہ سے وہ دونوں پارک نہیں آتی تھیں۔۔۔،،

،،یہ تم دونوں کہاں سیر سپاٹے پر نکلی ہو۔۔۔زید ان کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،کیوں تمہیں کوئی تکلیف ہے کیا۔۔ماہم نے چڑ کر کہا۔۔،،

،،مجھے کوئی تکلیف نہیں میری ۔والدہ ماجدہ۔نے بھیجا ہے کہ ہماری دو بکریاں نہیں مل رہیں انہیں ڈھونڈ آؤ تو اس لیے آیا۔۔مجھے بھی کوئی شوق

نہیں یہاں خوار ہونے کا۔۔۔زید نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،زید ایک دن نا تم ایسی کٹ کھاؤ گے۔۔۔،، خدیجہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،لو جی چیونٹی کہ بھی پر نکل آئے اب تو۔۔زید نے خدیجہ کو سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔،،

،،ایسے کیا دیکھ رہے ہو بڑی ہوں تم سے زرا تمیز سے بات کرو خدیجہ نے جھگڑا لو عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے۔۔۔

،،کہاں ہے تمیز بتاؤ تو سہی۔۔ اس نے جیسے نہ سمجھی سے ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔،،

،،پاگل کہیں کہ میں نہ ایک دن ایسی کٹ پڑواؤں گی کہ ساری عمر یاد رکھو گے۔۔ خدیجہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں پہلے خود تو تیاری کرو امی حضور گیٹ پر ہی کھڑی ہے۔۔۔،،

،،تم نہ ہماری لیے ایک عذاب سے کم نہیں ہو۔۔ماہم نے دانت پیس کر کہا۔۔۔،،

،،اور تم دونوں قیامت سے کم نہیں اب چلو۔۔۔،،

****

،،عینی اور ایما دونوں لندن پہنچ گئیں تھیں۔ وہ سب سے پہلے ہاسٹل آئیں۔ عینی تو سو گئی باقی ایما عزیقہ کے روم میں چلی گئی کیونکہ اس نے عزیقہ کو مزے لے لے کر وہاں کے قصے بتانیں تھے۔۔۔،،

،، عینی کو اٹھاے ہوئے کافی ٹائم ہوچکا تھا اب وہ ہاتھ منہ دھو کر بکس لیکر بیٹھ گئی۔ اسے اچانک کچھ یاد آیا تو اٹھ کر اپنا بیگ لیکر آئی اس میں سے ایک پنک رنگ کی ڈائیری نکالی۔ اس کے صفے پلٹنے لگی اس میں سے ایک کانٹیکٹ نکال کے اس نے ڈائیری واپس رکھ دی۔۔۔،،

،، نمبر ڈائل کیا رنگ نہیں جا رہی تھی شاید نمبر والے نے نمبر چینج کردیا تھا۔۔۔،،

،،وہ اٹھ کر لیپ ٹاپ اٹھا لے آئی اور ایف بی لاگ ان کیا۔ حیدر ملک خان کے نام سے اس نے سرچ کیا وہاں ایک ہی شخص کی تصویر نمایاں ہوئی جس کی اس نے گریس کی ڈائیری میں تصویر دیکھی تھی فرق اتنا تھا کے وہ جوانی کی تھی اور یہ اب کی پر کچھ شک نہیں تھا وہ آج بھی اتنا وجیہہ تھا۔۔۔،،

ملک اینڈ سنز نامی کمپنی کے اونر تھے اس نے کانٹیکٹ وہاں سے لیا اور گھر کا ایڈریس بھی اپنے سیل فون میں سیو کیا اور لیپ ٹاپ بند کر کے بیٹھ گئی۔۔ تھکن سے برا حال تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں بند ہوگئیں۔۔نیند بھی انسان کے لیے نعمت ہے جو ہر گم ہر دکھ کا دروازہ بند کردیا کرتی ہے۔۔۔،،

،،دوسری جانب دانیال ایک ریسٹورانٹ میں بیٹھا تھا بلیک ہڈی کی کیپ سر پے گرائے بیٹھا وہ لڑکا سب سے منفرد تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ایک آدمی پہلے سے بیٹھا ہوا تھا دوسرا ابھی آیا اور دونوں نے ہاتھ ملایا۔۔۔،،

،،اب وہ دونوں آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔۔،، اور دانیال ان سے ایک میز چھوڑ کر انکی جانب پشت کیے بیٹھا تھا۔۔۔،،

،،ہاں اشرف کیا رپورٹ ہے۔۔کالے لانگ کوٹ پہنے اس آدمی نے پوچھا۔۔وہ پینتیس سالا آدمی تھا۔۔۔،،

،،سر اچھی ریپورٹ ہے کل کی فلائیٹ سے مال آرہا ہے۔۔۔،،

،،ہمم اچھی بات ہے اور مال کس ایئرپورٹ سے آرہا ہے۔۔۔یہ آدمی دیکھنے میں جتنا عقل مند لگتا تھا اصل میں اتنا ہی بیوقوف تھا۔۔ہنہہ دانیال مسکرایا۔۔۔،،

،،سر لاہور سے۔۔کراچی سے نہیں آسکا وہاں پر سخت سیکیورٹی تھی شاید کسی کو پہلے سے ہم پے شک تھا۔۔۔،،

،،دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔،،

،،اشرف یہ ریسٹورانٹ تو سیو ہے نہ۔۔اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔۔۔،،

،،ہاں ہاں سر فکر ہی نہ کریں۔۔۔،،وہ موٹا آدمی کچھ بے چین تھا۔۔۔،،

،،اوکے اشرف میں چلتا ہوں مال مجھے مل جانا چاہیئے۔۔،،

،،اوکے سر۔۔۔اشرف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔،،

،،وہ دونوں ریسٹورانٹ سے نکل گئے۔۔۔،،

،،اور دانیال نے باہر نکل کے اپنا موبائل نکالا یہ اس کا دوسرا نمبر تھا اس کا پرائیویٹ نمبر۔۔۔،،

،،ہیلو سر۔۔دانیال اب کے اس ریسٹورنٹ سے کافی دور نکل آیا تھا یہ اسٹریٹ خالی تھی۔۔۔،،

،،ہیلو ہاں دانیال کیا رپورٹ ہے۔۔ گھمبیر آواز ائیرپیس سے اٹھی۔۔۔،،

،،سر رپورٹ یہ ہے کے لاہور ایئرپورٹ پر مال جا رہا ہے وہاں سے آپ آپریشن شروع کریں۔۔۔،،

،،ہمم اوکے میں دیکھتا ہوں۔۔۔،،

،،موبائل فون جیب میں اڑس کے وہ آگے چل دیا۔۔۔،،

،،لندن میں رات ڈھل گئی تھی ایما اور عینی دونوں ہاسٹل میں اپنے روم میں تھیں ایما اپنی اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی اپنا کوئی اسائنمنٹ بنا رہی تھی۔۔۔،،

،،ایما تم زندگی میں کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔

،،ظاہر ہے لاء کر رہی ہوں لائیر ہی بنوں گی۔۔۔،،

،،ہاں اس کے علاوہ؟؟؟۔۔۔،،

،،اس کے علاوہ کچھ سوچا نہیں ہے۔۔۔عینی الٹی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،اور تم۔۔عینی نے ایما سے پوچھا۔۔۔عینی نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔،،

،،میں میں نے کچھ سوچا ہی نہیں۔۔ایما نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔،،

،،عینی نے قہقہہ لگایا۔۔خود کچھ سوچا نہیں مجھ سے پوچھ رہی ہو پاگل ہو بلکل۔۔،،

،،تبھی تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔،،

،،تم نے کانوکیشن کے لیے کوئی ڈریس سوچا عینی۔۔۔،،

،،نہیں تم نے۔۔عینی نے الٹا اس سے سوال پوچھا۔۔،،

،،ہاں میں نے آڈر دے دیا۔۔۔،،

،،ابھی تو دو مہینے پڑے ہیں۔۔۔،،

،،ہاں میرا تو پتا ہے نا مجھے نئے نئے کپڑے لینے کا شوق ہوتا ہے۔۔۔،،

،،ان دونوں کی باتیں یوں ہی جاری تھیں۔۔۔،،

****

،،وہ دونوں گھر آئیں تو زرینہ بیگم نے ان دونوں کی اچھی خاصی کلاس لی کلاس کہ بعد وہ دونوں حیدر ملک والے پورشن میں آگئیں۔۔۔،،

،،یار امی نے اتنا لتاڑا ہے مجھے آج کے بعد میری توبہ میں نہیں جاؤں گی کہیں بھی۔۔خدیجہ نے اتنا سا منہ بنا کر کہا۔۔۔،،

،،تم بھی نہ میں نے بھی تو ڈانٹ کھائی ہے ایک دم فٹ بیٹھی ہوں۔۔۔ماہم نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔،،

،،تمہاری تو کلاس کہ بعد انرجی اور بڑھ جاتی ہے لیکن میرا معصوم سا دل ہل جاتا ہے۔۔۔،،

،،اچھا بہت ہوگئی آور ایکٹنگ اب جاؤ مجھے آرام کرنا ہے کچھ ٹائم۔۔۔،،ماہم نے لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں جارہی ہوں مجھے بھی شوق نہیں یہاں سر کھپانے کا۔۔۔خدیجہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔،،

،،جاؤ جاؤ دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔آخر میں اس نے کمبل سے ہی جواب دیا۔۔۔،،

،،خدیجہ آکر باہر لان میں صبا بیگم اور زارا کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،پھوپھو دانی بھائی سے بات ہوئی کب آرہے ہیں۔۔خدیجہ نے مونگ پھلی پلیٹ سے اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں بیٹا ٹائمنگ چینج ہونے کی وجہ سے بات ہی نہیں ہو پاتی۔۔۔صبا بیگم نے کہا۔۔۔،،

،،کوئی بات نہیں میں کرادوں گی آپ کی بات۔۔خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،زارا خدیجہ ہمارے گھر کی رونک ہے یہ جائے گی تو اداس کر جائے گی۔۔۔صبا بیگم نے خدیجہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔زارا بھی مسکرا دی۔۔۔،،

،،کیوں بھئی رونک کیوں جائے گی ساری رونک مجھ سے ہے اور میں ابھی کہیں جانے والی نہیں۔۔۔ماہم نے برآمدے کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،تم تو ہماری پیاری چڑیا ہو جو سارے گھر کی لاڈلی ہے۔۔۔صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،ماہم ان کہ گرد بازوں کا ہلکا کیا اور وہیں کھڑی رہی۔۔۔،،

،،کیوں بھئ سوئ نہیں تم جل ککڑی۔۔خدیجہ نے ماہم کو کہا۔۔۔،،

،،نیند نہیں آئ پرائ لڑکی۔۔۔،،

،،پھوپھو دیکھیں یہ مجھے کیا کہہ رہی ہے پرائ لڑکی۔۔۔خدیجہ نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔۔،،

،،کیوں تنگ کرہی ہو چڑیا میری بچی کو۔۔۔صبا بیگم نے ماہم کو کہا۔۔۔،،

،،اچھا اچھا نہیں کرتی۔۔۔ماہم نے فوراً ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اچھا آپی امی کہاں ہیں۔۔۔خدیجہ نے زارا سے پوچھا۔۔۔،،

پتہ نہیں زوبیہ اور خود کچن میں تھیں شاید۔۔۔زارا نے اسے جواب دیا تو خدیجہ اٹھ کر اپنے پورشن میں آئ۔۔۔،،

،،کیا پکا رہیں ہیں امی۔۔خدیجہ نے کچن کی سنک سے ہاتھ دھوتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،گوبی گوشت بنا رہی ہوں۔۔۔زرینہ بیگم نے ناراض انداز میں کہا۔۔۔،،

،،ناراض ہیں۔۔خدیجہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں بہت خوش ہوں آج ہی سویرا نے تمہیں انگھوٹھی پہنائی ہے اور تم جا نکلی پارک۔۔۔۔زرینہ بیگم نے تنک کر کہا۔۔۔،،

،،امی آئندہ نہیں ہوگا پلیز معاف کردیں۔۔۔،،

،،آئندہ میں چھوڑوں گی تو کروگی نہ۔۔۔،،

،،امی جانے دیں بیچاری کو۔۔۔زوبیہ نے خدیجہ کی سائیڈ لی۔۔۔،،

،،اچھا جاؤ زوبیہ کے کہنے پر چھوڑ رہی ہوں اور کچھ دنوں بعد منگنی کا فنکشن ہے تمہارا اس کے بعد شادی کہ فنکشن اسٹارٹ ہونگے اب نہ دیکھوں یوں پھرتے ہوئے۔۔۔،،

،،اچھا بڑی مہربانی آپ کی اور میری بھابھی ہیں ہی اتنی پیاری۔۔۔خدیجہ نے زوبیہ کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔،،

****

،،آج منڈے تھا دانیال کیفے میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔،،

،،پوری یونی میں ابھی کچھ کچھ لوگ موجود تھے۔۔۔،،

،،ایسے میں وہ اٹھا اور پروفیسر ابو تلحا کے روم میں گیا۔۔۔،،

،،سی سی ٹی وی کیمرہ کے وہ کام پہلے ہی کر چکا

تھا۔۔۔،،

،،روم میں آکر اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی اس کو ٹیبل پر کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔،،

،،ایک کمپیوٹر ٹیبل کے پیچھے کیبنٹ تھے اس نے وہ ساری کیبنیٹ چیک کیں۔۔۔،،

،،ایک کیبن میں اسے لیپ ٹاپ نظر آیا۔۔۔،،

،،جلدی سے اس نے لیپ ٹاپ آن کیا یہ کیا لیپ ٹاپ پر پاس ورڈ لگا ہوا تھا۔۔ایک جانب پر اٹھی مسکراہٹ ابھری کیونکہ دانیال حسن کچے کام نہیں کرتا۔۔۔،،

،،اس نے جلدی جلدی سے ایک یو ایس بی کنیکٹ کی اور سارا ڈیٹا وہاں سے کاپی کر کے یو ایس بی نکالی یو ایس بی نکال کر ساری سیٹنگز ویسے ہی کیں اور آفیس کے پچلے دروازے سے وہ نکل آیا۔۔یہ پروفیسرز بیک ڈور رکھتے تھے لیکن یہی بیک ڈور اب ان کے لیے مصیبت بننے والا تھا۔۔۔،،

،،عینی یونی کی گیٹ کراس کر کے اندر اینٹر ہوئی۔۔۔،،

،،دانیال گارڈن میں بیٹھا کوئی بک پڑھ رہا تھا۔۔۔،،

،،عینی سیدھا اس کی طرف آئی۔۔ہیلو ڈائنل کیسے ہو۔۔۔،،

،،ہائے میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کسی ہو۔۔۔،،

،،میں ٹھیک ہوں یہ بتاؤ تمہارا ویک اینڈ کیسا گزرا۔۔۔،،

،،ٹھیک۔۔بلکے بہت ٹھیک۔۔ اس نے دل میں کہا کیونکہ کام ہی تھا سارے ویک اینڈ میں ۔۔۔تم بتاؤ تمہارا کیسا گزرا ویک اینڈ۔۔۔،،

،،میرا بہت اچھا میں برائٹن تھی اس ویک اینڈ اپنی مام کے پاس اور ایما بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔،،

،،اچھا۔۔دانیال اس کی خوشی پہ مسکرایا۔۔۔،،

،،ایک بات کہوں۔۔ عینی نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔۔،،

ہاں کہو۔۔۔دانیال اب کے اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔،،

تم یہاں کے نہیں لگتے اور تمہاری یہاں پر بھی کسی کے ساتھ دوستی بھی نہیں۔۔۔،،

،،ہاں میں یہاں کا نہیں ہوں۔۔وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔،،

،، عینی بھاگ کے اس کے پیچھے گئی تم ناراض ہو گئے کیا میں نے ایسے ہی پوچھا۔۔۔،،

،، نہیں بس آئیندہ ایسے سوال نہ پوچھنا۔۔نارمل لہجے میں جواب دیا۔۔۔،،

،،اوکے پرامس نہیں پوچھوں گی لیکن اب ناراض تو نہیں۔۔۔،،

،، نہیں۔۔ دانیال ہلکا مسکرایا۔۔۔،،

،،وہ باتیں کرتے کرتے کلاس روم تک چلے گئے۔۔۔،،

****

،،آج سویرا یاسر خان کے ساتھ آئیں تھیں خدیجہ کا منگنی کا جوڑا لیکر گھر میں کافی ہل چل مچی ہوئی تھی۔۔ خدیجہ اور ماہم زرنور کہ ساتھ مارکیٹ گئی ہوئی تھی کیوں کہ خدیجہ کی اور ماہم کی پسند بہت ملتی تھی اس لیے۔۔ مہمانوں کی خاطر داری باقی خواتین نے کی تھی حیدر ملک اور حماد ملک بھی آج گھر پر تھے منگنی کی ڈیٹ ان لوگوں نے فکس کردی تھی اب بس کچھ دنوں کی تاریخ رکھ لی گئی تھی۔۔۔،،

،،سویرا اور یاسر لنچ کے بعد چلے گئے۔۔ جب کے زرنور بیگم خدیجہ اور ماہم شام کو لوٹیں تھیں ماہم کا تو تھکن سے برا حال تھا باقی خدیجہ کچھ ٹھیک تھی زارا ان کے لیے چائے بنا کر آئی۔۔۔،،

،،وہ سب نیچے لاؤنج میں بیٹھیں تھیں خدیجہ کے کپڑوں کی بھی ان باکسنگ کی گئی کپڑے جیولری ہیلز سب کچھ میچنگ کا تھا۔۔۔،،

،،چچی جان یہ عفان بھائی یہاں نہیں آئے کبھی۔۔۔ماہم نے کچھ سوچ کر زرینہ بیگم سے پوچھا۔۔۔،،

وہ ناران کاغان گیا ہے نہ۔۔۔۔

،،اچھا میں بھی کہوں وہ یہاں نہیں آرہے کہاں بزی ہیں۔۔ میں نے بڑی کوشش کی ایف بی اور انسٹا پر ان کی کوئی آئی ڈی نہیں ملی۔۔۔ماہم نے افسوس سے سر جھٹکا۔۔۔،،

،،اور بھی کام کر لیا کرو سارا دن سب کی جاسوسی کرتی ہو۔۔۔زید سیڑھیاں اترتا آرہا تھا۔۔۔،،

،،چچی جان دیکھیں مجھ سے خوامخواہ لڑ رہا ہے۔۔۔،،

،،زید تنگ نہ کرو ہماری چڑیا کو۔۔۔زرینہ بیگم نے زید کو منا کیا۔۔۔،،

،،امی ٹھیک تو کہتا ہوں کوئی کام وغیرہ کرالیا کریں اس سے خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔،،

،،ہاں پھر تو تمہارا دماغ شیطان کا بنگلہ ہوگا۔۔۔ماہم نے دانت کچکچا کر اس کو کہا۔۔۔،،

،،اچھا بابا آرہیں ہیں چپ کرو تم لوگ۔۔زارا نے ان دونوں کو ڈپٹا۔۔۔،،

،،حماد ملک آکر بہن کے ساتھ ایل شیپ سوفے پر بیٹھے۔۔۔،،

،،کیوں میری بیٹی کا مونڈ خراب ہے۔۔ انہونے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،یہ زید مجھ سے لڑ رہا تھا کہہ رہا تھا کہ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔ماہم نے منہ بسور کر کہا۔۔۔،،

،،کیوں زید بیٹا کیوں تنگ کر رہے ہو میری بیٹی کو۔۔۔،،

،،بابا خود ہی لڑتی ہے۔۔۔۔زید نے بھی کہا۔۔۔،،

،،اچھا جو بھی ہو آئندہ میں اپنی بیٹی کو اداس نہ دیکھوں۔۔۔ حماد ملک نے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔،،

،،زید بس منہ بسورتا کر رہ گیا۔۔۔،،

****

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

،،آج convection day تھا عینی والوں کے گروپ نے ایک جیسی دریسز پہنی ہوئے تھے بلیک لانگ میکسی تھے ان کے۔۔۔،،

،،کینڈی کارل ایک لڑکے کا نام پکارا گیا۔۔۔،،

،،پھر عینی کا اس کے بعد ایما کا ان تینوں نے پوری یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا۔۔۔،،

،،عینی اور گریس بہت خوش تھیں عینی نے گریس کو بلایا تھا۔۔۔،،

،،ان تینوں کو موقعہ دیا گیا کے کچھ اپنے بارے میں بتائیں اپنی اسٹڈی کے بارے میں۔۔۔،،

پہلے ایما آئی اس نے اسپیچ شروع کی۔۔۔،،

،،میں بغیر کسی کی سپورٹ کے پڑھی ہوں اپنے بل بھوتے پر اور میں اپنی یہ کامیابی اپنی دوست عینی کے نام کرتی ہوں اور ایما کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔،،

،،پھر عینی کو اسپیچ کے لیے بلایا گیا۔۔۔،،

،،ہائے ایوری ون میں عینی گریس میں اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ اپنی ماں کا نام لگاتی ہوں کیونکہ میرے پاس باپ نہیں۔۔۔،،

میں ہمیشہ اپنی ماں کے ساتھ رہی ہوں میری ماں نے مجھے سکھایا کے اپنی حفاظت۔۔ کرنا اپنی محنت کرنا۔۔اپنی ایک الگ پہچان بنانا۔۔۔،،

،،اور میں نے اپنی ماں کی بات ہمیشہ کے لیے یاد کرلی۔۔۔میں اپنی یہ کامیابی اپنی مام اور اپنی دوستوں ایما سوزی عزیقہ کے نام کرتی ہوں۔۔۔،،

،،اور یہ میرا یونی کا سفر بہت اچھا گزرا جہاں بہت اچھے لوگ ملے۔۔ اس نے ڈائنل کی طرف دیکھا وہاں کچھ برے بھی ملے۔۔ اس نے اسی لڑکے کی طرف دیکھا جس سے اس کی ٹکر ہوئی تھی اور اس لڑکے نے نظریں جھکا لیں۔۔۔،،

،،بٹ میرا یہ سفر اچھا گزرا کامیابی بھی ملی اینڈ گڈ بائی یونیورسٹی۔۔ وہ یہ کہہ کر اسٹیج سے اتر آئی۔۔،،

کنویکشن کا دن اپنے اختتام پر پہنچا انہوں نے اپنی کیپس اچھالیں ہر کوئی اپنی فیملیز اور فرینڈز کے ساتھ تھے ان سب میں دانیال اکیلا ادھر اُدھر نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہائے ڈائنل کیسے ہو۔۔۔،،

ہائے congratsٹاپ کرنے کے لیے۔۔۔ڈائنل نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،، تھینک یو۔۔ ایک بات کہنی تھی۔۔۔،، عینی کچھ کنفیوزڈ تھی۔۔۔،،

،،ہاں کہو۔۔دانیال اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا۔۔۔،،

،، میری مام تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔،،

،، اچھا کیوں۔۔۔اس نے حیران ہو کر پوچھا۔۔۔،،

،،وہ مل کر بتائیں گی۔۔ عینی مسکرا دی۔۔۔،،

،، اوکے کب ملیں گی۔۔۔اس نے عینی کو بغیر دیکھے کہا۔۔۔،،

،، ابھی وہ آئی ہیں کہو تو ابھی ملاؤں۔۔۔،،

،، اوکے ملاواؤ۔۔۔،، دانیال نے سینے پر ہاتھ لپیٹے کھڑا تھا۔۔۔،،

،،تم کیفے ٹیریا میں بیٹھو میں وہاں آتی ہوں۔۔۔،،

،،اوکے۔۔۔اس نے جاتے ہوئے عینی کو دیکھا۔۔۔،،

،،ڈائنل کیفے ٹیریا میں بیٹھا تھا اور عینی جھٹ سے گریس کے پاس چلی گئی۔۔۔،،

،،گریس کو دانیال سے ملوا کر عینی وہاں سے کھسک گئی۔۔۔،،

،،کیسی ہیں آنٹی۔۔۔اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔،،

،،ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسے ہو۔۔۔،،

،،میں ٹھیک ہوں آنٹی۔۔۔،،

،،جیسا تمہارے بارے میں سنا تھا تم ویسے ہی ہو۔۔گریس نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔،،

،،اچھا تو آپ نے کیا سنا میرے بارے میں۔۔دانیال دلچسپی سے آگے ہو کے بیٹھا۔۔۔،،

،،دیکھو بیٹا میں سیدھی بات کروں گی تم سے۔۔

عینی میری اکلوتی بیٹی ہے۔۔گریس سانس لینے کو رکی۔۔۔۔،،

،،میں نے اس کی تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی عینی کا باپ پاکستانی ہے اور مسلم ہے عینی جب ایک سال کی تھی وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔،،

میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو بتاؤ میں کرواؤں گی تمہاری اس سے شادی۔۔۔مجھے ہاں یاں نہ میں جواب دو۔۔۔،،

،،دانیال ہکا بکا رہ گیا چاہتا تو وہ بھی تھا لیکن کچھ مُشکلات کی وجہ سے وہ ہاں نہیں کر سکتا تھا۔۔،،

ڈائنل ہاں یاں نہ۔۔۔گریس نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،آنٹی آپ کی بیٹی جانتی ہی کتنا ہے مجھے میرا پورا نام تک اسے نہیں پتہ میں آپ کی بیٹی سے شادی نہیں کرسکتا۔۔ اور کبھی کروں گا بھی نہیں ہاں عینی سے میری دوستی تھی لیکن میں اس سے شادی نہیں کرسکتا اپنی بیٹی کو یہ بات آپ سمجھا لینا اور ہاں آنٹی۔۔پہلے میری اس سے دوستی تھی لیکن اب میں اس سے دوستی بھی نہیں رکھنا چاہتا۔۔وہ اپنے گلاسز ٹیبل سے اٹھا کر چلا گیا۔۔۔،،

،،گریس اپنے خالی ہاتھ دیکھتی رہی۔۔ میری بیٹی میں تمہاری خوشیاں نہیں لے سکی چاہ کر بھی میں خالی ہاتھ رہ گئی گریس کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے۔۔۔،،

عینی آج بہت خوش تھی گریس برائٹن واپس چلی گئی عینی کچھ دن یہاں ہی تھی۔۔۔،،

****

،،خدیجہ کا آج منگنی کا فنکشن تھا پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔ ایک چھوٹا سا اسٹیج لان میں بنایا گیا تھا۔خدیجہ کو بیوٹیشن گھر میں ہی تیار کرنے آئی تھی۔ ماہم تیار ہوچکی تھی سبز رنگ کی میکسی پیروں میں سبز ہیلز پہن رکھیں تھیں بال کھول کر آگے کندھوں پر ڈال لیے تھے میک بہت ہی مہارت سے کیا تھا نہ زیادہ تیز نا ہلکا وہ سیڑھیاں چڑھتی خدیجہ کے پاس جارہی تھی کے اچانک زید سے اس کی ٹکر ہوگئی اس سے پہلے وہ گرتی زید نے اس کا ہاتھ تھام لیا ابھی وہ دو زینے ہی چڑھی تھی۔۔۔،،

،،دیکھ کے نہیں چل سکتے۔۔۔ماہم نے دانت پیستے ہوئے اسے کہا۔۔۔،،

،،نہیں مجھے تم جیسی بلا دیکھنی بھی نہیں۔۔۔زید نے بھی اسے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاتھ چھوڑو میرا۔۔ماہم نے چڑ کر اسے کہا۔۔۔،،

،،زید نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ نیچے گر گئی۔۔۔،،

،،ماہم دو زینوں سے گر گئی۔۔۔سڑے ہوئے کدو اللہ تم سے پوچھے آہ۔۔ماہم کراہ رہی تھی۔۔۔،،

،،سوری تم نے تو کہا تھا کے ہاتھ چھوڑو میرا۔۔زید جلدی سے اس کے پاس آیا۔۔۔،،

،،تو ایسے تو نہیں کہا تھا نا میرا پاؤں درد کر رہا ہے۔۔۔،،

،،سوری میں دیکھ لیتا ہوں۔۔زید واقع شرمندہ ہوا۔۔۔،،

،،ہٹو تم ڈاکٹر ہو کیا۔۔۔ماہم نے چڑ کر کہا۔۔۔،،

،،زیادہ اکڑ نہیں آگئی سوکھی بھنڈی میں۔۔۔زید واپس اپنی جون میں آیا۔۔۔،،

،،ہاں کیوں اب ہٹو میں اوپر جاؤں۔۔ماہم کا پاؤں درد کر رہا تھا۔۔۔،،

،،جاؤ جاؤ تھوڑا پاؤڈر کم لگ رہا ہے اور لگا لو۔۔زید نے جاتے ہوئے اس پر وار کرنا ضروری سمجھا۔۔۔،،

،،اللہ کرے تم لوگوں کے بیچوں بیچ گر جاؤ۔۔۔۔ماہم نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور پیر پٹھکتی واپس نیچے اپنے کمرے میں آئی ہیلز اتار کر فلیٹ چپل پہن لی پھر واپس خدیجہ کے کمرے کی طرف چلی آئی۔۔،،

،،ماہم واپس آئی تو خدیجہ تیار تھی خدیجہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی لائٹ پنک کلر کا لہنگا پہنا تھا میک اپ بہت اچھا لگ رہا تھا اس پر۔۔۔،،

،،واہ یار کتنی پیاری لگ رہی ہو اللہ نظرے بد سے بچائے۔۔۔ماہم نے اس کو گلے لگا کر کہا۔۔۔،،

،،خدیجہ مسکرا دی۔۔۔،،

،،زارا اور زوبیہ آئیں تو وہ تینوں باقی کزنز کے ساتھ خدیجہ کو نیچے لیکر آئیں۔۔اسٹیج کے پاس جب پہنچے تو عفان خدیجہ کا منگیتر اٹھ کر آیا اور خدیجہ کو لیکر اسٹیج تک آیا رنگ ا یلسچینج ہوئیں پھر فیملی فوٹو شوٹ ہوا۔۔۔،،فوٹو گرافر لڑکی تھی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ماہم نے خوب ہلا گلا کیا سب کزنز کے ساتھ مل کر

مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔۔،،

،،صبا بیگم ایک میز کے پاس بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،صبا دانیال نہیں ہے آیا کیا۔۔نازلین خاتون نے صبا بیگم سے پوچھا جو کے ان کے فرسٹ کزن کی بیوی تھیں۔۔ محفلوں میں لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکنا خوب آتا تھا ان کو۔۔۔،،

،،ہاں انشاء اللہ شادی پر یہاں ہوگا کام کے سلسلے کی وجہ سے نہیں آسکا۔۔۔صبا بیگم نے نازلین بیگم کی بات کا جواب دیا۔۔۔،،

،،تمہارا حسنین ہوتا تو آج خدیجہ کے ہمراہ وہ اسٹیج پر ہوتا خوب جچتی ان دونوں کی جوڑی۔۔۔۔اب کی بار چوٹ سہی جگہ لگی تھی۔۔۔،،

،، لیکن صبا بیگم نے مسکرا کر ان کو جواب دیا۔۔۔نازلین یہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں اور مجھے فخر ہے کے میرا بیٹا شہید ہوا ہے اور میں ایک شہید کی ماں ہوں۔۔۔،،

،،بلکل درست کہا آپ نے۔۔۔نازلین اور کہہ بھی کیا سکتی تھی۔۔۔،،

،،اچھا میں جویریہ سے مل آؤ کب سے بیچاری بلا رہی ہے۔۔۔نازلین نے صبا بیگم کو کہا۔۔۔وہ چل دیں اور لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے۔۔۔،،

،،زرینہ بیگم کی آنکھیں بھیگ گئیں خدیجہ اور عفان کو دیکھ کر کتنا پریشان ہوا کرتی تھیں وہ خدیجہ کے لیے لیکن آج اس کو یوں دلہن بنا دیکھ کر ان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔،،

،،چچی جان ابھی یہ آنسوں سنبھال کر رکھیں یہاں ہی ہے رخصت نہیں ہو رہی۔۔۔پیچھے سے ماہم نے ان کو آواز دی۔۔۔۔تو وہ مسکرا دیں اور آگے مہمانوں کے پاس چلی گیئں کچھ ابھی رخصت ہو رہے تھے اور کچھ خوش گپیوں میں مصروف تھے کھانا سب کھا چکے تھے۔۔۔،،

سویرا آنٹی کی بیٹی شفق اسٹیج پر بیٹھی تھی اپنا گول گول چشمہ پہنے آج وہ خوش نظر آرہی تھی ماہم اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔۔۔،،

،،ہیلو کیسی ہو۔۔۔ماہم اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔اس نے مسکرا کر ماہم کو دیکھا۔۔۔،،

،،تم یہاں کیوں بیٹھی ہو چلو میں تمہیں کزنز کے ساتھ ملواتی ہوں۔۔۔ماہم نے اس کو مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اچھا چلو مما بھی کہہ رہی تھی کے سب سے مل لو۔۔۔

ہاں چلو چلیں۔۔۔،،

وہ شفق کو لیکر کزنز کی طرف بڑھ گئی کچھ ٹائم کے بعد شفق کزنز کے گول میں کھڑی ہنس ہنس کر باتیں کرہی تھی۔۔۔،،

،،ماہم شفق کو چھوڑ کر خود خدیجہ کو لیکر اس کے روم میں لے گئی اس کے ساتھ زویا کو چھوڑ کر وہ خود نیچے کزنز کے ساتھ آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔،،

فنکشن ختم ہونے والا تھا ڈیکوریشن کے سامان اُدھر سے ادھر ہوگے تھے کوئی کرسی کہاں پڑی تھی تو کوئی کہاں فنکشن اچھے سے ہوگیا جب لڑکے والے بھی گئے تو ماہم اور زویا خدیجہ کے پاس آئی زویا اس کی خالا زاد تھی جس کو زیادہ لوگوں میں الجھن ہوتی تھی اس لیے وہ خدیجہ کے ساتھ تھی خدیجہ چینج کرچکی تھی ماہم آئی تو وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی ماہم نے اپنی جیولری اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دی اور خود صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی اس کا پیر اب بہت درد کر رہا تھا۔۔۔،،

،،کیا ہوا ماہم آپ کی تبیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔زویا نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔،،

،،ہاں یار آج سیڑھیاں چڑھتے ہوئے گر گئی ہلکی موچ آگئی ہے پیر میں۔۔۔اس نے ٹیک لگائے کہا۔۔۔،،

،،اوہ میں مورے سے بام لیکر آتی ہوں موچ صبح تک ٹھیک ہو جائیگی۔۔۔ مورے زویا کی امی یانی ماہم کی خالا پٹھان فیملی میں بیاہی گئیں تھیں جبھی ان کے بچے انہیں مورے کہتے تھے۔۔۔،،

،،ہاں لے آؤ میں بھی اپنے روم میں جارہی ہوں تم وہاں میرے ساتھ رہو گی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اچھا ٹھیک ہے آپ چلیں میں مورے سے بام لیکر آتی ہوں۔۔۔زویا نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

****

،،آج کنویکشن کے بعد دوسرا دن تھا وہ چاروں آج لندن کے لوگوں کو مزہ چکھانے نکلیں تھی۔۔۔،،

وہ لوگ پہلے لنچ کرنے گئے اس کے بعد گھوم پھر کر سینیما گئے کوئی اینیمیٹڈ فلم تھی وہ دیکھی۔۔یو نو فیری ٹیلز۔۔۔،،

،،اس کے بعد وہ لوگ چاروں لانگ ڈرائیو پر نکل گئیں۔۔۔،،

،،آج ایما ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔،،

،،عینی تم کیا کرو گی اب۔۔یہ عزیقہ تھی جسے ہر وقت کسی نہ کسی کی فکر لاحق ہوتی تھی۔۔۔،،

،،میں ظاہر ہے law پڑھا ہے تو لائیر بنو گی اس نے ایما والا ہی جواب عزیقہ کو دیا۔۔۔،،

،،عزیقہ نے قہقہہ لگایا۔۔ اس کے علاو۔۔۔،،

،،اس کے علاوہ کچھ سوچوں گی۔۔۔عینی نے آگے بڑھ کر میوزک آن کیا۔۔۔،،

،،اچھی بات ہے۔۔عزیقہ نے کہا۔۔۔،،

،،واپس ہاسٹل آگئیں۔۔عینی چینج کر کے واپس آئی اور بیڈ پر بیٹھ کے فون اٹھایا۔۔۔،،

،،گریس کو کال ملائی۔۔ہیلو مام۔۔۔،،

،،ہیلو بیٹا گریس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،مام آپ روئی ہوئی ہیں۔۔۔،،

،،نہ نہیں تو۔۔۔،،

،مام سچ بتائیں کیوں روئی ہیں آپ۔۔۔،،

،،مجھے معاف کرنا بیٹا میں تمہاری کوئی خوشی پوری نہیں کر سکی میں ڈائنل کو نہیں منا سکی۔۔۔،،

،،مام اس نے کچھ کہا کیا آپ کو۔۔۔،،

،،ہاں اس نے منا کر دیا اس نے کہا کے وہ تم سے شادی نہیں کر سکتا اور جو پہلے دوستی تھی وہ بھی اب ختم۔۔۔،،

،،اوکے مام کوئی بات نہیں وہ بظاہر اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی لیکن وہ اتنی مضبوت نہیں تھی۔۔۔

کال بند کر کے وہ سر گھٹنوں میں دیکر بیٹھ گئی اور آنسوں اس کی آنکھوں بہنے لگے۔۔۔،،

،،عینی رونے لگی لیکن جلدی آنسوں پہنچ لیئے۔۔۔،،

،،فون اٹھا کر اس نے دانیال کا نمبر ملایا بیل جا رہی تھی لیکن کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا دوسری بار کال ملائی اس پھر بھی نہیں اٹھائی گئی یہ تیسری بار تھی کال اٹھا لی گئی۔۔۔،،

،،ہیلو ڈائنل عینی کی آواز روئی ہوئی تھی۔۔۔،،

دانیال کو تکلیف ہوئی لیکن وہ مضبوط ہونا چاہتا تھا۔۔۔،،

،،ہاں بولو۔۔۔ تھوڑا آواز کو سخت رکھا۔۔۔،،

،میں کل تم سے ملنا چاہتی ہوں کیا مل سکتے ہو۔۔۔،،

ہاں۔۔۔دانیال کے منہ سے بے اختیار ہاں نکلی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کے اس نے ہاں کیوں کی۔۔۔،،

،،تم یونی کے قریب کیفے ہے وہاں آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔،،

،،اوکے۔۔دانیال نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور چپ چاپ ہاتھوں میں سر گرا لیا بال انگلیوں میں جکڑ کر وہ بیٹھ گیا۔۔۔،،

،،اگلا دن بہت بھاری تھا؟۔۔۔،،

****

،،خدیجہ کی منگنی کو کچھ دن ہوئے تھے شادی کی تاریخ ماہم اور خدیجہ کے پیپرز کے بعد کی رکھی گئی تھی وہ دونوں آج کچھ دنوں کے بعد یونیورسٹی آئیں تھیں ان دونوں نے صبیحہ سے نوٹس لیے وہ ان دونوں کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔،،

،،تھینک یو یار تم نے نوٹس دیے میں کتنا پریشان تھی تمہیں بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔خدیجہ نے صبیحہ سے نوٹس لیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،وہ تینوں لائبریری میں تھیں۔۔لائبریری میں گھری خاموشی تھی بکس کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی (نئے کتابوں کی خوشبو)۔۔۔،،

،،وہ تینوں ایک میز کی کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

ہاں یار فائنل اگزامز میں ٹائم ہی کتنا بچا ہے۔۔۔ صبیحہ نے کتاب کھولتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہاں یار میں تو گھن چکر ہو گئی ہوں کیا کروں۔۔خدیجہ نے کتاب دیکھتے ہوئے کہا جو صبیحہ نے کھولی تھی۔۔۔،،

یہ مادام کہاں ہیں۔۔۔ صبیحہ نے آنکھیں موندے ٹیک لگائے ماہم کی طرف اشارہ کیا۔۔خدیجہ نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔۔۔،،

،، جنھجھوڑ کر اٹھاؤ ورنہ عین وقت پر کالز کر کر کے مجھے بے سکون کرے گی۔۔۔ صبیحہ نے خدیجہ کو کہا۔۔۔،،

،،اٹھ جا میری ماں۔۔خدیجہ نے ماہم کا کندھا جھنجوڑا۔۔۔،،

،،ماہم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔پھر ان دونوں کو گھور کر دیکھا کیا مسئلہ ہے۔۔۔،،

،،مسئلہ ہے ایک نالائق لڑکی کا ہے۔۔۔ صبیحہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،مری کیوں جارہی ہو۔۔۔ماہم نے چڑ کر کہا۔۔۔،،

،،لائبریری کے سناٹے میں صرف ان تینوں کی آوازیں گونج رہیں تھیں۔۔۔،،

،،سائلینٹ پلیز۔۔۔ لائبریرین ان کے سر پر کھڑی تھی۔۔۔،،

،،سوری۔۔۔ صبیحہ فوراً اپنی چیزیں سمیت کر اٹھی۔۔۔خدیجہ بھی اس کے پیچھے ہولی ماہم وہیں ہونکوں کی طرح بیٹھی رہی پھر کچھ سوچ کر وہ بھی ان کے پیچھے آئی۔۔۔،،

،،کیا ہوا ہے یار کیوں ایسے ری ایکٹ کرہی ہو تم دونوں ماہم ان کے پاس آئی جو درخت کے نیچے کھڑیں تھیں۔۔۔،،

،،ہمیں کیا مسئلہ ہے تم مسئلہ ہو یار خود بھی نہیں پڑھتی ہمیں بھی پڑھنے نہیں دیتی۔۔۔ صبیحہ نے اس کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کیا ہوگیا ہے بچی کی جان لوگی کیا۔۔ماہم نے معصومیت سے کہا۔۔۔،،

،،اچھا اب چلو پہلے کچھ کھاپی لیں پھر اسٹڈی کی طرف آتے ہیں۔۔ خدیجہ نے تجویز پیش کی۔۔۔،،

،،کلاس میں پندرہ منٹ بچے ہیں صبیحہ نے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔۔۔،،

،،تو کیا ہوا ہم پندرہ منٹ میں چائے کے ساتھ ایک عدد پراٹھا ہی اڑا کر آتے ہیں۔۔۔ماہم نے جھٹ سے کہا۔۔۔،،

،،بس محترمہ کو کھانے پینے میں ہی دلچسپی ہے۔۔ صبیحہ نے تنک کر کہا۔۔۔،،

،،تو کیا کروں۔۔۔ماہم نے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔،،

،،تو کچھ ٹائم اپنا یہ منہ بند رکھو۔۔۔،،

****

،، صبح کے نو بج رہے تھے عینی اٹھی جلدی جلدی سے تیار ہوئی اور ایما کو بتائے بغیر وہ نکل گئی۔۔۔،،

جلدی سے وہ کیفے پہنچ گئی اور ایک ٹیبل کے پاس جاکر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،بیٹھے بیٹھے اس کو ایک گھنٹا ہوا تھا اس نے سر ٹیبل پے رکھ دیا اس انداز سے جیسے وہ سو گئی ہو۔۔۔،،

،،ہیلو عینی۔۔ دانیال نے اسے متوجہ کیا۔۔۔،،

،،عینی کے کانوں میں اس کی گھمبیر آواز ٹکرائی تو وہ سر اٹھا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔ ہیلو۔۔۔،،

،،کیسی ہو۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔،،

،،پتہ نہیں تم کیسے ہو۔۔۔ عینی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔اب اسکی سوجی آنکھیں واضح تھیں۔۔۔،،

،،مجھے بھی پتہ نہیں۔۔دانیال کو اس سنہری آنکھوں کو دیکھ کر تکلیف ہوئی۔۔۔،،

،،دیکھو ڈائینل میں سیدھی بات کرنا چاہتی ہوں تم سے۔۔عینی نے خاموشی کو توڑا۔۔۔،،

،،ہاں کہو۔۔دانیال نے ٹیک لگا لی۔۔۔،،

،،تم نے مام کو جواب دیا کے تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔۔،،

،،ہاں میں نہیں کرنا چاہتا تم سے شادی۔۔۔اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔،،

،،لیکن کیوں؟۔۔۔عینی نے التجائی انداز میں پوچھا۔۔۔،،

،،میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں۔۔۔اس نے عینی کو دیکھے بغیر کہا۔۔۔،،

،،پھر تم کسی کو پسند کرتے ہو۔۔۔عینی نے پوچھا۔۔،،

،،میں نے کہا نہ کے میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں۔۔۔ اور میں نے کیا دوستی کر لی تم کیا سمجھ بیٹھی کے۔۔۔،،

،،عینی نے اس کی بات

،،عینی نے ہاسٹل میں آکر دروازہ لاک کیا لاک کر کے دروازے کے قریب نیچے ہی بیٹھ گئی وہ سسکیوں کی صورت میں رونے لگی میرے ہی ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میں نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا۔۔۔،،

،،ایما آئی دروازہ ناک کیا کالز ملائی لیکن عینی پچھلے تین گھنٹوں سے جواب نہیں دے رہی تھی ایما پریشان ہو چکی تھی۔۔۔،،

،،عینی اٹھی منہ ہاتھ دھو کر دروازہ کھول دیا اور واپس آکر اسٹڈی ٹیبل پر بک لیکر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،ٹھیک پندرہ منٹ بعد ایما آئی۔۔۔،،

،، عینی تم روئی ہوئی ہو۔۔ ایما نے عینی کی سوجی آنکھیں دیکھ کر کہا۔۔۔،،

،، نہیں تو۔۔ عینی نے فوراً اس کی بات رد کی۔۔۔،،

،، پھر یہ آنکھیں جھوٹ بول رہی ہیں کیا۔۔۔،،

ہاں ایسا ہی سمجھو۔۔۔ عینی نے آنسوں پیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، ایسا نہیں سمجھ سکتی میری طرف دیکھو عینی۔۔ ایما نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔ سچ بتاؤ عینی میں پریشان ہوچکی ہوں۔۔۔،،

،، نہیں ابھی اتنی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔،،

،، ایما خاموش ہوگئی وہ جانتی تھی عینی کی نا کو۔۔ اگر نا کی تو وہ کبھی نہیں بتائے گی۔۔۔،،

،، تھوڑی دیر خاموشی کے بعد ایما بولی۔۔ کل میری برتھڈے ہے تم چلو گی سلیبرٹ کرنے۔۔۔،،

،،ہاں کس وقت ہے۔۔ عینی نے بکس سمیٹ کر ایک طرف رکھیں۔۔۔،،

،،کل لنچ کے بعد۔۔ ایما اپنے پلنگ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،او کے ساتھ چلیں گے۔۔۔،،

،،ایما نے نوٹ کیا کے وہ کچھ سوچ رہی ہے عینی پتہ ہے میری طبیعت آج کل عجیب سی رہتی ہے میں نہیں سمجھ پا رہی کے میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔،،

،،مجھے خود بھی سمجھ نہیں آرہا پتہ ہی نہیں چل رہا ہو کیا رہا ہے میرے ساتھ عینی کی آنکھ سے ایک آنسوں گرا اس نے فوراً صاف کر لیا۔۔۔،،

،،اب آگے کا کسی کو نہیں پتہ تھا کے آگے کیا ہونا ہے یہ دن عینی کے بہت مشکل ترین تھے۔۔۔،،

،،آج کا دن ایما کے لیے ایک بڑا دن تھا آج اس کے باپ نے اس کی برتھ ڈے اریخ کروائی تھی ایک بڑے سے ہوٹل میں وہ آج بہت خوش تھی۔۔۔،،

،،اس نے وائٹ کلر کا اسٹائلش میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،عینی بس سمپل سی تیار ہوئی تھی ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا اس نے۔۔۔،،

،،وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں آج ڈرائیو سیٹ پر عینی بیٹھ گئی اور فرنٹ سیٹ پر ایما پیچھے سوزی اور عزیقہ بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،گاڑی اسٹارٹ ہوئی تھی عزیقہ نے آگے ہوکر میوزک آن کیا اور بیٹھ گئی عینی یار تھوڑی گاڑی کی اسپیڈ ہلکی کرو یار آج میرا برتھ ڈے ہے ایسا نہ کرو کہیں مروا نہ لو۔۔۔،،

خاموش ہوجاؤ اب اتنی بھی تیز رفتار نہیں گاڑی کی۔۔،،

کچھ فاصلے پر ایک فلاورز شاپ تھی۔۔۔،،

،، عینی یار یہاں گاڑی روکو زرا۔۔۔،،

،، کیوں؟۔۔ عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔،،

،، ڈیڈ کے لیے بکے لینا ہے۔۔ ایما نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، اوکے جاؤ جلدی سے لیکر آؤ۔۔۔،،

،، ایما اتر کر فلاورز شاپ میں گئی۔۔ عینی نے گاڑی پارک کی اور ویٹ کرنے لگی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، ایما جب شاپ سے نکلی تو اس کی ہاتھ میں بلو اور وائیٹ فلاورز کا بکے تھا وہ مسکراتی ہوئی عینی والوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ریڈ لائٹ آن ہوئی اور ایما مسکراتی ہوئی روڈ کراس کرنے لگی۔۔۔،،

،،1۔2۔3۔ ایک بے قابو گاڑی آئی اور ایما کو اڑاتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔،،

،،عینی چیکھتی ہوئی گاڑی سے نکلی۔۔۔،،

ایما کا سر فٹ پاتھ سے ٹکرایا تھا وہ وہیں گری پڑی تھی۔۔۔ عینی بھاگتی ہوئی ایما کے پاس آئی۔۔ سوزی اور عزیقہ بھی اس کے پیچھے آئیں تھیں۔۔۔،،

،،ہر طرف خون ہی خون تھا ایما کا وجود خون میں لت پت پڑا تھا وہاں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ایما۔۔ ایما اٹھو میری جان عینی چلا رہی تھی۔۔۔،،

،،وہ پھول زمین پر بکھرے پڑے تھے کچھ ایما کے قریب سفید پھول خون میں سرخ ہوگے تھے سوزی نے جلدی سے ایمبولینس بلوائی عینی کو ہوش کہاں تھا ایما کو ایمبولینس میں ڈالا گیا اور ہاسپٹل منتقل کیا گیا ہاسپٹل میں

ایمرجنسی وارڈ میں ایما کو منتقل کیا گیا تھا۔۔عینی ویٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی سوزی اور عزیقہ بھی آگئیں تھیں عینی ریلیکس یار کچھ نہیں ہوگا ایما کو یار سوزی خود بھی رودی

انکل کو کال کر کے بتاؤ مجھ میں ہمت نہیں۔۔۔عینی نے سوزی کو کہا۔۔۔،،

اوکے میں کر دیتی ہوں سوزی نے سے اپنا سیل فون نکالا۔۔۔،،

،،دوسری جانب دانیال نے جو ابو تلحا کے لیپ ٹاپ میں یو ایس بی لگائی تھی وہ چیک کرنے لگا۔۔اس یو ایس بی میں بہت کچھ اس کو ملا تھا اس نے وہ سارا ڈیٹا اپنے لیپ ٹاپ میں منتقل کیا اور اپنا پرائیوٹ فون اُٹھایا ایک نمبر ڈائل کیا اور کال اٹھا لی گئی سر ابو تلحا کے لیپ ٹاپ کی ساری ڈیٹا میں

نے کاپی کر لی ہے اور وہاں سے مجھے بہت کچھ ملا ہے سر جنید شہید کے قتل میں یہی ملوث ہے۔۔۔،،

،،اوہ گڈ دانیال مجھے پتا تھا تم کر دیکھاؤ گے۔۔۔،،

،، تھینکس سر لیکن اب ہمیں ان لوگوں کا پتا لگانا ہے جو اس کے ساتھی ہیں۔۔۔،،

رائیٹ۔۔۔دانیال مجھے تم پے فخر ہے میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کے تم میرے انڈر کام کرنے والے ہو۔۔۔،،

،،مائے پلیژر سر۔۔۔

،،دانیال مشن کمپلیٹ کر کے آنا۔۔،،

،،اوکے سر۔۔۔،،

،،کال کٹ گئی دانیال نے سامان سمیٹ کر ایک سائیڈ پر رکھ لیا۔۔اور بیڈ پے آکر لیٹ گیا نیند اس سے کوسوں دور تھی نیند آ بھی کیسے سکتی تھی اس نے آج اسے رلایا تھا۔۔بھلے وہ اس کے سامنے نہیں روئی تھی لیکن وہ بعد میں ضرور روئی ہوگی وہ ایک حساس لڑکی تھی۔۔۔،،

،، پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آپریشن جاری تھا لیکن ڈاکٹرز کچھ بتانے کو تیار نہیں تھے۔۔۔،،

،،ایما کا باپ بھی آیا تھا ایمرجنسی روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔۔۔،،

،،عینی کا دل عجیب ہی دھن میں ڈھڑک رہا تھا۔۔۔،،

،،ڈاکٹر کیسی ہے ایما عینی بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس آئی۔۔۔،،

،،آئی ایم سوری شی از نو مور۔۔ الفاظ تھے یاں کوڑے عینی وہاں ہی بیٹھ گئی۔ ایما۔ ایما۔ ایما وہ زور زور سے رونے لگی ایما کا باپ جیسے پتھر کا مجسمہ بن گیا تھا ہر سو سوگ وار سی فضہ چھا گئی تھی۔۔۔،،

،،میری بیٹی تم نہیں جا سکتی ایما ایما میری بچی ایما کا باپ دیوانہ وار رو رہا تھا کچھ پچھتاوا بھی تھا کچھ نادامت کے آنسوں تھے۔۔۔،،

(میرے مرنے پر لاکھ روئیں گے

میرے رونے پر کون مرتا ہے)

،،آج ایما کو گئے دس دن بیت گئے تھے۔۔۔،،

،، عینی برائٹن واپس آگئی تھی وہ ہر وقت اداس رہتی تھی گریس نے پوری کوشش کی تھی کے وہ سنبھل جائے لیکن وہ نہ سنبھل سکی دن رات اپنے روم میں رہتی کبھی کبھار سوزی اور عزیقہ کال کر لیتی تو ان سے بات کرتی باقی وہ چپ سی رہتی تھی۔۔۔،،

،، عینی کے روم کا دروازہ ناک۔۔ ہوا گریس اندر آئی اور اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔،،

،، عینی۔۔ عینی جب متوجہ نہیں ہوئی تو گریس نے خود پہل کی۔۔۔،،

،، جی مام۔۔۔،،

،، بیٹا کیا ہو گیا ہے کب تک ایسے بیٹھی رہو گی تم نے ڈگری لی ہے تم نے ایک اچھی لائیر بننا ہے تم ایسے بزدلوں کی طرح بیٹھی رہو گی۔۔۔،،

،،مام میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا وہ میری سب سے بیسٹ فرینڈ تھی وہ ایک اچھی انسان تھی میرا ہر چیز سے دل اٹھ گیا ہے مجھے نیند نہیں آتی سلیپنگ پلز کھا کر میں سوتی ہوں میں کیا کروں۔۔۔،،

،،تم کچھ نہیں کرو اپنی زندگی سیدھے راستے پر لاؤ۔۔کل کو مجھے کچھ ہوا تو تم تو بکھر جاؤ گی۔۔۔،،

،،مام ایسی باتیں نہ کریں۔۔۔،،عینی نے بے چینی سے کہا۔۔۔،،

،،عینی یہ ایک حقیقت ہے سب کو مرنا ہے اور میں چاہتی ہوں تم میرے مرنے کے بعد پاکستان چلی جاؤ یہاں تمہیں دکھوں کے سوا کچھ نہیں ملنا۔۔۔،،

،،مام میں نہیں جانا چاہتی وہاں مجھے اس خود غرض انسان کے پاس نہیں جانا۔۔۔،،

،، عینی وہ نہیں ہے خود غرض میں خود غرض تھی میں نے چھوڑا تھا اس کو۔۔۔،،

،مام یہ آپ اس لیے کہہ رہی ہیں کے میں ان کے پاس چلی جاؤں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔۔۔،،

،،یہ سچ ہے میں نے چھوڑا تھا اس کو اس نے کہا تھا کے اس کی شادی ہوئی ہے لیکن میں نے اس سے پھر بھی شادی کی۔۔ اور اس کے دو سال بعد مینے کہا اس کو کے اپنی پاکستانی وائف کو طلاق دے یاں مجھے چھوڑ دے لیکن وہ اس کی کزن تھی وہ یہ نہیں کرسکتا تھا وہ ایک بے قصور تھی اور وہ اس کے باپ کی پسند سے لائی گئی بیوی تھی سب کے سامنے عزت سے رخصت ہوکر آنے والی۔۔۔،،

،،اس لیے وہ مجھے چھوڑ گیا۔۔۔،،

،،مام پھر انہوں نے پلٹ کر خبر بھی نہیں لی ہماری۔۔۔،،

،،ناراض تھا وہ مجھ سے۔۔گریس بے اختیار بولی۔۔۔،،

،، لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا مام مجھے کیوں بیچ میں سزا دی گئی اس کے لیے میں ڈیڈ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔عینی نے آنکھیں پھونچتے ہوئے کہا۔۔۔وہ سر گھٹنوں پہ رکھ کر رودی۔۔ گریس بھی وہاں سے چلی گئی روتے ہوئے۔۔۔،،

،،دوسری جانب دانیال نے پروفیسر۔۔۔ ابو تلحا کے ساتھی۔۔ میر شکیل کو بھی پکڑ لیا تھا وہ پاکستان کا ایک بزنس مین تھا۔۔۔،،

ان دونوں نے جنید احمد کو شھید کیا تھا۔۔ کچھ پیسوں کی خاطر لوگ اتنے گر سکتے ہیں جنید اپنے ماں باپ کا ایک بیٹا تھا اور تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔۔۔،،

،،وہ دونوں پاکستان میں پکڑے گئے تھے۔۔۔،،

،،دانیال آج کل بے چین ہی رہتا تھا ہر وقت راتوں کو سلیپنگ پلز کھا کر سوتا دن بھر میں سگریٹ پیتا پھر بھی اس کی بے چینی ختم نہ ہوتی آنکھوں کے گرد ہلکے پڑ گئے تھے اس کے۔۔۔،،

،،بالکونی سے آکر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔،،

،،اپنا سیل فون جیب سے نکال کر اس نے گیلری اوپن کی۔۔۔،،

سامنے عینی کی پک تھی اس نے پک کھولی۔۔۔،،

(انتظار کرنے والوں کے لیے وقت بہت سست ہے۔

ڈرنے والوں کے لیے بہت تیز۔

نوحہ کرنے والوں کے لیے بہت طویل۔

جشن منانے والوں کے لیے بہت مختصر۔

لیکن محبت کرنے والوں کے لیے وقت ابدی ہے۔

ولیم شیکسپیئر)

****

،،آج کا دن عینی کے لیے ایک بڑا امتحان تھا یہ امتحان کبھی ختم نہیں ہوتے پچپن سے بوڑھاپے تک فرق اتنا ہوتا ہے کے پہلے کم ہوتے ہیں بعد میں زیادہ اور پھر روزِ آخر تک۔۔۔،،

،،عینی کا الارم بجا اس نے ہاتھ بڑھا کر آف کیا الارم۔۔۔،،

،،کچھ دیر وہ لیٹی رہی پھر اٹھ کر بیٹھ گئی پہلے وہ یہاں الارم نہیں لگاتی تھی ایما کی کال ہی الارم کا کام کرتی تھی۔۔۔،،

،،وہ اٹھی فریش ہوکر باہر نکل آئی گریس اسے نظر نہیں آئی وہ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،پاکٹ سے سیل فون نکال کے بیٹھ گئی پھر کچھ سوچ کر گریس کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔،،

،،رنگ گھر میں ہی بجی۔۔۔،،

،،اوفو مام اپنا موبائل یہاں بھول گئی عینی نے آواز نوٹ کی جو کچن سے آرہی تھی۔۔ کچن میں ہے۔۔ وہ اٹھی اور کچن کاؤنٹر پر نظر دوڑائی وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔،،

،،عینی ٹھوڑا آگے آئی تو دیکھا۔۔۔گریس نیچے گری پڑی تھی۔مام۔ مام کیا ہوا ہے آپ کو عینی اپنے حواس کھو بیٹھی۔۔۔،،

،،مام مام اُٹھیں۔۔ گریس بے ہوش تھی۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے ایمبولنس بلوائی اور ایلا کو بھی کال کی گریس کو فوری طور پر ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔۔۔،،

،،گریس کو ایمرجنسی میں داخل کیا گیا تھا۔۔۔،،

،،وہ رو رہی تھی۔۔ آنٹی میری مام کو کچھ نہیں ہوگا وہ تو کل بھی ٹھیک تھیں۔۔ ڈاکٹر باہر آیا اور عینی کو اپنے روم میں بلایا۔۔۔،،

،،ڈاکٹر نے عینی کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔،،

،،دیکھیں مس عینی ہم نے مس گریس کو کئی بار وارن کیا کے اپنا علاج کروائیں لیکن انہوں نے ہماری نہیں سنی ان کی کینسر بڑھ گئی اب وہ لاسٹ اسٹیج پر ہے انہیں بلڈ کینسر ہے۔۔۔،،

عینی کے پیروں سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی

کیا؟ عینی کی آواز گھٹ گئی۔۔۔،،

،،جی انہیں پچھلے چار سالوں سے کینسر ہے لیکن اب ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے انہیں روم میں شفٹ کیا جارہا ہے آپ پھر ان سے مل سکتی ہیں۔۔۔،،

،،وہ اٹھی ٹھوڑا لڑکھڑائی۔۔۔،،

،،مس عینی آر یو اوکے۔۔۔،،

،،یس آئی ایم فائن۔۔۔،،

،،وہ اٹھی اور باہر نکل آئی ٹھوڑا ہی چل پائی پھر ویٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،مام نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔وہ خود سے بولی۔۔۔،،

دوسری جانب دانیال کا آج نیا مشن تھا۔۔ وہ اور عمر ساتھ ساتھ تھے۔۔ان لوگوں نے کچھ خوفیا گینگز کو پکڑنا تھا یہ پاکستان کے جنگل میں تھا دانیال پچھلے ہفتے پاکستان آیا تھا اور سیدھا سرحدی علاقوں میں آیا تھا کیوں کے اس کی دیوٹی یہاں تھی۔۔۔،،

،،وہ لوگ کے قریب تھے اور دانیال کی ٹیم والوں کی تعداد زیادہ تھی کیپٹن دانیال ایک ساتھی نے اس کو بلایا۔۔۔،،

،،یس کیپٹن سعد۔۔۔،،

،،آپ میرے پیچھے ہونگے اور کیپٹن عمر۔۔۔،،

،،باقی معاذ اور عباد باقی کو سنبھالیں گے۔۔۔،،

،،اوکے کیپٹن۔۔ وہ لوگ آگے ہوئے انہوں نے بنا چاپ کے وہ لوگ ان تک پہنچ گئے ہینڈز اپ۔۔۔،،

،،وہ ان لوگوں کے قریب پہنچ گئے جو بھی تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ان سب کو گاڑی میں ڈالا گیا۔۔۔،،

،،اور دانیال اور عمر وہاں کھڑے ان کے سامان دیکھ رہے تھے۔۔۔،،

،،دانیال کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا وہ پلٹا۔۔دانیال کی نظر سامنے پڑی ایک آدمی عمر کی طرف گن کیے کھڑا تھا اور ٹریگر پر جیسے ہی اس نے ہاتھ رکھا

وہ عمر کے آگے جا کھڑا ہوا اور گولی دانیال کو جا لگی عمر نے جلدی سے گن سید ھی کی اور سیدھا نشان لے کر اس نے اس آدمی کو گولی لگائی گولی اس کی کھوپڑی چیرتی نکل گئی۔۔۔،،

،،وہ دانیال حسن تھا قربانی دینے والا۔۔۔،،

،،کیپٹن دانیال عمر اس کو پکارنے لگا۔۔،،

،،دانیال اپنا درد ضبط کرتے ہوئے اٹھا۔۔۔،،

،،عمر نے ساتھیوں کو بلایا۔۔۔،،

،،دانیال کو ہاسپٹل منتقل کیا گیا گولی اس کے بازوں کو لگی تھی زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔۔۔،،

،،دانیال ٹھیک تھا انہوں نے اس کی فیملی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔،،

****

،، صبح بڑی خوبصورت تھی لیکن عینی کو کچھ اس سے غرض نہیں تھی وہ ساری رات جاگی تھی گریس کی حالت نازک تھی ایک ہی رات میں عینی کی آنکھیں اندر دھنس گئیں تھی اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑ گئے تھے رو رو کر آنکھیں سوج گئیں تھی آنکھوں کے نیچے آنسوں کے نشان تھے۔۔۔،،

،، عینی اس کے کانوں سے گریس کی آواز ٹکرائی جی مام وہ اٹھ کر گریس کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،، تم سے ایک بات کرنی ہے گریس کی آواز ہلکی ہلکی تھی۔۔۔،،

،، جی مام کریں۔۔ عینی گریس کی طرف جھکی۔۔۔،،

،، عینی میں نے تمہاری ایک ہیرے کی طرح حفاظت کی ہے ایک آئینے کی طرح میں نہیں چاہتی کے میرے بعد تم ٹوٹ کر بکھر جاؤ۔۔۔،،

،،میں چاہتی ہوں تم پاکستان چلی جاؤ وہاں تمہارے اپنے ہیں۔۔وہاں تمہیں عزت ملے گی۔۔۔،،

وہاں تمہارے باپ کا گھر ہے تم وہاں عزت سے رہوگی۔۔عینی وعدہ کرو مجھ سے تم جاؤ گی پاکستان۔۔۔،،

،،مام کیا ضروری ہے میرا پاکستان جانا۔۔عینی نے مسکرا کر انہیں ٹالنا چاہا۔۔،،

،،ہاں بہت ضروری وعدہ کرو عینی۔۔۔گریس نے اپنا کمزور سا ہاتھ گریس کے ہاتھ پہ رکھا۔۔۔،،

،،مام۔۔عینی نے التجائی انداز میں دیکھا۔۔گریس کو۔۔۔،،

،،عینی وعدہ کرو اور گریس کو کھانسی لگی کھانستے کھانستے اس کو منہ سے خون آیا۔۔۔،،

،،عینی و۔۔ع۔۔د۔۔ہ۔۔ کرو اس کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے۔۔۔،،

،،وعدہ کرتی ہوں مام میں پاکستان جاوں گی۔۔ عینی نے بنا سوچے سمجھے وعدہ کر لیا۔۔۔،،

،،گریس کے منہ سے کچھ الفاظ نکلے لیکن عینی نہیں جان پائی وہ کیا تھے۔۔۔ گریس اُکھڑی اُکھڑی سانسیں لینے لگی اور جو اس کا ہاتھ عینی کے ہاتھ میں تھا اس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔۔،،

،،وہ چلی گئی تھی اس دنیا سے۔۔۔ عینی بھاگ کر ڈاکٹرس کے پاس گئی۔۔۔،،

،،ڈاکٹرس گریس کا معائنہ کر رہے تھے۔۔ عینی کی نظریں ایمرجنسی روم کے دروازے پر ٹکی ہوئیں تھیں۔۔۔،،

ڈاکٹرس روم سے نکل آئے مس عینی۔۔ڈاکٹر عینی سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

یس ڈاکٹر۔۔۔عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آئی ایم سوری شی از نو مور۔۔۔ڈاکٹر نے اس سے کہا۔۔۔

الفاظ تھے یاں بم عینی وہاں ہی بیٹھی رہی۔۔یہ سوری لفظ کتنا چبھا تھا اس وقت کوئی عینی سے پوچھا کسی کھنجر کی طرح سیدھا دل پر لگا
تھا۔۔نہیں۔۔نہیں ایسا نہیں ہوسکتا مام مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتیں۔۔

وہ چلانے لگی ایسا نہیں ہوسکتا مام مجھے نہیں چھوڑ کر جاسکتی۔۔۔،،

،،وزی اور عزیقہ آئیں وہ دونوں اس کے گلے لگ گئیں سوزی دیکھو یہ لوگ مام کے بارے میں کہہ۔۔

رہے ہیں کے مام مر گئیں نہیں مری میری ماں جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔،،

،،عینی سنبھالو خود کو۔۔عزیقہ نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ایما بھی چلی گئی مام بھی دونوں مجھے چھوڑ کر چلیں گئیں انہیں پتا ہے میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی پھر بھی چلیں گئیں۔۔۔،،

،،مام۔۔عینی بے بسی سے چلائی۔۔۔،،

،،دانیال کو ہوش آگیا تھا وہ آرمی ہاسپٹل میں تھا۔۔۔۔

بیڈ سے ٹیگ لگائے بیٹھا تھا عمر اس کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔،،

،،کیوں مجھے بچا کر اپنے آپ کی جان خطرے میں ڈالی تم نے۔۔عمر نے تیوری چڑھا کر اس کو دیکھا۔۔۔،،

،،کچھ نہیں کیا مینے یہ گولی میری قسمت میں تھی مجھے لگی۔۔دانیال مسکرا دیا۔۔۔،،

،،میں نے آنٹی کو نہیں بتایا تمہارے بارے میں۔۔۔ عمر نے اس کو کہا۔۔۔،،

اچھا کیا یار نہیں بتایا میں ٹھیک ہوں وہ خوامخواہ پریشان ہوتیں۔۔۔،،

،،تم نے آنٹی کو یہ بتایا ہے کے تم پاکستان میں ہو اب۔۔۔،،

،،نہیں۔۔۔دانیال سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔۔،،

،،اچھا کیوں۔۔۔،،

،،ایسے ہی۔۔۔دانیال نے آنکھیں موند لیں۔۔۔،،

،،ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔۔۔عمر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔،،

****

سات مہینوں کے بعد۔۔

،،آج خدیجہ کی مایوں کی رسم تھی۔۔۔،،

،،ماہم نے وائیٹ کلر کی پلین وائیٹ کلر کے شلوار قمیض پہن رکھی تھی اس پر اورنج کلر کا دوپٹہ تھا جس پر سلور کرن اور گوٹے کا کام کیا ہوا تھا۔۔۔،،

،،زویا اس کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی۔۔۔،،

ماہم دلہن کی پھولوں کی چادر ہم گھر بھول آئے ہیں اب آدھے گھنٹے بعد ہمیں خدیجہ کو لیکر آنا ہے۔۔۔زویا نے پریشانی سے کہا۔۔۔،،

،،اوہ اب کیا کریں۔۔۔ماہم نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔،،

،،گھر میں کون ہے ہم کسی کو کہہ کر منگوا لیتے ہیں۔۔۔،،

،،گھر میں صرف شکیلہ ہے اور اس کو امی نے وہاں ٹھہرایا ہے۔۔۔،،

،،ایک منٹ میں زید کو کہتی ہوں ہمیں لے جائے وہاں۔۔ماہم نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔،،

،،اچھا ٹھیک ہے پر خدیجہ کے ساتھ کون ہوگا۔۔۔،،

،،اس کے ساتھ آپی یاں بھابھی کو بٹھاؤ۔۔۔،،

،،ٹھیک چار پانچ منٹ وہ زید کے ساتھ گاڑی میں تھیں۔۔۔،،

،،یہ کس ماسٹر مائنڈ کا کام ہے چادر گھر کون بھول آیا گھر پر۔۔۔زید نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اب کیا ایف آئی آر درج کروانی ہے چلو دیر ہو رہی ہے امی کالز کر رہی ہیں۔۔۔ماہم نے تنگ آکر کہا۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو سارا گھر بکھرا پڑا تھا

یو نو شادی والا گھر۔۔ ماہم اوپر گئی چادر اٹھانے اور زویا کچن کی طرف گئی پانی پینے وہاں کام والی بیٹھی تھی اس کو باقی دو گلاس باہر لیکر جانے کا کہہ کر وہ خود پانی پینے لگی زید لاؤنج میں تھا۔۔۔ماہم جلدی کرو۔۔۔زید نے اُدھر سے ہی آواز لگائی۔۔۔

آگئی اب چلو زویا کہاں گئی۔۔۔ماہم ہاتھ میں چادر لیے کھڑی تھی۔۔۔،،

،،پتہ نہیں میں اوپر سے ابو کا چشمہ لیکر آؤں۔۔ایک تو یہ ابو ہر دفعہ اپنا چشمہ بھول جاتے ہیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اچھا ٹھیک ہے ہم انتظار کرہے ہیں۔۔۔

،،ماہم اس کو کہہ کر کچن کی طرف آئی زویا کرسی پر بیٹھی کولڈ رنک پی رہی۔۔۔،،

،،چلو زویا دیر ہورہی ہے یار۔۔۔،،

،،اچھا چلیں۔۔ وہ دونوں باہر آئیں تو چوکیدار کھڑا تھا۔۔۔،،

،،باجی جی باہر کوئی آیا ہے پتہ نہیں کیا بول رہا اے ام نہیں سمج رہا۔۔۔چوکیدار اپنے پٹھان لہجے میں بولا۔۔،،

،،اچھا میں دیکھتی ہوں ماہم دروازے کی طرف آئی وہاں کوئی لڑکی کھڑی تھی جس کے ہاتھ میں دو بیگ تھے جیسے وہ رہنے آئی ہو۔۔۔ سنہرے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔سنہری آنکھیں اسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں بھی چمک رہیں تھیں۔۔سیدھی آنکھ کے نیچے تل تھا بیلو پینٹ پر بلیک شرٹ اور اس کے اوپر لیدر کی جیکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ کھڑی تھی۔۔۔،،

،،ہیلو کیا میں حیدر ملک سے مل سکتی ہوں۔۔۔وہ لڑکی انگلش میں بولی۔۔۔،،

،،وہ تو یہاں نہیں لیکن آپ مجھے بتا سکتی ہیں کیا بات کرنی ہے آپ کو میں ان کی بیٹی ہوں۔۔۔ماہم نے مسکرا مقابل کو کہا۔۔۔،،

،،اچھا آپ انہیں یہ بتائیں کے قراۃ العین آئی ہے۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اچھا آپ اندر آئیں میں ابو کو کال کرتی ہوں۔۔۔ماہم نے اس کو اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔،،

،،زویا اس سب میں منہ کھلے کھڑی تھی اس نے آج تک اپنے کسی گھر میں جینز پہنے لڑکی نہیں دیکھی تھی۔۔۔،،

،،زید جو اجلت میں صدر دروازہ کھولے باہر آیا اس نئے چہرے کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔،،

،،کون ہیں یہ۔۔زید نے ماہم سے پوچھا۔۔۔،،

،،ابو کی مہمان ہیں تم ایسا کرو زویا کو لیکر جاؤ میں یہیں ہوں جب تک ابو آئیں۔۔۔،،

،،ماہم آپ جائیں خدیجہ آپ کا انتظار کررہی ہوگی میں یہاں ہوں ویسے بھی مجھے وہاں مزہ نہیں آرہا تھا۔۔۔،،

،،اچھا میں ابو سے تو بات کر لوں۔۔۔،،

،،جلدی کرو یار وہاں زین بھائی مجھے کالز پر کالز کر رہے ہیں۔۔۔،،

،،زید جا کر لان کی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔ماہم ایک لب دانتوں میں دبائے حیدر ملک کو کال کر رہی تھی۔۔۔،،

،،میں نے آپ لوگوں کو پریشان تو نہیں کیا شاید آپ لوگ کہیں جا رہے تھے۔۔۔اس نے شرمندہ ہو کر پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں نہیں گھر کی ہی شادی ہے بس ہم حال سے کچھ سامان لینے آئے تھے یہاں۔۔۔زویا نے مسکرا کر اس کو بتایا۔۔۔،،

،،ماہم کی کال اٹینڈ ہو گئی تھی۔۔۔،،

،،السلام علیکم ابو آپ مصروف تو نہیں ہیں۔۔۔،،

،،ہیں میری بیٹی سے زیادہ کوئی مصروفیت اہم نہیں۔۔

انہوں نے مسکرا کر کہا تو ماہم بھی مسکرا دی۔۔۔۔،،

،،ابو کوئی قراۃالعین آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔

قراۃالعین انہوں نے ماہم کے الفاظ دہرائے۔۔۔،،

،،ہاں وہی۔۔ماہم نے جیسے تصدیق کی۔۔۔،،

،،اس کو بیٹھاؤ میں ابھی نکل رہا ہوں یہاں سے۔۔انہوں نے جلدی سے کہا۔۔۔،،

،،ابو صبح کو آئیے گا ابھی نہیں رات کو سفر ٹھیک نہیں اور کوئی فلائٹ بھی اس وقت نہیں مل سکتی اسلام آباد سے کراچی تک ماہم نے پریشانی سے کہا۔۔۔،،

،،نہیں بیٹا ورنہ دیر ہوجائیگی۔۔۔،،

،،اچھا ابو جیسی آپ کی مرضی۔۔۔ماہم نے مسکرا کر ان کو کہا۔۔۔،،

زویا تم انہیں گیسٹ روم میں لے جاؤ کھانا وغیرہ بھی دیکھنا۔۔۔ماہم نے زید کی طرف دیکھا جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔،،

،،ماہم زید کے ساتھ چلی گئی اور زویا قراۃ لعین کو لیکر گیسٹ روم میں آگئی کھانا وہ ملازمہ کو کہہ کر آئی تھی۔۔۔،،

،،آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔زویا نے قراۃ لعین سے پوچھا۔۔۔

،،نہیں تھینک یو۔۔۔۔اس نے مسکرا کر جواب دیا جو کے اس کی پرانی عادت تھی۔۔۔۔،،

،،ملازمہ کھانا لیکر آئی تو اس نے پیش کیا جس سے بس اس نے ایک دو نوالے لیکر واپس کردیا۔۔۔،،

،،میں تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔،،

،،ہاں کیوں نہیں آپ لیٹ جائیں میں باہر ہی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو آواز دینا مجھے۔۔۔۔،،

،،اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔،،

،،زویا باہر لاونج میں چائے لیکر بیٹھ گئی ساتھ موبائل فون ہاتھ میں تھا باقی کزنز کے سٹریک دیکھ رہی تھی ویسے بھی اس کو زیادہ لوگوں سے الجھن ہوتی تھی وہ سٹریک سے ہی مایوں کا فنکشن انجوائے کر رہی تھی۔۔۔،،

،،ماہم شادی حال میں پہنچی تو زرنور بیگم اس کے اس کے انتظار میں برائڈل روم میں بیٹھیں تھیں جہاں خدیجہ بیٹھی تھی۔۔۔،،

،،اتنی دیر کیوں کی کہاں رہ گئی تھی اور زویا کو کہاں چھوڑ کر آئی تم۔۔۔انہوں نے پریشانی سے کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،امی سانس لینے دیں سب بتاتی ہوں۔۔۔،،

،،ہاں بتاؤ۔۔زرنور بیگم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔،،

،،ابو کی مہمان آئی تھی گھر وہ بھی خوبصورت والی۔۔۔ماہم نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔۔۔،،

،، مہمان اور وہ بھی خوبصورت۔۔زرنور بیگم نے اس کے الفاظ دھرائے۔۔۔،،

،،ہاں نہ اور مزے کی بات بتاؤں اور بابا کو جب مینے اُس کا نام بتایا تو وہ کہنے لگے اس کو یہیں ہی بٹھاؤ میں آرہا ہوں مینے کہا دیر ہوگئی ہے کل آئیے گا۔۔کہنے لگے دیر ہوجائیگی ورنہ۔۔۔،،

،، کبھی میرے لیے تویوں نہیں آئے۔۔۔زرنور نے فکرمندی سے کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،دیکھیں تو سہی کیا بات ہے۔۔۔ ماہم نے لب دبائے مسکراہٹ روکی۔۔۔،،

،،خدیجہ جو پچھلے کچھ منٹوں سے ان کی باتیں سن رہی تھی پھر بولی۔۔۔ مہمان کی عمر کیا ہے۔۔۔،،

،،یہی کوئی مجھ سے دو تین سال بڑی ہیں۔۔۔،،

،،دیکھا تائی جان مجھے پتہ تھا یہ آپ کو پریشان کر رہی ہے تایا جان کی کسی دوست کی بیٹی ہوگی شادی اٹینڈ کرنے آئی ہوگی۔۔۔خدیجہ نے مسکرا کر ان کو تسلی دی تو زرنور بیگم نے ماہم کے سر پر چپیٹ لگائی۔۔۔،،

،،میں جا رہی ہوں زوبیہ اور زارا کو بھیج رہی ہوں تم لوگ خدیجہ کو لیکر آؤ۔۔۔،،

،،امی صبیحہ کو بھی بھیجیں زویا تو وہیں ٹھر گئی اور کوئی ہے تو انہیں بھی بھیجیں میں تو اس کے ساتھ چادر کے نیچے چلوں گی۔۔۔،،

،،شرم کرو لڑکی۔۔۔زرنور بیگم اس کو گھورتی ہوئی باہر نکل گئیں۔۔۔،،

،،دانیال اپنے کیمپ میں کھڑا بار بار گھر کا نمبر ڈائل کرہا تھا کوئی کال اٹینڈ نہیں کررہا تھا جب وہ مایوس ہوکر فون رکھنے والا تھا تو کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔۔،،

،،ہیلو کون بات کررہا ہے۔۔۔کوئی لڑکی بات کررہی تھی۔۔۔،،

سب لوگ کہاں ہیں میری کال اٹینڈ کیوں نہیں کرہے ہیں اس نے پریشانی سے کہا۔۔۔،،

،،سب لوگ مایوں کے فنکشن میں حال میں ہیں اور آپ کون بات کررہے ہیں۔۔۔زویا کو جب خیال آیا تو پوچھنا چاہا۔۔۔وہاں سے بغیر کوئی جواب دیے کال کٹ کر دی گئی۔۔۔،،

،،زویا اپنی بے وقوفی پر خوب پچھتائی ساری

انفاریشن دے کر پھر پوچھا کون بات کررہے ہیں۔۔۔،،

،،وہ سر جھٹک کر گیسٹ روم تک آئی ہاتھ بڑھا کر دیکھنا چاہا کے سو گئی ہے یاں جاگ رہی ہے پھر واپس پلٹ آئی اپنا فون لیکر لاونج میں بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،ماہم زوبیہ زارا اور صبیحہ خدیجہ کو اسٹیج تک لائیں خدیجہ نے اورنج اور پنک کنٹراس کا لہنگا چولی پہن رکھا تھا جس کا دوپٹہ پنک کلر کا تھا ڈوپٹہ سر پر رکھا ہوا تھا اور ایک گرین کلر کا چادر نما دوپٹہ بازوں پر ڈال رکھا تھا وہ شہزادیوں کی چال چلتی اسٹیج تک آئی جہاں اس کی ساس اور عفان اس کے استقبال کے لئے کھڑے تھے ماہم جلدی سے چادر کا کونا کسی کزن کو تھما کر خدیجہ کے آگے کھڑی ہو گئی۔۔۔،،

،،یہ کیا سب نے حیرت سے اس کو دیکھا۔۔۔،،

،،آج میں کچھ شرائط رکھ رہی ہوں عفان بھائی کے ساتھ۔۔۔،،

،،کونسی۔۔۔ عفان نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،پہلی یہ کے میں جس وقت جہاں بھی کہیں خدیجہ کو لیکر جا سکتی

ہوں۔۔۔،،

،،منظور ہے۔۔۔عفان نے مسکرا کر شرط مان لی۔۔۔۔،،

،،سوچ لیں کل کو پچھتائیں نہ۔۔۔ماہم کا انداز وارن کردہ تھا۔۔۔،،

،،سوچ لیا۔۔۔عفان پھر سے مسکرایا۔۔۔،،

،،دوسری ہر ہفتہ وہ ایک دن ہمارے ہاں ٹھرے گی۔۔۔،،

،،منظور ہے۔۔۔عفان اس کی معصوم شرطوں پر ہنس دیا۔۔۔،،

،،ماہم بیٹا اب آگے سے ہٹو۔۔زرنور بیگم نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔۔،،

،،ماہم آگے سے فوراً کھسک گئی۔۔کیونکہ ماں کی گھوری بہت خطرناک ہوتی ہے۔۔۔،،

،،خدیجہ اب اسٹیج پر بیٹھی تھی اس کی نظر منتظر تھی کسی کی لیکن وہ یہ انظار کرتی گھر پہنچی ماہم زید وہ اب لان میں بیٹھے کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔،،

،، گیسٹ روم کے گلاس وال کے پردے ہٹے ہوئے تھے لائیٹس آف تھیں وہ ان کے چہروں پر خوشی دیکھ سکتی تھی۔۔۔،،

،،ماہم کے فون پر کال آنے لگی تو وہ وہاں متوجہ ہوئی۔۔۔دانی بھائی کی کال ہے۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اٹینڈ کرو۔۔زید نے کہا۔۔ جبکہ خدیجہ منہ پھلائے کھڑی تھی۔۔۔،،

،،ہیلو کیسے ہیں بھائی جان آج ہماری یاد کیسے آگئی۔۔۔

ٹھیک ہوں تم بتاؤ خدیجہ کہاں ہے میری کال اٹینڈ نہیں کرہی ناراض ہے مجھ سے۔۔۔فون کا اسپیکر آن تھا خدیجہ سن رہی تھی۔۔۔،،

،،یہاں کھڑی ہے آپ کی بات کرواؤں۔۔۔ماہم نے خدیجہ کو دانت دکھائے۔۔۔،،

،،ہاں دو اسے۔۔،،

،،ہیلو۔۔۔خدیجہ نے فون تھامتے ہوئے کہا۔۔۔،،

کیسی ہے میری بہن۔۔۔،،

،،ناراض۔۔۔صاف صاف کہا۔۔۔،،

کیوں؟دانیال نے مسکرا کر کہا۔۔۔

،،آج مینے آپ کا اتنا انتظار کیا لیکن آپ نہیں آئے۔۔۔،،

،،مجھے چھٹی نہیں مل سکی میں آرہا تھا۔۔۔،،

،،آپ ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔۔۔خدیجہ نے منہ پھلائے کہا۔۔۔،،

،،اوکے اگلے کچھ دنوں میں تمہارے ساتھ ہونگا اب خوش میری بہن۔۔۔،،

،،پکا۔۔خدیجہ نے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔،،

،،نہیں کچا۔۔دانیال نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،خدیجہ کہکہلا کر ہنس دی۔۔ گیسٹ روم میں بیٹھے اس نے انہیں دیکھا اب تک حسین ولا میں سب کے چہروں پر خوشی مسکراہٹ سکون سب کچھ تھا کچھ ہی دیر بعد گیٹ کھلا تو وہاں اندر بلیک رینج روور آکر رکی ماہم مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئی گلے لگا کر وہ اسے ساتھ لیے خدیجہ تک آئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا دی۔۔۔،،

،،عینی ان سب کو دیکھتی اٹھی گلاس وال کے پردے پھیلا دیے پھر آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔،،

،،حیدر ملک نے ماہم سے قراۃالعین کا پوچھا انہوں نے تو اس نے بتا دیا کہ وہ سو رہی ہے وہ بھی پھر آرام کرنے چلے گئے۔۔۔،،

گھڑی رات کے تین بجا رہی تھی کمرے میں نیم اندھیرا تھا باہر سے ہلکی روشنی آرہی تھی۔۔۔،،

،،روڈ پر خون میں لت پت پڑی ایما سفید گلاب جو کہ خون میں سرخ ہوئے پڑے تھے ہاسپٹل کا سرد سفید فرش اور ڈاکٹرز۔۔۔،،

عینی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی ماتھے پر ہاتھ رکھا ہلکا پسینہ آیا ہوا تھا گلا خشک ہو چکا تھا آنکھوں میں تیرتی نمی اب آنسوں کی صورت بہنے لگے تھے۔۔سائیڈ ٹیبل

پر دھرا پانی کے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور گٹاگٹ پی گئی پھر نیم دراز ہوگئی۔۔۔،،

،،اگلی صبح کو زرنور بیگم اس کا ناشتہ لیکر اس کے کمرے میں آئی تو وہ باتھ روم میں تھی۔۔۔،،

،،جب وہ وہاں سے نکلی تو انہیں صوفے پر بیٹھا دیکھا تم اٹھ گئی میں تمہارا ناشتہ لیکر آئی ہوں حیدر تمہارا پوچھ رہے تھے میں آئی تھی اٹھانے ناشتے کی ٹیبل پہ ناشتہ ساتھ کریں لیکن تم سو رہی تھی۔۔۔وہ بات کے اختتام میں مسکرائیں جیسے گریس مسکراتی تھی۔۔۔،،

،،جی رات کو نیند نہیں آرہی تھی ٹائمنگ چینج کی وجہ سے۔۔۔وہ اپنے خالص برٹش لہجے میں بولی۔۔۔،،

،،اچھا ناشتہ کرو پھر میں کچھ کپڑے بھیجتی ہوں ان میں سے ایک پہن کر باہر آنا۔۔۔،،

،،لیکن میرے پاس کپڑے ہیں میں وہ پہن لوں گی۔۔عینی نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔،،

،،کس نے کہا کے تمہارے پاس کپڑے نہیں لیکن میں چاہتی ہوں آج تم میرے دیے کپڑے پہنو۔۔انہیں اس کی معصومیت پر ہنسی آئی۔۔۔،،

،،اس نے اسبات میں سر ہلایا۔۔۔،،

،،زرنور بیگم چلیں گیئں تو وہ گیسٹ روم کے گلاس وال میں آکر کھڑی ہوگئی۔ لان میں بہت سارے پلانٹس لگے ہوئے تھے ساتھ ایک جھولا بھی تھا ایک سائیڈ پر لان چیئرز پڑیں تھیں جن پر کچھ خواتین بیٹھیں تھیں اور ان کے ساتھ ایک نفیس سی خاتون جنہوں نے ایک شال اوڑھی ہوئی تھی وہ

اس گھر کی لگتیں تھیں چہرے پر سکون تھا ہاتھ میں چائے کا کپ لیے وہ کسی کی بات پر مسکرا رہیں تھیں وہ سب چھوڑ چھاڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی فون اٹھایا لیکن وائے فائے کا اس کے پاس پاسورڈ نہیں تھا اور وہ کسی سے مانگ بھی نہیں سکتی تھی ائیرپورٹ پر پہنچ کر اس نے سوزی اور عزیقہ کو اپنے پوچھنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔،،

،،موبائل رکھ کر وہ ناشتے کا جائزہ لینے لگی بریڈ کے ساتھ پراٹھے بھی تھے ہاف فرائی انڈا اس کے ساتھ آملیٹ بھی تھا اور ساتھ میں کوئی سالن وغیرہ بھی تھا اس نے انڈا اور بریڈ سلائس لیا بس اور ناشتے کی ٹرے پرے کھسکا دی وہ ناشتہ کر کے فری ہوئی تو اس کے روم کا دروازہ کھلا۔۔۔،،

،،میں اندر آسکتی ہوں۔۔ دروازے پر وہی رات والی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔،،

،،تم آلریڈی اندر آچکی ہو۔۔۔

ہاں وہ تو آچکی ہوں اور دیکھو میں تمہارے لیے کیا لیکر آئی ہوں۔۔۔ماہم نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،اس نے کپڑے عینی کی طرف بڑھائے۔۔۔،،

،،کیا میں اپنے کپڑے نہیں پہن سکتی۔۔۔،،

،،پہن سکتی ہو کیوں نہیں لیکن آج یہ پہنوں۔۔۔،،

لیکن کیوں؟۔۔عینی الجھن کا شکار تھی۔۔۔،،

،،کیونکہ میں کہہ رہی ہوں۔۔ماہم نے بال جھٹک کر کہا۔۔۔،،

،،اور میں تمہاری بات کیوں مانوں۔۔عینی نے کاؤچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،کیونکہ میں خوبصورت ہوں اور خوبصورت لوگوں کی بات ٹالا نہیں کرتے۔۔۔،،

،،ماہم کی بات پر نا چاہتے ہوئے بھی عینی مسکرا دی۔۔۔

ارے واہ تم تو مسکراتی بھی ہو۔۔ماہم نے کی آنکھیں چمک رہیں تھیں۔۔۔،،

،،اچھا کپڑے بدلو تو میں تمہیں سب سے ملواتی ہوں۔۔۔،،

اوکے۔۔عینی کپڑے لیکر واشروم میں چلی گئی جب کپڑے تبدیل کر کے آئی تو ماہم بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔،،

،،میں ان کمفرٹیبل فیل کر رہی ہوں کیا میں اپنے کپڑے پہنوں۔۔۔،،

،،اوہ مائی گاڈ قرآۃ العین یور لُک سو بیوٹیفل۔۔اب آؤ اور ہلکا پھلکا سا تیار بھی ہو گھر میں مہمان بھی ہیں میں بھی تیار ہوں۔۔۔،،

،،نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔عینی نے اپنا جائزہ لیا۔۔۔،،

،،اوہ تم اتنی ضدی کیوں ہو۔۔بس سر پکڑنے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔،،

،،نہیں تو میں اتنی ضدی تو نہیں۔۔۔،،

،،ویسے یہ تل بہت اچھا لگ رہا ہے تم پر۔۔۔،،

،،تھینک یو۔۔۔وہ اس لڑکی میں ایما کی جھلک دیکھ رہی تھی اس کی باتیں اس کے ڈائیلاگز۔۔۔،،

،،اور تمہیں پتہ ہے میں تمہارے برٹش لہجے کی تو فین ہو گئی ہوں۔۔۔،،

،،وہ بس مسکرائی عینی نے لائٹ سا میک اپ کیا اور بالوں کی چوٹی بنا کر وہ پلٹی۔۔چلیں۔۔۔،،

،،ایک منٹ رکو وہ بیڈ سے ڈوپٹہ لیکر اس کے پاس آئی یہ پہن لو۔۔ماہم نے دوپٹہ اس کے آگے کیا۔۔۔،،

،،یہ کیا ہے؟۔۔عینی گھن چکر ہوچکی تھی۔۔۔،،

،،دوپٹہ جیسے مینے پہنا ہے۔۔۔،،

،،اوہ اوکے۔۔عینی نے دوپٹہ لیکر اپنے گرد لپیٹ لیا۔۔چلیں اب۔۔۔،،

،، گڈ گرل چلو۔۔ماہم نے اوکے کا تھمز اپ دیا۔۔۔،،

،،ماہم عینی کو لیے لاونج میں آگئی وہاں بہت سے لوگ تھے کل والا لڑکا اور وہ چھوٹی سی لڑکی۔۔اور بہت سے نئے چہرے۔۔۔ان میں سے ایک جانا پہچانا چہرہ بھی تھا۔۔۔،،

،،حیدر ملک عینی کو دیکھ کر اٹھے اور اس کے قریب پہنچ کر سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔،،

،،عینی نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔،،

،،یہ ہے میری بڑی بیٹی قراۃ لعین آپ لوگ جانتے ہیں نا یہ میری بیٹی ہے۔۔۔،،

،،سب نے حیرت سے دیکھا عینی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن جب ماہم اس کے گلے لگی تو کچھ سمجھی۔۔۔،،

،،اوہ مائی گاڈ تم میری بہن ہو وہ اس کے گلے لگ کر کہنے لگی وہ حیران تھی۔۔۔اس نے سوچا کے وہ یہ سب خود حیدر ملک کے خاندان کے سامنے انکشاف کرے گی اور حیدر ملک کے چہرے کے رنگ دیکھے گی۔۔۔،،

،،سب لوگ اب اس سے مل رہے تھے حماد ملک نے اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا صبا بیگم نے اس کے سر سے پیسے وار کر شازیہ کو دیے کے کسی کو

دینا زرنور بیگم نے بھی آگے بڑھ کر ایسے ہی وارے وہ یہ سمجھ نہیں پارہی تھی کے یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔،،

،،تمہارا صدقہ دیا جارہا ہے۔۔۔ماہم نے اس کی پریشانی جان کر کہا۔۔۔،،

،،مگر کیوں۔۔عینی اس وقت اضطراب میں مبتلا تھی۔۔۔،،

،،حیدر ملک نے اس کا تو تعارف کروایا پھر ان سب لوگوں کا بھی کروایا صرف وہاں زین نہیں تھا۔۔۔،،

،،کچھ ہی دیر بعد دوپہر کا کھانا لگ گیا اسے بھوک نہیں تھی لیکن سب کے اصرار پر چلی آئی۔۔۔،،

،،عینی نے جو کچھ سوچا تھا اس کے برعکس سب الٹا ہورہا تھا ماہم تو پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔کھانے کے بعد ماہم نے اس کو سارا گھر دکھایا یہ ایک خوبصورت گھر تھا تین منزلہ اور اس کے اوپر ٹیرس تھی جس سے باہر کا

منظر نظر آتا تھا وہ دونوں خدیجہ کے روم میں آئیں عینی اس کے ساتھ آئی اس سے ملو یہ میری بہترین دوست اور کزن ہے جس کی شادی ہے۔۔۔،،

،،اوہ اچھا۔۔۔عینی نے آگے ہاتھ بڑھایا جو خدیجہ نے تھام لیا پھر وہ دونوں باہر آئیں تو ان کو زارا آپی ملیں۔۔۔،،

،،ان سے ملو یہ خدیجہ کی بڑی بہن اور میری کیوٹ کزن ہیں ان سے زیادہ معصوم انسان پورے حسین ولا میں نہیں ملے گا۔۔۔،،

،،زارا مسکرا دی زارا سے اس کی بات چیت ہوئی کچھ دیر تک لان میں ٹھلتے رہیں۔۔پھر رات کے کھانے کا وقت ہوا تو وہ تینوں ڈائنگ حال میں آئیں۔۔سب لوگ وہاں پہلے سے موجود تھے۔۔ویسے تو ہر کوئی اپنے اپنے پورشن میں کھانا بناتے اور کھاتے تھے لیکن آج حیدر ملک نے سب کی دعوت کی تھی۔۔عینی ماہم کے ساتھ بیٹھ گئی وہ لوگ اردو میں بات چیت

کرہے تھے ماہم اس سے انگلش میں باتیں کررہی تھی جس کا جواب وہ دے رہی تھی کھانے میں اس نے صرف بریانی لی اور کچھ اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔،،

،،رات کا کھانا کھایا پھر وہ گیسٹ روم میں واپس آگئی کپڑے تبدیل کر کے نائیٹ سوٹ پہن لیا ہلکا ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر اور اس پر پر ڈھیلی ٹی شرٹ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے فون اٹھایا جس پر ایما عزیقہ اور کچھ دوستوں کے میسجز تھے ان کا ریپلائی کر کے اس نے فون واپس رکھ دیا اس کو نیند نہیں آرہی تھی وہ اٹھ کر ٹھلنے لگی پھر کچھ سوچ کر اپنی جیکٹ اٹھائی اور چھت کی سیڑھیاں چڑھتی دوسری منزل تک آئی پھر تیسری منزل کی سیڑھیاں چڑھتی وہاں پہنچی وہاں سے باتوں کی آوازیں آرہیں تھیں شاید سب لاونج میں تھے وہ سر جھٹک کر ٹیرس پر آگئی سارا ٹیرس کھالی تھا لائیٹس ساری ٹیرس کی جل رہیں تھیں ایک طرف تخت پڑا تھا دوسری طرف ایک جھولا دیوار چھوٹی سی تھی وہ

دیوار کے قریب آگئی نیچے نظر پڑی تو وہاں سے گھر کی دیوار اور لان نظر آرہی تھی وہ کچھ سوچ کر دیوار پر چڑھ کر کھڑی ہوگئی۔۔۔ون۔۔ٹو۔۔تھری۔۔

کیا کرہی ہو پاگل لڑکی۔۔۔پیچھے سے زارا نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔،،

،،مجھے مرنے دیں پلیز۔۔۔عینی کی آواز گھٹی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،مرنا اتنا آسان نہیں نیچے آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔،،

،،عینی زارا کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتری تو زارا اسے لیے تخت پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،تمہیں پتہ کچھ سال پہلے میں بھی یہی بے وقوفی کرنے جارہی تھی لیکن مجھے میرے اللہ نے بچا لیا وہ ہی ہے جو ہمیں موت اور زندگی دے سکتا ہے۔۔زارا کی آواز میں بے حد نرمی تھی ایسے کے اس کی آواز دل میں اُترتی محسوس ہوتی۔۔۔،،

،،آپ کیوں کر رہیں تھیں خودکشی۔۔۔عینی نے تھوڑی دیر بعد اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،ناشکری ہوگئی تھی اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلا رہی تھی اس کا احساس تب ہوا جب میرے شوہر کا انتقال ہوگیا میں اس سے لڑ کر یہاں آئی تھی سلیپنگ پلز کھا کر خودکشی کرنے کی کوشش کی مینے وہ مجھے دیکھنے ہی ہاسپٹل آرہا تھا اللہ تعالٰی کے قریب ہی میں تب ہوئی۔۔۔زارا بات کے آخر میں بے حد اداس ہوئی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اچھا چلو نیچے چلیں ٹھنڈ بہت ہوگئی ہے اور تم میرے روم میں میرے ساتھ سوؤگی میں تمہیں ایسے نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔،،

،،نہیں آپ پریشان نا ہو میں ٹھیک ہوں۔۔عینی نے جواب دیا۔۔۔،،

،،نہیں مینے کہا نا اب آج سے تم میرے کمرے میں رہو گی۔۔۔زارا نے نرمی سے مسکرا کر اس کو کہا۔۔۔،،

،،تو عینی بھی اس کو منا نہیں کر پائی۔۔۔،،

،،زارا اس کو لیے اپنے روم میں آئی صبا بیگم کے روم کے برابر میں زارا کا روم تھا اور اس کے سامنے ایک اور روم تھا۔۔وہ بند تھا شاید۔۔۔،،

،،زارا کا روم اچھا سیٹ کیا ہوا تھا ہر چیز نفاست سے سیٹ کی ہوئی تھی۔۔زارا اس کا تکیہ درست کر کے اس کو سونے کا کہہ کر خود صبا بیگم کے روم میں گئی۔۔۔،،

****

،،آج خدیجہ کا مہندی کا فنکشن تھا ہر طرف حال میں ہل چل مچی ہوئی تھی یلو تھیم میں حال کو سیٹ کیا ہوا تھا خدیجہ کو برائیڈل روم میں بیٹھایا گیا تھا

عفان والے ابھی تک نہیں آئے تھے آج نکاح بھی تھا خدیجہ کا۔۔ماہم گرین کلر کے لہنگا چولی میں تھی زارا آپی نے پنک شلوار قمیض پہنے تھے زوبیہ چھوٹے حشام کو لیے انتظامات کا جائزہ لے رہی تھی عینی نے ریڈ اور اورنج کنٹراس۔۔ کا لہنگا چولی پہنا تھا اور ایک سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گئی وہ مشکل سے یہ ڈریس کیری کیے ہوئے تھی میک بھی اس نے خود کیا تھا ہلکا پھلکا زید باقی کزنز کے ساتھ ادھر اُدھر گھوم پھر رہا تھا سب نے بلیک کلر کے شلوار قمیض پہنے تھے اور اس پر یلو مفلر گلے میں ڈالے ہوئے تھے زید نے اتار کر کہیں رکھ دیا تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ماہم عینی کے پاس آئی تو عینی بیزار سی بیٹھی ہوئی تھی خاندان کی کچھ عورتیں اس سے اردو میں بات چیت کرنے کی کوشش کرتیں لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پاتی تھی۔۔۔،،

،، عینی چلو خدیجہ کو لیکر آتے ہیں۔۔۔

،، کہاں سے۔۔ عینی نے بھنویں اچکا کے پوچھا۔۔۔،،

،، برائیڈل روم میں ہے۔۔۔،،

،، اوکے لیکن یہ ڈریس مجھے بہت تنگ کر رہا ہے میں چل بھی نہیں پا رہی۔۔۔،،

،، اف لڑکی تم اس لہنگے کے دونوں جانب ہاتھ ڈال کر تھوڑا آرام سے اٹھا کر چلو رات کو تو تمہیں پریکٹس کروائی تھی۔۔۔،،

،، میں بھول گئی نا۔۔۔ عینی نے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔،،

،، اوہ میری بہن تم اتنی معصوم کیوں ہو باقی گوریاں بڑی تیز ہوتیں ہیں۔۔۔،،

،، گوریاں؟۔۔ عینی نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔،،

ہاں ہم باہر کے لڑکیوں کو گوریاں کہتے ہیں۔۔۔ماہم نے مسکرا کر کہا۔۔۔اب چلو جیسے میں چلوں تم میرے پیچھے چلنا۔۔۔ماہم نے اس کو تاکید کی۔۔۔،،

،،عینی اس کے پیچھے چلتی چلتی برائیڈل روم تک آئی جہاں خدیجہ کے ساتھ زویا اور زوبیہ بیٹھیں تھیں۔۔۔،،

،،عینی آتے ساتھ ہی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،اوہ بہن اٹھو خدیجہ کو لیکر بھی جانا ہے۔۔۔ماہم نے عینی کو کہا۔۔۔،،

،،کیا مطلب اب میں واپس بھی جاؤں گی۔۔۔،،

،،ہاں نا وہ بھی خدیجہ کے ساتھ پھولوں کی چادر پکڑتے ہوئے رات کو وہ وڈیو دیکھائی تھی نا۔۔۔،،

،،ہاں پھر مجھے بتاتی میں اپنی کوئی ڈریس پہنتی یہ ہیوی ہے بہت۔۔۔،،

،،ہاں تا کہ یہاں رشتے دار آنٹیاں بے ہوش ہو جاتیں۔۔۔،،

،،وہ کیوں۔۔ عینی نے وہاں سے ہی جواب دیا۔۔۔،،

،،یہ دیکھو میری ماں میرے جوڑے ہاتھ اب چلو۔۔۔،،

،،ماہم کی بات پر کمرے میں موجود سب لڑکیاں ہنسیں۔۔۔،،

،،اوہو اٹھ رہی ہوں۔۔۔ عینی پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،ماہم زویا زارا اور زوبیہ نے پھولوں کی چادر پکڑی اور عینی بس خدیجہ کے ساتھ پھولوں کی چادر کے نیچے چلی اسٹیج تک آتے آتے کئی دفعہ عینی لڑکھڑائی۔۔پھر آکر اسٹیج پر بیٹھی۔۔ کچھ ٹائم یونہی بیٹھی رہی پھر اس کی بات عفان کی بہن سے ہوئی جو گول گول چشمہ پہنے ہوئے تھی ماہم کو ایک آنکھ نا بھاتی تھی۔۔ عینی اور شفق لندن کے بارے میں باتیں کر رہیں تھیں دونوں کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی ایک دوسرے سے واٹسپ نمبرز بھی

شیئر کر لیے۔۔ جب نکاح کا ٹائم ہوا تو اس کا سیٹ اپ الگ سے کیا گیا تھا۔۔بیچ میں ایک پردہ تھا ایک طرف مولوی صاحب۔۔ عفان کے والد۔۔ حیدر ملک۔۔ حماد ملک۔۔ اور دلہن کے بھائی۔۔ عفان۔۔ اور باقی کے مرد حضرات ساتھ تھے تو دوسری طرف۔۔ خدیجہ تھی اس کے ساتھ سب عورتیں تھیں عینی اور ماہم اس کے قریب تھیں نکاح ہوگیا تو عفان اور خدیجہ کو اسٹیج پر بیٹھایا گیا پھر کچھ رسمیں ہوئیں۔۔۔،،

،،کھانے کے بعد سب مہمان رخصت ہوئے تو گھر کے لوگ بھی واپس آگئے گھر آتے ساتھ ہی ماہم چائے اور عینی کو لیکر خدیجہ کے روم میں آگئی۔۔۔خدیجہ چینج کرنے گئی تھی۔۔۔،،

،،عینی تمہیں اردو بولنا یاں سمجھ میں آتی ہے۔۔۔ماہم نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،نہیں بس باڈی لینگویج سمجھ جاتی ہوں۔۔۔،،

،،ہمم انٹرسٹنگ آج سے میں تمہیں سکھاؤں گی اردو۔۔۔،،

،،اوکے۔۔۔عینی نے اسبات میں سرہلایا۔۔۔،،

،،ویسے تم میرے ساتھ میرے روم میں کیوں نہیں رہتی دونوں بہنیں خوب باتیں کریں گے۔۔۔،،

،،زارا نے کہا ہے کے کچھ دن ان کے ساتھ رہوں اس لیے ان کے روم میں رہتی ہوں۔۔۔،،

،،اوہ ہو آپی کہو بڑی ہیں وہ سب کزنز میں دانی بھائی بھی انہیں آپی کہتے ہیں۔۔۔،،

،،لیکن کیوں؟۔۔۔عینی نے معصومیت سے کہا۔۔۔،،

،،تم ابو کا نام لیتی ہو۔۔ماہم نے اسے مثال دی۔۔۔،،

،،ہاں حیدر ملک۔۔ عینی جھٹ سے بولی۔۔۔،،

،،افف تم بھلا اپنی مام کو ان کے نام سے پکارتی تھی۔۔۔،،

،،نہیں مام کو مام ہی کہتی تھی۔۔ عینی نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔،،

،،پھر آپی کو بھی آپی کہتے ہیں۔۔ماہم نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔۔،،

،،اوکے میں کہہ لونگی۔۔۔آپہی۔۔۔۔،،

،،اونو آپہی نہیں۔۔آ۔۔پی۔۔ماہم نے اسے ٹوکا۔۔۔،،

،،اوکے آئے ٹرائے مائے بیسٹ۔۔۔آآپی۔۔۔،،

،،یس یہ کی نا میری بہن والی بات۔۔۔،،

،،خدیجہ باتھ روم سے کپڑے تبدیل کرکے آئی پیلا ڈوپٹہ سر پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔۔،،

خدیجہ کل میں تم اور عینی ایک ساتھ تیار ہو کر انٹری دیں گے۔۔۔،،

،،ہاں ٹھیک ہے۔۔۔خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔،،

،،اور اس کا ہزبینڈ وہ ہوگا نا ساتھ۔۔۔،،

،،ماہم نے قہقہہ لگایا۔۔۔ان کی انٹری الگ ہوگی میرے ساتھ چلو میرے روم میں میں تمہیں سب سمجھاتی ہوں۔۔۔،،

،،ابھی تو میں زارا۔۔آ۔پی۔۔کے پاس جارہی ہوں۔۔۔،،

،،اچھا تم وہاں چلو میں لیپ ٹاپ وہاں لے آتی ہوں۔۔۔،،

اوکے بائے خدیجہ۔۔۔ماہم اسے بائے کہتی باہر نکل گئی۔۔۔،،

،،بائی۔۔خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

****

آج خدیجہ کی رخصتی تھی عینی اور ماہم خدیجہ کے ساتھ ہی تھیں زید سارے حال کے انتظامات دیکھ رہا تھا فون ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھا کے دانیال کا نمبر سکرین پر نظر آیا وہ کال پک کرتا حال کی سائیڈ پر آیا۔۔۔

ہیلو زید حال کی لوکیشن کیا ہے سینڈ کردو اور خدیجہ کہاں ہے۔۔۔۔

اس کو ڈرائیور پالر سے لینے گیا ہے آپ کہاں ہیں۔۔۔۔

میں کراچی پہنچنے والا ہوں لوکیشن بھیجو۔۔۔

اوکے میں ابھی بھیجتا ہوں۔۔۔۔

کال کاٹ کر زید نے دانیال کو لوکیشن سینڈ کی اور پھر سے انتظامات دیکھنے لگا۔۔۔۔

عینی خدیجہ اور ماہم کے ساتھ حال آگئی جہاں اس کو شفق مل گئی وہ اس سے باتوں میں لگ گئی ماہم اور زویا برائیڈل روم میں دلہن کے ساتھ تھیں

زید دانیال کو وہاں لے آیا۔۔۔،، خدیجہ کے سر پر دانیال نے ہاتھ رکھا جو کے وہ ہمیشہ رکھا کرتا تھا۔۔۔۔

یہ کیا دانی بھائی آپ آج بھی یونیفارم میں آئے ہیں۔۔۔۔ ماہم زیادہ دیر چپ نا رہ سکی

واپس جانا ہے ابھی کے ابھی۔۔۔۔

واٹ؟۔۔۔ لیکن کیوں ابھی تو آئیں ہیں۔۔۔خدیجہ نے منہ پھلائے کہا۔۔۔۔

NOVEL HUT

کچھ گھنٹوں کی لیو پر آیا ہوں وہاں کام بہت ہے ورنہ میں تو خود ترس گیا ہوں یہاں کے کھانے وغیرہ کے لیے۔۔۔۔۔

بھائی چھوڑ دیں اس جاب کو آپ ہم سے الگ ہو گئے ہیں بلکل۔۔۔

استغفرُ للہ لڑکی ملک سے غداری کا کہہ رہی ہو۔۔۔۔

نہیں تو آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے۔۔۔،،

،،بس میری جاب ہی ایسی ہے پھر کبھی ملیں گے۔۔،،امی کہاں ہے۔۔۔،،

،،پھوپھو تو باہر ہیں۔۔۔۔،،

،،اچھا۔۔۔زید بلا لاؤ امی کو ان سے مل لوں۔۔۔۔،،

،،وہ یہاں پاس میں ہی کسی آنٹی کے ساتھ کھڑیں ہیں آپ چل کر مل لیں۔۔۔،،زید نے کہا۔۔۔،،

،،اچھا چلو مجھے دیر ہو رہی ہے دانیال نے کیپ پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔،،

،،ہاں چلیں۔۔۔،،

،،پھر کب ملیں گے دانیال بھائی۔۔۔،،ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔،،

،،زندگی رہی تو۔۔۔،،دانیال نے بھی وہیں سے کہا۔۔۔،،

،،افف یہ ڈائیلاگ مارنا نہیں بھولے۔۔۔،،

نہیں اور کبھی بھولوں گا بھی نہیں۔۔۔،،دانیال باہر نکل گیا تو ماہم خدیجہ کا ڈوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔،،

،،عینی بیٹھی بور ہورہی تھی شفق بھی کہیں چلی گئی تھی اور ماہم کا اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی نظر داخلی جگہ پر گئی وہاں صبابیگم کے ساتھ کوئی پاکستان آرمی کے لباس میں کھڑا تھا پشت عینی کی طرف تھی وہ چہرہ نہ دیکھ پائی۔۔۔،،

،،دانیال صبابیگم سے ملا تو وہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں زید نے زرنور بیگم کو بھی بتایا وہ بھی آئیں تو دانیال ان سے بھی ملا۔۔۔،،

،،کیا ہوگیا ہے دانیال بیٹا اتنے کمزور ہوگئے ہو۔۔۔،،

،،مامی اتنا سمارٹ تو ہوگیا ہوں۔۔،،اسنے مسکرا کر زرنور بیگم کو کہا۔۔۔،،

،،کان کھینچو گی تمہارے سمارٹ بن رہے ہو۔۔،،زرنور بیگم کے بجائے جواب صبا بیگم نے دیا۔۔۔،،

،،اچھا اب چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔،،

،،ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے ہو ہر وقت آتے ساتھ ہی جانے کی لگی۔۔۔۔،،

،،ابھی جانا ضروری ہے پھر کبھی سہی۔۔۔،،

،،اچھا جاؤ اللہ کے امان میں۔۔۔،،

،،صبا بیگم سے مل کر وہ حال سے باہر نکل گیا۔۔۔،،

،،شادی کا فنکشن شروع ہوچکا تھا خدیجہ کو اسٹیج پر ماہم اور زویا لیکر آئیں۔۔۔،،

رسمیں ہوئیں پھر آیا رخصتی کا ٹائم۔۔۔،،

،،رخصتی ایک ایسا موومنٹ ہوتا ہے جس میں اپنے تو سب پرائے بھی ایموشنل ہو جاتے ہیں اور خدیجہ تھی بھی سب کی لاڈلی۔۔۔،،

،،زید نے قرآن پاک تھام رکھا تھا زین اس سے ملا پھر حماد ملک بیٹی سے ملے پھر زرنور زرینہ بیگم اور صبا باقی سب لوگ اس سے ملے ایک ماہم ہی نہیں مل رہی تھی خدیجہ نے جب اس کا پوچھا تو بھی وہ نہیں گئی برائیڈل روم میں بیٹھ گئی سب کی دیکھا دیکھی عینی بھی اس کے ساتھ آکر ملی۔۔۔،،

رخصتی ہوگئی وہ لوگ سب گھر آگئے اور خدیجہ اپنے گھر چلی گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔،،

،، عینی زارا کے ساتھ اس کے روم میں چلی آئی۔۔۔،، زارا کا کمرہ بہت ہی نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا ایک سائیڈ اسٹڈی ٹیبل تھی جس پر ایک دو کتاب اور ایک خوبصورت سا پینسل گلاس پڑا تھا تسبیح اور کچھ چھوٹی موٹی چیزیں پڑی تھیں زارا جب چینج کر کے باہر نکلی تو اس کے ہاتھ پیر گیلے تھے وہ وضو کر کے آئی تھی۔۔۔،،

،، تم ابھی تک نہیں سوئی۔۔۔،، زارا نے عینی کو جاگتا دیکھ کر پوچھا

،، نیند نہیں آرہی پتہ نہیں کیوں اور فرینڈ سے بھی بات کرنی تھی لیکن شاید وہ بزی ہے۔۔۔،،

،، اچھا۔۔۔،، زارا نے شیلف سے قرآن پاک اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، آپ کیا کر رہیں ہیں۔۔۔،، عینی نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

قرآن پاک کی تلاوت۔۔۔،، انہونے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،روز کرتی ہیں۔۔۔،،

،،ہاں میں جب ٹوٹی اور زخمی تھی میری قرآن پاک نے میری ہیلنگ کی مجھے سمیٹا۔۔۔،،

حیرت ہے ایک کتاب بھی انسان کو ہیل کر سکتی ہے۔۔۔ عینی نے تجسّس سے پوچھا۔۔۔،،

کسی کتاب کے بارے میں نہیں کہہ سکتی لیکن قرآن پاک کرتی ہے انسان کو اپنا آپ مل جاتا ہے وہاں۔۔۔،،زارا نے نرمی سے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔،،

پتہ ہے آپ کو میں ان سب چیزوں کو نہیں مانتی۔۔۔،،

،،ایک دن مان جاؤ گی۔۔۔،،زارا نے قرآن پاک کھولتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،نیور مجھے نہیں لگتا۔۔۔،،وہ کندھے جھٹکے ہوئے اٹھی۔۔۔،،

،،کہاں جارہی ہو؟۔،، زارا نے پچھلی بات کا اثر زائل کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

میری فون کا چارجر بھول گئی ہوں میں نیچے وہ ہی لینے جارہی ہوں۔۔۔،،

،،اچھا جاؤ۔۔۔،،

عینی نیچے چلی گئی اس کے قدموں کی چاپ اب ہلکی سی ختم ہوگئی زارا کے دل سے بے ساختہ دعا نکلی اس کے لیے۔۔۔،،

****

،،خدیجہ کی شادی کو ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا آج لاسٹ دعوت حسین ولہ میں تھی انکی اس کے بعد وہ لوگ لندن جانے تھے۔۔۔،،

،،وہ لوگ سب کھانے کی میز پر بیٹھے تھے سربراہی کرسی پر حیدر ملک تھے۔۔۔،،

،،کھانا کھاتے ہوئے سب آپس میں باتیں کررہے تھے عینی خاموشی سے کھانا کھارہی تھی جب اسے شفق نے پکارا۔۔۔،،

،،عینی کب تک یہاں ہوگی تم۔۔۔،،شفق نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،قرآۃ لعین اب یہاں رہے گی بیٹا۔۔۔،،جواب حیدر ملک نے دیا تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،عینی نے ان کی جانب دیکھا۔۔۔،،

،،پھر انکل یہ لائیر یہاں بنے گی۔۔۔شفق نے حیدر ملک کو جواب دیا۔۔۔،،

،،ہاں یہ میری بیٹی ہے سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔،،حیدر ملک نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔،،

،،وہ تو ہے آخر کار آپ ایک بزنس ٹائیکون ہیں۔۔۔،،یاسر صحاب نے ان کو سرھایا۔۔۔،،

،،بس اللہ کا شکر ہے۔۔،،حیدر ملک نے کہا۔۔۔،،

،،عینی کی فون پر رنگ ہوئی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،بیٹا کھانا تو کھاتی کہاں جارہی ہو۔۔۔،،زرنور بیگم نے اس کو کہا۔۔۔،،

،،میری فرینڈ کی کال ہے۔۔۔،،اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔،،

،،وہ باہر آئی اور کال اٹینڈ کی۔۔۔،،ہیلو میری کال کیوں نہیں پک کی۔۔۔،،

یار پوچھو ہی نا کورٹ سے گھر اور گھر سے کورٹ یہی روٹین رہتی ہے میری۔۔۔،،

اچھا کب بتایا ہی نہیں تم نے اور سوزی کیا کرہی ہے آج کل۔۔۔،،

،،وہ شادی کررہی ہے تم آرہی ہو نہ۔۔۔،،

،،ارے واہ میں دیکھونگی آنا ہوا تو ضرور۔۔۔،،

،،تم کیا کررہی ہو۔۔۔،،

،،میں فلحال کچھ نہیں مجھے کچھ وقت چاہیے میں ابھی کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔۔۔،،

،،ہمم دیکھو عینی اپنی طرف توجہ دو یار اپنے آپ کو دیکھو چھوڑ دو ان سب کو واپس چلی آؤ۔۔۔،، عزیقہ نے فکرمندی سے کہا۔۔۔،،

،،نہیں یار میں اپنی ماں کا بدلہ لیے یہاں سے نہیں جاؤں گی۔۔۔،،عینی نے اٹل لہجہ میں کہا۔۔۔،،

،،تم یہ نہیں کر سکتی عینی تم نرم دل ہو سخت بننے کی کوشش مت کرو ٹوٹ جاؤ گی۔۔۔،،

،،میں ٹوٹ چکی ہوں عزیقہ اور ٹوٹی ہوئی چیز دوبارہ نہیں ٹوٹتی۔۔۔،،

،،چیزیں نہیں ٹوٹتی لیکن انسان جب دوبارہ ٹوٹتا ہے تو کرچی کرچی ہو جاتا ہے اور کرچیاں سمیٹتے ہوئے روز زخمی ہوتا ہے۔۔۔،،عزیقہ نے کہا۔۔۔،،

،،اور مینے فیصلہ کر لیا ہے عزیقہ میں روز کرچیاں سمیٹوں گی اور روز زخمی ہونگی۔۔۔،،عینی کے لہجے میں نا کوئی ڈر تھا نا خوف۔۔۔،،

،،مت کرو اپنے ساتھ یہ ظلم یار لوٹ آؤ۔۔۔،،

،،میں کوئی مظلوم تھوڑی ہوں میں خود قیامت بن کر آئی ہوں ان پر بس مجھے تھوڑا وقت درکار ہے اچھا میں رکھتی ہوں فون۔۔۔،،

،،اتنے آخری الفاظ اتنے سخت کہے کہ عزیقہ کو جھرجھری آئی۔۔۔،،اوکے بائے میں بھی چلتی ہوں۔۔۔،،

،،عینی نے بنا کوئی جواب دیے کال کاٹ دی پھر پیچھے مڑ کر دیکھا ملک فیملی کمپلیٹ لگ رہی وہ سر جھٹک گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس کو وہاں نہیں بیٹھنا تھا وہ بیگ لینے چلی گئی۔۔۔،،

،،کچھ دیر بعد وہ ملک ہاؤس سے بہت دور تھی پیدل چلتے چلتے وہ کسی مارکیٹ تک آگئی تھی کوئی ہفتہ وار بازار لگی ہوئی تھی وہ اندر داخل ہوئی جگہ جگہ اسٹالز لگائے گئے تھے اور ان پر مختلف قسم کی چیزیں پڑی تھیں۔۔۔،،

،،اس کو مغربی لباس میں ملبوس دیکھ کر لوگ اس سے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں باتیں کررہے تھے۔۔۔،،

یہ بات نہیں تھی کے کراچی میں مغربی لباس نہیں پہنتے تھے پہنتے تھے لیکن اس مارکیٹ میں وہ مغربی لباس والی لڑکیاں عبایا پہنے آتی تھیں انکی نظر میں شاید پردہ یہاں لازمی تھا۔۔۔،،

،،باجی ڈو یو لائیک ڈس فراک۔۔۔،،ایک دوکاندار نے اس کو متوجہ کیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،مجھے اردو بولنا آتا ہے۔۔،،عینی نے اردو میں بات کی۔۔۔،،

اچھا باجی آپ کیا لیں گی۔۔۔،،دکاندار بھی اس بات اردو بولی۔۔۔،،

،،مجھے وہ سفید رنگ کا لباس دیکھائیں۔۔۔،،اس نے ہاتھ کے اشارے سے سفید رنگ کے گھیرے دار فراک کی جانب اشارہ کیا۔۔۔،،

،،باجی یہ تو رنگنے کے واسطے رکھا ہے مینے سفید تو کفن ہوتا ہے۔۔۔،،

،،مجھے چاہیے۔۔،،کیونکہ سفید رنگ میں بہت طاقت ہوتی ہے سفید رنگ امن کا رنگ ہے۔۔،، سفید رنگ سیاہی کو ختم کرتا ہے۔۔،، سفید رنگ خوبصورتی کو نمایا کرتا ہے۔۔۔،، عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،ارے آپ کو تو پکی اُردو آتی ہے لگتا ہے آپ اصل میں اُردو ہیں۔۔۔،،

،،میں نے تین ماہ رات دن ایک کرکے اُردو سیکھی ہے کیونکہ۔۔۔،،اس نے بس مسکرانے پر ہی اتفاق کیا سوچا دل میں۔۔۔،،

دکاندار نے فراک پیک کرکے اس کو تھمایا عینی پیمنٹ دے کر آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،کچھ آگے چل کر وہ تھکنے لگی تو کچھ دیر وہاں کھڑی رہی۔۔۔،،یہ تھا مین روڈ اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں کوئی گاڑی وہاں نہیں تھی اور نہ ہی اس

کی فون ایکٹو تھی کے وہ کوئی رائیڈ بک کرواتی۔۔۔،، اس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔،،

،،ہیئ بیوٹیفل لیڈی give می یور بیگ۔۔۔،، عینی نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔،،

،،چل نکل۔۔۔،، عینی نے اپنا بیگ سختی سے بھینچ لیا۔۔۔،،

،،ابے یار اس کو اُردو آتی ہے ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔،،

،،ابے گن نکال گوری ہے ڈر جائیگی۔۔۔،،

،،اس سے پہلے وہ لڑکا گن نکالتا عینی نے گن نکال کر سیدھا ان دونوں پر تان لی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،تمہاری اس پلاسٹک کی گن سے کئی گنا زیادہ ہے میری گن اگر کچھ بھی آگے کیا تو میرے ایگ ٹریگر دبانے کی دیر ہوگی اور گولی سیدھا تمہارا دماغ چیرتی ہوئی نکلے گی۔۔۔،،

،،ارے یار اس کے پاس گن ہے بھاگ۔۔۔،،لڑکے نے گن جیکٹ میں رکھی اور بائیک چلانے والے کو کہا۔۔۔،،

،،ہں بزدل۔۔۔،،عینی گن اڑس کر آگے چل دی کچھ دیر چلنے کے بعد اس کو زید اور ماہم نظر آئے۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،عینی یار کہاں تھی تم ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہماری ٹانگیں درد کر رہی ہیں۔۔۔،،

،،ایسے ہی بس کچھ دل گھبرا رہا تھا تو باہر نکل گئی پھر آگے مارکیٹ تھی اس سے ایک فراک لیا۔۔۔۔،،

،،ہیں اتوار بازار سے لیا۔۔۔،،ماہم نے اس کو دیکھ کر کہا۔۔۔،،

،،ہاں مجھے اچھا لگا تو مینے لے لیا۔۔۔،،اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔۔۔،،

،،اچھا ٹھیک میں سوچ رہی تھی کل ہم شاپنگ پر چلیں اور کل تو زید بھی فری ہے۔۔۔،،

ہاں تو میں تمہارا مفت کا نوکر نہیں جو کل خوار ہوں۔۔۔،،زید نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،عینی نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔۔۔،،

،،زید بولتے بولتے رکا یہ یہ اُردو سمجھ رہی ہے۔۔۔،،تم اُردو بول سکتی ہو اس نے انگلش میں پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں تو۔۔۔،،اس نے کندھ اچکائے۔۔۔،،

،،ہمم اب چلو گھر تایا جان انتظار کر رہے ہیں۔۔۔،،

،،اوکے چلو عینی اس کے پیچھے ہولی ماہم بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔،،

****

،،دانیال اس وقت شوٹنگ گراؤنڈ میں کھڑا تھا سامنے اسکے ایک انسانی نقشے کا پتلہ ٹنگا ہوا تھا اسکا ایک ہاتھ سیدھا تھا جس میں گن تھی۔۔، نشانہ لیکر اس نے ٹریگر دبایا گولی سیدھی جاکر نشانے پر لگی۔۔۔،،

،،واہ لڑکے تم تو چھا گئے۔۔۔،،عمر نے اسے سرھایا۔۔۔،

،،ہمم ابھی اسکو اور بہتر کرنا ہے۔۔۔،،

،،نہیں یار بلکل ٹھیک ہے۔۔۔،،

،،تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے۔۔۔،،اس نے دوبارہ نشانہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،امتیاز چشتی کراچی میں چھپا ہوا ہے۔۔۔،،اس نے تھوڑا آنکھیں چھوٹی کر کے نشانے پر دیکھا۔۔۔،،

تیاری کرو ہمیں وہاں جانا ہے اسکے سارے نمبرز ٹریس کرواؤ ہمیں آج ہی اس کو گرفتار کرنا ہے۔۔۔،،

،،پنجاب کا سابق ایم این اے رہا ہے اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آئیگا۔۔۔،،

،،تم بھول رہے ہو عمر مینے اس سے پہلے کئی سیاسی رہنماؤں کو گرفتار کیا ہے۔۔۔،،اس نے ہیزل براؤن آنکھیں چھوٹی کر کے عمر کو دیکھا۔۔۔،،

،،وہ تو ہے تمہارا تو نام ہی کافی ہے پھر کب کرنا ہے ریٹ۔۔۔،،عمر نے دانیال کو کہا۔۔۔،،

آج رات۔۔۔،،دانیال نے ٹریگر دبایا اور نشانہ سیدھا جا کر اسی جگہ لگا جہاں پہلے لگا تھا۔۔۔،،

،،گن لیکر وہ واپس مڑا واپسی کے لیے۔۔۔،،عمر اس کے ہم قدم ہوا۔۔۔،،

،،آج عینی ماہم کے ساتھ گھر کے نزدیک پارک میں آئی تھی وہاں لوگ گھوم پھر رہے کچھ کپلز تھے تو کچھ بچے اپنی ماؤں کے ساتھ تھے ایک کونے میں لڑکی بچوں کو پڑھا رہی تھی۔۔۔،،

،،یہ بچے یہاں کیوں پڑھ رہے ہیں۔۔۔،،عینی نے ماہم سے پوچھا۔۔۔،،

،،یہ لڑکی انہیں پڑھاتی ہے کیوں کہ انکے والدین صبح کو انہیں گھر سے بھیک مانگنے نکال دیتے ہیں۔۔۔،،

،،لیکن یہ بچے شام کو یہاں چھپ کر آتے ہیں اس لڑکی کے پاس پڑھنے۔۔۔،،

،،اچھا میں سمجھتی تھی کے یہاں کے لوگ سنگ دل ہیں لیکن یہاں انسانیت ہے۔۔۔،،

،،کیا مطلب یہاں کے لوگوں کو تم کیا سمجھتی ہو۔۔۔،،ماہم نے آبرو ترچھی کرکے اس کو دیکھا۔۔۔،،

،،بے وفا ظالم اور دوسروں کے جزبوں سے کھیلنے والے۔۔۔،،عینی بنا اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔،،ماہم نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،چلو ان بچوں کی طرف چلتے ہیں۔۔۔،،عینی اٹھی دو قدم آگے بڑھی۔۔۔،،

،،تم نے جواب نہیں دیا عینی۔۔۔،،ماہم نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔،،

،،ہر جواب دینے کا وقت ہوتا ہے اور تمہیں وقت پر جواب دوں گی۔۔۔،، عینی نے بنا پلٹے اس کو کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،ماہم ٹھنڈا سانس لیکر رہ گئی۔۔۔،،

،،رات کا وقت تھا اور کراچی کی سڑکیں ایسا نہ کے بھری پڑی نہ ہو یہ روشنیوں کا شہر تھا لیکن اس وقت کراچی کا یہ علاقہ سنان پڑا تھا دو کالی گاڑیاں ایک بنگلے کے باہر رکی دروازہ اندر سے لاک تھا یہ دانیال نے بیل پر ہاتھ رکھا اور بجایا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،دروازہ چوکیدار نے کھولا۔۔،،کون ہو تم۔۔،،چوکیدار نے لال ہوتی آنکھوں سے کہا۔۔۔،،

،،دانیال نے اس چوکیدار کو دکھا دیا اور اندر داخل ہوا ساتھ باقی ٹیم کو اشارہ کیا۔۔۔،،

،،جب وہ لاونج میں پہنچا تو لاؤنج خالی تھا پھر آگے بڑھا ہاتھ میں گن اٹھائے ہوئے۔۔۔،،

،،عمر اور اس کی ٹیم نے گھر کی تلاشی لینی شروع کی۔۔۔،،

دانیال نے اسٹڈی روم کا دروازہ دھکیلا اور دروازہ ہلکی چرچراہٹ سے کھل گیا سامنے کا منظر واضح تھا۔۔۔،،

،،تمہارا کھیل ختم امتیاز چشتی۔۔۔،،دانیال نے گن تان لی اس پر۔۔۔،،

،،کیا کہہ رہے ہو لڑکے اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھسنے کی۔۔،،امتیاز چشتی نے نشے میں دحت کہا۔۔۔،،

،،دانیال نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کیا۔۔۔،،ایسے۔۔،،دانیال نے جھٹکے سے اس کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا۔۔۔،،

،،تم جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔۔،،اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔،،

،،ہاں تم ایک گھٹیا گرے ہوئے اور انتہائی زلیل انسان ہو اب چلتے ہو سیدھی ترہاں سے یاں وہی اپنی زلالت دکھاؤ گے۔۔۔۔،،دانیال نے ابھی تک اس کا گریبان پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔،،

،،کہاں چلنا ہے۔۔۔۔،،اس کی زبان پھسل رہی تھی نشا کرنے کی وجہ سے۔۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،تمہارے اعزاز میں تقریب رکھی ہے وہاں تقریر کرنی ہے چلنا ہے۔۔۔۔،،

،،ہاں نہ چلو۔۔۔۔،،اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔،،

،،دانیال نے سادہ لباس اہلکار کو اسے ہتھکڑی لگانے کو کہا اور خود باہر نکل آیا۔۔۔،،

،،ہاں عمر تلاشی لے لی۔۔۔،،اس نے عمر سے پوچھا۔۔۔،،

ہاں کیپٹن دانیال بہت سی ایسی چیزیں ملی ہیں جو اس کا کردار مشکوک بنا رہی ہیں۔۔۔،،

،،ہمم ساری چیزیں اپنی تحویل میں لے لو۔۔۔،،اس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،وہ ہم نے لے لی ہے میری ٹیم کے پاس ہیں۔۔۔،،عمر نے اس سے کہا۔۔۔،،

،،ہمیں چلنا ہوگا اس سے وہ باتیں اگلوانی جن بھی بے گناہ لوگوں کا خون بہایا گیا ہے اس سب کا اسنے جواب دینا ہے۔۔۔۔،،

،،ہاں بہت بہا لیا ان لوگوں نے غریبوں کا خون۔۔۔،، عمر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔،،

،،دانیال نے امتیاز چشتی کو پولیس کے حوالے کیا کیونکہ آگے کا کام انکا تھا اور خود واپس اسلام آباد کی راہ لی سب سے ملے بغیر۔۔۔،،

****

،،دن ہفتوں اور ہفتے مہینوں میں گزر گئے ماہم اور زید واپس یونیورسٹی جانے لگے حامد ملک اور حیدر ملک گاؤں گئے ہوئے تھے۔۔۔،،

،، عینی پارک روز جاتی تھی اس کی عائمہ کے ساتھ دوستی ہو گئی تھی (ٹیوشن پڑھانے والی لڑکی)

،،آج بچوں کو عینی پڑھا رہی تھی عائمہ کسی رشتے داروں کی شادی پر گئی ہوئیں تھیں۔۔۔،،

،،ہیلو بچوں کیا حال ہیں۔۔۔۔،، عینی نے اپنا بیگ کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ہم ٹھیک ہیں میم آپ کیسی ہیں۔۔۔،، سب بچوں نے ہم کلام ہوئے۔۔۔،،

،،میں بھی ٹھیک ہوں۔تو بچوں ہوم ورک کس نے کیا سب اپنی بکس دیکھائیں مجھے۔۔۔،، اس نے ڈسٹر سے بلیک بورڈ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،سب بچوں نے اس کو بکس دیکھانی شروع کی۔۔۔،،

،، گڈ سب بچے اب بیٹھ جائیں پھلے ہم آج کسی چیز کے بارے میں بات کریں۔۔۔،،

ہیومن پارٹس کے بارے میں۔ ایک بچہ بولا۔ عینی نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔،،ویری گڈ اس نے بچے کو سرھایا۔۔۔،،

،،اس نے انسانی مجسمہ بنایا بورڈ پر۔پھر اس کے اندر کے اوزہ بنائے۔دل ہم ہمیشہ تکون کی ترہاں بناتے ہیں۔ لیکن اس دل سے اصل دل کی شکل بلکل مختلف ہے۔اس نے دل بنایا۔آج ہم دل پر بات کریں گے۔دل ایسی چیز ہے کے ہمارے ساتھ کچھ غلط ہونے جاتا ہے تو دل کی طرف سے ہمیں پتہ چل جاتا ہے۔اور مزے کی بات بتاؤں ہمیں سب سے زیادہ تکلیف اس دل کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس نے مسکرا کر بچوں کی طرف دیکھا۔۔۔،،

،،پر کیسے میم ہمارہ دل ہمیں کیسے تکلیف پہنچاتا ہے۔۔ایک بچہ معصومیت سے بولا۔۔۔،،

،،اس نے مارکر کا ڈھکن بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔وہ ایسے کے ہمارہ یہ دل ان چیزوں پر آجاتا ہے جو ہمارے لیے ہوتی ہی نہیں۔۔۔تم لوگ بتاؤ کبھی کوئی ایسی چیز پسند آئی۔۔۔،،اس نے بچوں سے پوچھا۔۔۔،،

بہت سے بچوں نے ہاتھ اٹھائے۔۔۔اچھا صائم تم بتاؤ کونسی چیز تمہیں اچھی لگی۔۔۔،،اس نے ایک گپلو سے بچے سے پوچھا۔۔،،

،، میم میرا دل ہمارے پڑوسیوں کے کبوتر پر آگیا لیکن اگلے دن وہ کبوتر ہی مرگیا۔اس بچے نے معصومیت سے کہا۔۔،،اوہ سو سیڈ۔۔۔عمار تم بتاؤ۔۔،،اس نے دوسرے بچے سے پوچھا۔۔۔،،میرا دل ایک آنٹی پر آیا میں کہتا تھا کاش میری امی کی جگہ یہ میری ماں ہوتی لیکن ایک دن ان کے گھر جانے پر معلوم ہوا کے اچھا ہوا وہ میری ماں نہیں ہوئی وہ ماں بڑی ظالم تھی۔۔۔،،اس کی بات پر عینی سمیت سب ہنس دیے۔۔۔،،

،،زید جو دور سے عینی کو ان بچوں کے ساتھ مُسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا ان کے قریب آیا۔ عینی تمہیں اردو بولنا آتی ہے۔۔۔،،

،،نہیں تو۔ وہ انگلش میں بات کرنے لگی۔۔۔،،

،،تو کیا ان بچوں کو انگلش آتی ہے۔زید نے بچوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔،،

،،کیا تم لوگوں کو انگلش آتی ہے۔زید نے ان بچوں کو سے پوچھا۔۔۔،،

،،عینی زید کے پیچھے کھڑی بچوں کو یس کرنے کے اشارے دے رہی تھی۔۔۔،،

،،یسسس۔ سب بچے ہم کلام بولے۔۔۔،،

،،کیا تمہاری میم بہت بری ہیں۔زید نے دوسرا سوال پوچھا۔ عینی نے پھر سے بچوں کو نو کا اشارہ کیا۔۔۔،،

،،نو بجے پھر ہم آواز بولے۔۔۔،،

گڈ اب میں چلتا ہوں تایا جان بلا رہے ہیں تمہیں۔۔۔،،

،،اچھا میں آرہی ہوں تم چلو۔۔عینی نے زید کو کہا اور پھر سے بچوں کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔۔،،

،،عینی کی زندگی مصروف ہوگئی تھی نفرت بدلہ وہ سب کچھ بھلا بیٹھی تھی اب تو وہ حیدر ملک سے کئی دنوں نہیں ملتی تھی۔۔۔،،

موبائل کی رنگ پر عینی فون کی طرف متوجہ ہوئی جو میز پر پڑا تھا۔۔۔،،

،،فون اٹھا کر پہلے دیکھا۔حیرت سے بھنویں اکھٹی ہوئیں۔جلدی سے کال ریسیو کی۔۔۔،،

السلام علیکم کیا آپ قراۃ لعین حیدر بات کر رہی ہیں۔پروفیشنل آواز ائیر پیس سے ابھری۔۔۔،،

،،جی میں ہی بات کررہی ہوں۔۔،،

آپ نے اپلائی کیا تھا ہمارے این جی او میں ہم نے آپ کو اپائنٹمنٹ لیٹر بھیج دیا ہے آپ نیکسٹ ویک سے جوائن کرسکتی ہیں ہمیں۔۔۔،،

اوہ مائی گاڈ۔۔عینی خوشی سے اور کچھ کہہ نہیں سکی۔۔۔،،

آپ نے کچھ کہا مس عینی۔۔مقابل نے شاید اس کی بڑبڑاہٹ سنی تھی۔۔۔،،

،،نہ۔نہیں کچھ نہیں۔آپ کا بہت شکریہ میں نیکسٹ ویک سے آپ کو جوائن کرتی ہوں۔۔عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔،،

،،کال بند کرتی وہ بچوں کی جانب آئی۔۔۔اچھا بچوں میں جارہی گھر پھر کل ملتے ہیں۔۔۔وہ ٹیبل سے اپنے سامان سمیٹ کر انہیں کہہ رہی تھی۔۔۔،،

،،عینی جب گھر پہنچی تو اس کا سامنہ حیدر ملک سے ہوا۔۔۔،،

،،قراۃ لعین مجھے تم سے بات کرنی ہے میرے اسٹڈی روم میں آؤ۔۔۔حیدر ملک کی آواز میں معمول خلاف سکتی تھی۔۔۔،،

،،میں بزی ہوں تھوڑا ابھی نہیں آسکتی۔۔۔،،عینی نے سادگی سے کہا نہ غم نہ غصہ۔۔۔،،

،،مینے کہا ابھی کے ابھی آؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔،،حیدر ملک دبا دبا غرائے۔۔۔،،

عینی کو بے تحاشہ خوف آیا کچھ بھی تھا وہ اس کا باپ تھا۔۔چلیں۔۔عینی لمحوں میں خود کو کمپوزڈ کر گئی۔۔۔،،

،،اب وہ کچھ لمحے بعد حیدر ملک کے سامنے کرسی پر براجمان تھی ٹیک لگائے ہاتھ ہنوز سینے پر باندھ رکھے تھے۔۔۔،،

،، کہیں میں سن رہی ہوں۔۔۔ عینی نے رو کھے انداز میں کہا آنکھوں میں اجنبی پن تھا جیسے سامنے اس کا باپ نہیں کوئی بزنس مین بیٹھا ہو۔۔۔،،

،، کیوں کررہی ہو ایسا۔۔ حیدر ملک کچھ لمحے بعد بولے۔۔۔،،

،، کیسا۔۔ عینی نے بھنویں ترچھی کرکے پوچھا۔۔۔،،

،، تم انجان مت بنو قراۃ لعین۔۔ حیدر ملک اُردو میں بولے تھے۔۔۔،،

،، عینی کے چہرے پر سایہ سا گزرا۔۔۔،،

،، میں جانتا ہوں تم جس دن سے آئی ہو تمہیں اردو آتی ہے۔۔ کیا تم بتا سکتی ہو کے تم کیا کرنا چاہتی ہو مجھے سمجھ نہیں آرہی بیٹا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو یاں کچھ بھی مجھے معاف کردو۔۔۔،،

حیدر ملک بول کے خاموش ہو گئے اسٹڈی روم میں اتنی خاموشی تھی کے اگر سوئی گرتی بھی تو آواز ہوتی۔۔۔،،

،،میں تھک گئی ہوں اب بس مجھے آپ کو آج بتانا ہے میں کتنا آپ سے بدظن تھی۔۔خاموشی کو عینی کی آواز نے توڑا۔۔۔میں آپ کو بھی بے چین دیکھنا چاہتی تھی جیسے مام کو دیکھتی تھی میں پورے ملک خاندان کو تباہ کرنا چاہتی تھی۔۔عینی کی آنکھوں سے آنسوں گرے سنہری آنکھیں آنسوں سے بھر گئیں۔۔میں آپ کو اپنے جیسا دیکھنا چاہتی تھی جیسے میں برائٹن کے اپارٹمنٹ میں ڈر کر اٹھ جاتی تھی اور پھر ساری رات مام کو ڈھونڈتی انکی یادیں مجھے سونے نہیں دیتی تھیں۔۔۔عینی نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔حیدر ملک کے دل کے مقام پر ٹیھس ابھری۔۔پر آپ کو پتہ ہے میں یہ سب نہیں کر سکی۔۔زرنور آنٹی نے مجھے اتنا پیار دیا کے میں نے مام کے لیے رونا چھوڑ دیا۔۔ماہم نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا ہر قدم پر ساتھ رہی۔۔میں ایما کو بھولنے لگی۔۔ایما میری دوست۔۔پر ایک مزے کی بات بتاؤں۔۔عینی سیدھی ہوئی تھوڑا آگے کو جھکی۔۔اس سب کے

باوجود مجھے میرا بچپن کا کھویا باپ نہیں ملا سب مل گئے لیکن افسوس آپ میرے لیے کبھی تھے ہی نہیں۔۔۔،،

،،حیدر ملک بھی عینی کی انداز میں سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔اور میں میرا کیا قصور تھا عینی تمہاری ماں نے مجھے زبردستی اپنی زندگی سے نکالا کیا میں تم لوگوں کے بغیر رہ سکا تمہاری ہر بات مجھے پتہ ہوتی تھی تمہارا ہر برتھڈے مجھے یاد رہتا تھا اور تمہارے وہ گفٹس وہ یاد ہیں تمہیں جو تم دیکھ کر پریشان ہو جایا کرتی تھی لیکن پھر بھی سنبھال کر رکھتی تھی۔۔۔،،

،،تم اسکول جاتے وقت بہت پیاری لگتی تھی کیا تمہیں وہ اسکول والا گفٹ یاد ہیں۔۔۔،،

،،ہاں وہ ایک ڈانسنگ ڈول تھی وائیٹ بالوں والی۔۔عینی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،، عینی مجھے معاف کرو بیٹا میں نے تمہارے معاملہ میں بہت کوتاہی کی۔۔میں چاہتا ہوں تم سب بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرو۔۔۔،،

،، میرا بھی یہی خیال ہے ڈیڈ میں اپنی زندگی کھول کر جینا چاہتی ہوں مینے اسی لیے فیصلہ کیا ہے جاب کا مجھے جینا ہے۔۔۔،،

،، تم لائیر بننا چاہتی۔۔۔،،

،، اب نہیں بننا مینے اپنے سارے خواب آنکھوں سے نوچ ڈالے ایک ہفتہ بعد میں این جی او میں جوائن کرنے والی ہوں۔۔۔،،

،، تم ایسا کیوں کر رہی ہو قراۃ لعین۔۔۔،،

،، بس مینے نہیں کرنا کچھ اب آپ بس مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔،، عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اور میں اب آپ پر غصہ نہیں۔۔۔،،

،، عینی کب کی جا چکی تھی لیکن حیدر ملک وہاں ہی بیٹھے رہے۔۔۔،،

****

،،آج عینی کا پہلا دن تھا وہ جلدی جلدی سے تیار ہوئی باہر آئی تو سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے زرنور بیگم نے اسے ناشتہ کرنے زبردستی بٹھایا اور سب آج جلدی میں لگتے تھے زین تو ہمیشہ سے جلدی میں ہوتا تھا۔۔عینی ہاتھ صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔،،

،،کیا ہوا بیٹا ناشتہ کیوں ادھورا چھوڑ دیا۔۔صبا بیگم نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،بس دل بھر گیا اب میں جارہی ہوں زین بھائی آپ مجھے ڈراپ کردیں گے۔۔۔،،

،،سوری مجھے دیر ہورہی ہے تایا جان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔زین نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،میں لے جاتا ہوں چلو حیدر ملک اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ گئے عینی چار رونا چار انکے پیچھے چل پڑی۔۔صدر دروازہ عبور کرنے پر عینی کی نظر نیو کار پر پڑی جس پر پنک کلر کی ربن لگی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،یہ لیں قراۃ لعین حیدر آپ کی سواری۔۔حیدر ملک مسکرا رہے تھے۔۔۔چابی انکے ہاتھ میں تھی۔۔۔،،

،،عینی کے پیچھے سب باہر آئے۔۔کیسا لگا ابو کا سرپرائز ماہم نے عینی کے گرد بازوؤں حائل کیے پوچھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،اس کی ضرورت نہیں تھی عینی نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا یقدم پچپن کی سب محرومیاں یاد آگئیں تھیں۔۔ اور یہ پچپن کی محرومیاں بڑی خطرناک ہوا کرتیں ہیں۔۔۔،،

،،حیدر ملک آگے آئے اور عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا چابی اسکے ہاتھ میں رکھی۔۔تم حیدر ملک کی بیٹی ہو ملک خاندان کی بیٹی یہ تمہارا گفٹ ہے تمہارے باپ کی طرف سے۔۔ایک ہاتھ سے عینی کا ہاتھ تھامے دوسرا اس کے سر پر رکھا۔۔۔،،

،،عینی کی آنکھیں نم ہوئیں لیکن آنکھیں چھپک کر نمی پر قابو پا لیا۔۔تھینک یو اس کے لیے اور آپ سب سے میں ایک بات کہنا چاہ رہی تھی آئے ہوپ کے آپ لوگ میری بات سمجھ لیں گے۔۔عینی نے خاموش ہو کر سب کی طرف دیکھا سب کے چہرے الجھن کا شکار تھے۔۔میں ایسی نہیں تھی لیکن مجھے اپنی ماں کی موت نے ایسا بنا لیا میں کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر بدلہ لینے نکلی تھی میں آپ سب لوگوں کی زندگیاں خراب کرنے نکلی تھی لیکن میں یہ نہیں کر سکی میں اپنے اندر کے اچھی انسان کو نہیں مار سکی۔۔عینی اداسی سے مسکرائی میرے اندر کی برائی یہاں آکر مر گئی کیوں ہیں آپ لوگ

اتنے اچھے عینی نے آنسوں صاف کیے۔۔ماہم نے عینی کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا۔۔مجھے اردو آتی تھی لیکن میں نے آپ لوگوں سے چھپایا میں آپ لوگوں کو جانچنا چاہتی تھی مجھے یاد ہے جب میں یہاں آئی تھی تو سب کتنے خوش ہوئے تھے پھوپھو اور زرنور آنٹی میری تعریف کرتے تھے کبھی کسی نے برا نہیں کہا یہاں تک کے شازیہ نے بھی نہیں۔۔عینی نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا۔۔اس لیے مینے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔،،

،،کیسا فیصلہ حیدر ملک نے عینی سے پوچھا۔۔۔،،

،،میں یہاں نہیں رہ سکتی میں ایک دھوکے باز ہوں۔۔۔،،

زرنور بیگم آگے بڑھ آئیں آنکھوں میں عجیب رنگ تھا جو عینی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔انہوں نے آگے بڑھ کر عینی کو اپنے گلے لگا لیا۔۔تم ایسے کیسے

جاسکتی ہو ہمیں اپنی عادت ڈال کر عینی یہ تو بیوفائی ہوئی وہ الگ ہو کر عینی سے پوچھنے لگی۔۔۔،،

،،آنٹی میں بہت بری ہوں مینے آپ لوگوں کی قدر نہیں کی عینی نے آنکھیں صاف کیں۔۔۔،،

،،ادھر دیکھو میری طرف عینی۔۔عینی نے فوراً زرنور بیگم کی طرف دیکھا۔۔کیا ان آنکھوں میں کبھی ماں نظر نہیں آئی۔۔۔،،

،،اسی لیے تو جارہی ہوں مینے ایک ماں کو دھوکا دیا ہے۔۔۔،،

،،یہ دھوکا تو نہ تھا تم ہمیں جاننا چاہتی تھی بیٹا اور اب تم جان گئی اب کہیں نہیں جاوگی بس اب تم میری بات نہیں ٹال سکتی۔۔۔،،

،،عینی اب کی بار زرنور کے خود گلے لگ گئی۔۔۔،،

،،اچھا اچھا اب چلیں بہن صاحبہ آپ کی گاڑی پر آج مجھے یونیورسٹی تم ڈراپ کرو گی چلو۔۔ماہم نے عینی کو کہا۔۔۔،،

،،حسین ولا میں دوپہر باسی ہوچکی تھی سب لوگ اپنے اپنے دفتر میں تھے گھر میں صرف بڑی خواتین تھیں جن کی ٹی پارٹی اس وقت لاونج میں چل رہی تھی زوبیہ بسکٹ لینے کچن میں گئی تھی اور زارا بڑوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔باہر دروازے پر بیل بجی اور بجتی گئی۔۔۔شازیہ جاکر دروازہ کھولو بیٹا۔۔شازیہ دیکھو کون آیا ہے صبا بیگم اور زرینہ بیگم نے بیک وقت شازیہ کو پکارا۔۔۔،،

،،شازیہ دروازہ کھولنے گئی۔۔بی بی جی دانیال بھائی آئے ہیں شازیہ نے وہاں سے ہی ہانک لگائی۔۔۔،،

،،ارے صدقے جائے کہاں ہیں صبا بیگم اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھیں۔۔۔،،

،،دانیال صدر دروازے سے اندر آیا صبا بیگم نے اسے فوراً گلے لگایا۔۔کیسے ہو میرے بچے۔۔۔،،

،،میں ٹھیک ہوں امی آپ کیسی ہیں اور مامی آپ دونوں کیسی ہیں۔۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔،،

،،ہم سب بھی ٹھیک ہیں تم کمزور ہو چکے ہو کیا ہو گیا ہے بیٹا۔۔۔زرینہ بیگم نے اسے کہا۔۔۔،،

،،نہ کریں مامی میں اور کمزور مامی فٹ ہوں یہاں۔۔۔،،

،،ہاں بھئی آج کے تم لڑکے۔۔۔،،

،،اور ڈون کیسی ہیں آپ۔۔وہ اب زارا سے مخاطب تھا گھر میں سب کزنز اسے ڈون(Don)کہتے تھے لیکن اب صرف دانیال کہتا تھا۔۔۔،،

،،الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں تم کیسے ہو اور اب کی بار کتنا ٹائم آئے ہو۔۔۔،،

،،آج تو صرف آج کے لیے آیا ہوں سرحدی علاقے میں جانا ہے کچھ دن اس کے بعد آپ لوگ اور میں۔۔۔،،

ہاں تم اور تمہاری یہ باتیں ہر دفہ یہی کہتے ہو۔۔۔،،

،،لیکن اس بار پکا وعدہ۔۔۔،،دانیال نے مسکرا کر کہا۔۔اسکی مسکراہٹ بہت دلچسپ ہوا کرتی تھی۔۔۔،،

،،اور باقی سب لوگ کہاں ہیں۔۔اسنے گھر میں سناٹا محسوس کیا۔۔۔،،

،،اس لیے کے سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہیں آج کل زین بھی دیر سے آتا ہے کلینک میں رش ہوتا ہے اور زید کے اگزام چل رہے ہیں ماہم کو صبیحہ کے پاس جانا تھا۔۔۔،،

،،اچھا اور ڈون آپ فارغ ہوتی ہیں کچھ کریں میں تو کہتا ہوں اپنا آؤٹ لیٹ کھولیں کتنی اچھی ڈیزائینگ کرتی ہیں آپ۔۔۔،،

،،تم بھول رہے ہو مینے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی ہے فیشن ڈیزائنر بننا میرے بس کی بات نہیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،تو جاب کریں کوئی یوں فارغ بیٹھنے سے انسان ظلم کرنے لگ جاتا ہے۔۔،،دانیال کی آنکھوں میں شرارت ناچی۔۔۔،،

،،میں بھی اسے یہ کہتی ہوں اپنے آپ کو مصروف رکھے یوں روگ لگائے کب تک بیٹھی رہے گ۔۔زرینہ بیگم نے افسوس سے کہا۔۔۔،،

،،امی میں بس تھوڑا وقت لینا چاہتی ہوں مجھے سنبھلنے میں وقت لگے گا۔۔۔،،

،،آپی مامی ٹھیک کہہ رہی ہیں بس اس بار واپس آؤں تو آپ کا بھی کچھ کرتا ہوں اور یہ آپ اب پالر نہیں جاتیں کیا جب میں یہاں تھا تو روز جاتی تھیں۔۔۔،،

،،کیوں مجھے کیا ہوا ہے۔۔،،زارا نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔،،

،،بوڑھی ہو رہی ہیں آپ پالر جایا کریں۔۔دانیال نے سر کھجا کے کہا۔۔۔،،

،،دانی میں ابھی تک جوان ہوں تم اپنا خیال کرو گنجے ہو رہے ہو رشتہ کون دیگا۔۔،،

،،یہ اب نا انصافی ہے۔۔۔دانیال نے برا سا منہ بنایا۔۔۔،،

،، عینی آفس پہنچی اس کا جوائننگ کا آج پہلا دن تھا اس کو اس کی ایک کولیگ نے سارا کام سمجھایا تھا عینی اب باس کے آفس میں بیٹھی تھی اسکی باس ایک باوقار خاتون لگتی تھیں۔۔۔،،

،، قراۃ لعین مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپ میں کچھ کر دکھانے کا حوصلہ ہے میں چاہتی ہوں آپ سرحدی علاقے میں جائیں ایک ٹیم کے ساتھ جس کی کیپٹن آپ ہونگی کل جانا ضروری ہے سیلاب آیا ہے لوگوں کو ہماری ہیلپ چاہیے تم سمجھ رہی ہو میری بات۔۔۔ مس شمیم نے بات مکمل کر کے اسے دیکھا۔۔۔،،

،، شور میں جانا پسند کرونگی لیکن کیا آپ مجھ پر اتنا بھروسہ کر سکتیں ہیں کے مجھے ایک کیپٹن کے طور بھیج رہی ہیں۔۔۔ عینی سکون سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔،،

،،ہاں آپ کی آنکھوں کی چمک ہی بتا رہی ہے کے آپ یہ کر سکتی ہیں اب بتائیں کریں گی۔۔۔،،

،،آپ بتا دیں کے کس ٹائم نکلنا ہے۔۔۔،، عینی کا سکون برقرار تھا ویسے بھی اسے ایڈونچرز کرنے میں مزہ آتا تھا۔۔۔،،

،،کل دوپہر آپ کو جانا پڑے گا اب چلو باہر تمہاری ٹیم تیار کریں۔۔۔،،

،،اوکے چلیں عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،شام ڈھل چکی تھی عینی تھکی ہاری گھر لوٹی باقی کے گھر والے شاید ٹیریس پر تھے وہ زارا کے روم میں آئی تھی بیگ صوفے پر رکھا اور خود فریش ہونے چلی گئی۔جب واپس آئی تو ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر اور اس پر ٹی شرٹ پہنے وہ سونے کی تیاری میں تھی ڈریسنگ مرر پر اپنا عکس دیکھا تھکی تھکی سی آنکھیں

بالوں کو برش کرکے اس نے ساری لائیٹس آف کی بیڈ پر نیم دراز ہو گئی پتہ نہیں کس وقت اسے نیند نے آلیا وہ گہری نیند سو گئی۔۔۔،،

،،دانیال اب جانے کی تیاری میں تھا سب سے مل کر وہ زید کے ساتھ باہر آیا۔۔۔یہ گاڑی کس کی ہے دانیال نے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔،،

،،یہ قراۃ لعین کی ہے آج ہی تایا جان نے خرید کر دی ہے۔۔۔،،

،،اچھا اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔ اور آگے بڑھ گیا۔۔۔،،

،،دانیال کو گئے کافی ٹائم ہو گیا تھا ماہم منہ پھلائے لاونج کے صوفے پر بیٹھی تھی زارا اسے منا رہی تھی عینی سیڑھیاں اتر کر سیدھا نیچے آئی اس نے ابھی تک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا بال جھوڑے میں قید تھے ایک

سنہری لٹ باہر نکلی ہوئی تھی۔۔وہ چلتی ہوئی ماہم کے ساتھ ڈرھام سے بیٹھ گئی۔۔اسے کیا ہوا ہے اس نے زارا سے پوچھا۔۔۔،،

،،دانی آیا تھا اس سے ملے بغیر چلا گیا اب مادام ناراض ہیں۔۔۔۔،،

،،اچھا کوئی بات نہیں میں واپس آجاؤں پھر ہم دونوں ایک ساتھ ڈنر کریں گے کافی پیئیں گے اور خوب انجوائے کریں گے۔۔اس نے ماہم کے گرد بازوؤں حائل کیے۔۔۔،،

،،جا کہاں رہی ہو ماہم فورآ سیدھی ہوئی۔۔۔،،

،،این جی او کی طرف سے سرحدی علاقوں میں جائیں گے میں اپنی ٹیم کی ہیڈ ہوں۔۔۔،،

،،افف ابو کو بتایا۔۔ماہم نے آبرو ترچھی کرکے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں رات کو بتا دوں گی۔۔عینی لاپرواہی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،ویسے ہمارے خاندان کی لڑکیاں نہیں جاتیں۔۔ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔،،

،،عینی مڑی۔۔میں اپنی جاب پر جارہی ہوں کہیں اور نہیں۔۔۔،،

،،اچھا اچھا غصہ تو نہ ہو۔۔ماہم کو اپنی بات کا اندازہ ہوگیا تبھی فوراً سنبھال لی۔۔۔،،

،،عینی کچن میں آگئی اپنے لیے بلیک کافی بنانے لگی پانی چڑھا کر کافی نکالی کافی بنا کر وہ ٹیرس پر آگئی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،زارا نمازِ عشاء پڑھ رہی تھی سلام پھیر کر عینی کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔۔،،

،،عینی مسکرا بھی نہ سکی۔۔زارا کا چہرہ چمک رہا تھا جیسے اس ساری رات میں اس کے چہرے کی ہی روشنی ہو۔۔۔،،

،،زارا دعا سے فارغ ہو کر اس کے پاس آکر تخت پر بیٹھی۔۔لڑکی بلیک کافی پی پی کر تم نے اپنا معدہ خراب کر دینا ہے۔۔۔،،

،،بلیک کافی معدہ خراب نہیں کرتی۔۔اس نی برا سا منہ بنایا۔۔۔،،

،،انسان کو کڑوا تو بنا دیتی ہے۔۔تم اور دانی ایک جیسے ہو دونوں کڑوے۔۔۔،،

،،عینی مسکرائی۔۔آپ کیسے اتنی پر سکون رہ لیتی ہیں ہر بات پر مسکراتیں ہیں اور آپ کی مسکراہٹ نقلی نہیں ہوتی۔۔۔،،

،،مجھے لگتا ہے مجھے میرا رب مل گیا ہے اور جب بندے کو یہ یقین ہو جائے کے اسکا رب اسکے ساتھ ہے تو وہ پر سکون ہو جاتا ہے۔۔۔،،

،،رب کیسے ملتا ہے۔۔عینی نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔،،

،،دیکھو عینی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا اور جب ہم مان لیتے ہیں کے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں تو ہم پرسکون ہو جاتے ہیں۔۔۔،،

،،تو آپ کو پہلے نہیں لگتا تھا کے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔،،

،،ہاں پہلے میں لاابالی سی لڑکی ہوا کرتی تھی زرہ زرہ سی بات پر اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنا ایک وقت ایسا آیا میں نماز پڑھنا چھوڑ گئی کے اللہ میری نہیں سنتا۔۔زارا کی آنکھوں سے آنسوں گرے۔۔پھر مینے بہت گہری چوٹ کھائی اور اسکی مرہم اللہ سے مانگی وہ بغیر کچھ دیے نہیں لوٹاتا اور مجھے مرہم کی صورت قرآن پاک مل گیا جس نے مجھے آہستہ آہستہ ہیل کیا۔۔۔،،

،،آپ کہہ رہی ہیں آپ نے اللہ کی نا فرمانی کی تو اللہ نے آپ کو چوٹ پہنچائی۔۔۔،،

انہو ہوں۔مینے یہ نہیں کہا چوٹ تو قسمت میں لکھی ہوئی تھی چوٹ کے بعد سنبھالنا اصل آرٹ ہے اور مینے وہ آرٹ سیکھ لیا ہے۔۔زارا نے مسکرا کر بات مکمل کی۔۔۔،،

،،عینی نے آخری گھونٹ کافی کا بھرا اور اٹھ کر منڈیر تک آگئی۔۔۔،،

،،میں اپنے آپ کو اندر سے بہت خالی محسوس کرتی ہوں مینے سب سے معافی بھی مانگ لی دل سے نفرت بھی نکال لی لیکن میرا دل خالی ہے۔عینی نے بغیر پلٹے اپنی بات کہی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،زارا قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی۔پھر عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔تم اللہ کی طرف متوجہ ہو وہ تمہیں پکار رہا ہے عینی خالی دل ہوتے ہی اللہ کے لیے ہیں ایک دفعہ اللہ کی طرف جاؤ وہ خالی دل بھر دیتا ہے زارا نرمی سے اسکے ہاتھ کی پشت سہلا رہی تھی۔۔۔،،

،،عینی نے نم آنکھوں سے زارا کو دیکھا اور پھر رکھ پھیر گئی۔۔۔،،

،،زارا نے ایک گھیرا سانس لیا اور پیچھے پلٹ گئی۔۔۔،،

****

یہ منظر ہے کراچی کا جہاں عینی جلدی جلدی میں تھی ایک ہاتھ میں چھوٹا سا سفری بیگ دوسرے میں شولڈر بیگ تھا۔۔اسنے وائیٹ پلین فراک پہن رکھا تھا جو مارکیٹ میں پٹھان سے لیا تھا اسنے۔۔۔،،

،،ماہم اسکے پاس کھڑی تھی۔۔کھانا تو کھا کر جاتی ایسے بھوکے پیٹ کیسے جاؤگی۔ماہم نے فکرمندی سے کہا۔۔۔،،

،،میں دیکھتی ہوں یہاں سے نکلتے ہوئے کسی جگہ سے ناشتہ کروں گی ابھی آفیس جانا ہے وہاں تیاری کرنی ہے۔۔۔،،

،،اچھا اپنا خیال رکھنا اور بات کرنا مجھ سے ضرور پہنچ کر۔۔۔،،

،،اوکے میم جیسا آپ کا حکم۔۔عینی نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،ابو کو بتایا تھا۔ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔،،

،،ہاں کل رات پوچھ لیا تھا۔۔عینی نے بنا پلٹے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔،،

،،دانیال اپنی ٹیم کے ساتھ اس وقت کراچی سے نکل چکا تھا۔۔۔،،

،،وہ خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا ڈرائیور کار ڈرائیو کر رہا تھا ایسا لگتا تھا وہ کسی گھیری سوچ میں ہو۔۔۔،،

،،مغرب کے قریب وہ لوگ پہنچ گئے پہاڑوں کے درمیان یہ ایک خوبصورت گاؤں تھا عینی اپنی ٹیم کے ساتھ شہنواز کی بیٹھک میں آئی کیونکہ یہ علاقے کے بڑے تھے اور چیئرمین بھی سو عینی کو ادھر بھیج دیا تھا۔۔۔،،

،،وہ لوگ بیٹھک میں بیٹھے تھے ملازم شہنواز کو اطلاع کرنے گیا تھا عینی بیچینی سے پیر جھلا رہی تھی۔۔عینی کی باقی کی ٹیم پیچھے تھی عینی عدنان اور حاجرہ یہ تین لوگ اس وقت بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔،،

،،دروازہ کھلنے کی آواز پر عینی نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی اور اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا وہ آدمی باوقار تھا بال قلموں سے سفید تھے سفید شلوار قمیض پر بھوری شال کندھوں پر پھیلائے وہ انکی جانب آئے انکو سلام کیا اور آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے نو عمر نوجوان بھی صوفے پر بیٹھا جس کا انداز لاپرواہ سا تھا۔۔۔،،

،،ہم این جی او کی طرف سے آئے ہیں آپ کو پتہ ہے یہاں پر سیلاب متاثرین ہیں انہیں امداد فراہم کرنے آئیں ہیں مس شمیم نے آپ کو بتایا ہوگا۔۔عینی نے بات شروع کی۔۔۔،،

،،جی جی مجھے معلوم ہے۔۔آپ کچھ لیں چائے وغیرہ کھانا آپ کا گیسٹ ہائوس میں ہے اور آپ لوگوں کے رہنے کا بھی انتظام۔۔۔،،

،،شکریہ شہنواز صاحب چائے کافی ہم پی لیں گے پھر کبھی بس آپ ہمیں گیسٹ روم بھیج دیں ہماری باقی کی ٹیم آتی ہی ہوگی۔۔اب کی بار عدنان بولا۔۔۔،،

،،جی جی ضرور۔۔شہریار بیٹا آپ مہمانوں کو گیسٹ ہاؤس تک لے جائیں۔۔اور ہاں آپ کی باقی کی ٹیم کو میرے آدمی لے آئیں گے آپ جا کر آرام کریں۔۔شہریار سے بات کر کے وہ انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔،،

،،وہ لوگ شہریار کے ساتھ گیسٹ روم آگئے تھے کھانا تیار پڑا تھا باقی ٹیم کا انتظار ہورہا تھا شہریار بھی ان تینوں کے ساتھ تھا وہاں ایک ملازمہ عورت تھی اور اسکا شوہر اور بچے وہ سب یہاں ہی رہائش پذیر تھے گیسٹ ہاؤس کافی اچھا اور بڑا تھا اس وقت وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے عدنان اور شہریار کی کافی حد تک دوستی ہوچکی تھی باقی سویرا اپنا موبائل لیے کسی سے چیٹ کررہی تھی ان سب میں پریشان عینی تھی پنڈولم کی طرح ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔شہریار نے ایک نظر عینی کو دیکھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،آپ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔،،

،،میری باقی کی ٹیم کہاں ہے ابھی تک کوئی نہیں پہنچا یہاں۔۔عینی اب کے رک کر شہریار کو دیکھنے لگی۔۔۔،،

،،میری بشیر سے بات ہوئی ہے(شہریار کا ملازم)وہ لوگ پہنچنے والے ہیں۔۔۔،،

،،عینی کی سانس میں سانس آئی۔۔۔،،

،،مجھے دیر ہورہی ہے میرے کچھ دوست آنے ہیں۔۔شہریار نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔کل میں یہاں چکر لگاؤں گا لیکن ہاں آپ لوگوں کو یہاں اپنا خیال خود رکھنا ہوگا رات کو دیر سے باہر نا نکلنا یہاں چور شیر اور باقی کے جنگلی جانور رات کو دیر سے نکلتے ہیں۔۔شہریار نے اطلاعی رپورٹ دی۔۔۔،،

،،یہاں مونکی بھی تو ہیں حاجرہ جوش سے بولی۔۔۔،،

،،شہریار نے لو جی بھینس پانی میں گئی والی والے انداز میں دیکھا۔۔۔،،

،،اسکا برا مات منانا یہ بچاری شروع سے ہی کھسکی ہوئی ہے۔۔عدنان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔،،

،،شہریار مسکرایا کوئی بات نہیں کھڑکیاں سب یاد سے بند کر لی جیئے گا۔۔،،

،،حاجرہ نے ایک گھوری عدنان کو ڈالی وہ دونوں کزنز اور دوست تھے۔۔۔،،

،،شہریار چلا گیا تو وہ تینوں بھی واپس بیٹھ گئے۔۔۔،،

،، میم ویسے مینے سوچا تھا پہاڑی علاقے ہیں گھومیں گے پھریں گے لیکن کیا یہاں آکر بیٹھ گئے ہیں حاجرہ نے برا سا منہ بنایا۔۔۔،،

،،حاجرہ ہم یہاں گھومنے پھرنے نہیں آئے اگر گھومنے پھرنے آنا ہو تو آپ کبھی یہاں چکر لگا لیا کرو۔۔۔،،

،، میم ہم لوگ کام کے بعد تو یہ علاقہ دیکھ سکتے ہیں نہ۔۔عدنان نے کہا۔۔۔،،

،،ہاں پھر دیکھیں گے ابھی میری بات سنو تم دونوں ہم لوگ تینوں اس کام کے ہیڈ ہیں اور میں تم دونوں کی بھی ہیڈ ہوں ہم لوگوں نے کام کے وقت یہ نہیں دیکھنا کون بڑا یاں چھوٹا ہے ہم نے کام کرنا ہے ہم کام کرنے آئے ہیں آئی سمجھ۔۔عینی نے دونوں کو دیکھا۔۔۔،،

،،اوکے میم آپ فکر ہی نہ کریں۔۔دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔،،

،،گاڑیوں کی ہارن بجنے کی آوازیں آنے لگیں تو عینی اور یہ تینوں باہر آئے باقی کی ٹیم کو لیکر وہ لوگ لاونج میں آگئے۔۔کھانا بھی لگ چکا تھا ملازم انہیں بلانے آیا سب لوگوں نے کھانا کھایا اور واپس لاونج میں آئے۔۔۔،،

،، میم کیوں نہ ہم باہر آگ جلا کر بیٹھیں۔۔عدنان نے عینی سے پوچھا۔۔ہاں میں پلیز ایک کافی باہر ہو جائے۔۔اس بار حاجرہ بولی۔۔۔،،

،، میم ہم لکڑیاں دیکھتے ہیں آس پاس اور آگ جلاتے ہیں۔۔۔،،یہ عثمان تھا عینی کی ٹیم میں سب سے چھوٹا۔۔۔،،

،،اوکے سب باہر چلو اکھٹے لکڑیاں جما کرتے ہیں۔۔عینی نے سب کو کہا۔۔۔،،

وہ لوگ سب باہر آئے ملازم شاید سو چکے تھے نہ ان غریبوں کے پاس سیل فونز تھے جس پر اپنا وقت ضائع کرتے نہ ہی ٹی وی۔۔۔،،

،،کرسیاں باہر ہی پڑی تھیں عینی نے عدنان اور عثمان کو زمین کی کھدائی کی زمیداری دی سارا اور حاجرہ کافی بنا رہیں تھیں سمی اور مسکان سب کا سمان اندر رکھ رہے تھے۔۔۔عینی کسی کو بنا بتائے لکڑیاں دیکھنے گئی

گیسٹ ہاؤس کے پچھلے حصے میں آندھرا تھا اس نے موبائل فون کی فلیش لائٹ آن کردی۔۔ لکڑیاں ایک سائیڈ پر پڑیں تھیں عینی دیکھ کر خوش ہوئی وہ آگے بڑھ آئی لکڑیاں اٹھانے کو وہ جھکی لکڑیاں اٹھائیں عینی کی سماعت میں کسی بچے کی رونے کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی کسی کا بچہ رو رہا تھا یہ آواز پانچ یاں ساتھ سال کے بچے کی تھی عینی نے لکڑیاں پھینکی پچھلا گیٹ کھلا ہوا تھا۔۔اسے شہریار کی باتیں یاد آئیں یہاں رات کو شیر جنگلی جانور نکلتے ہیں عینی تیزی سے بھاگتی ہوئی گیٹ کی طرف آئی آس پاس کوئی زی روح موجود نہیں تھا عینی نے گیٹ سے باہر قدم رکھے۔۔باہر گھنا جنگل تھا گیٹ سے ایک پتلی سڑک سیدھ میں جارہی تھی عینی بغیر کچھ سوچے باہر کو بھاگی آواز اب قدرے ہلکی آرہی تھی جب عینی کا سانس پھولنے لگا اور چکر آنے لگے تو وہ وہیں ٹھیر گئی موبائل فون کی بیٹری ڈیڈ ہوگئی تھی عینی نے آس پاس نظر دوڑائی یہ ایک گھنا جنگل تھا سڑک اب ختم ہوگئی تھی عینی نے

خوفزدہ ہوکر ادھر اُدھر دیکھا نا جانے وہ کتنے موڑ مڑ کر یہاں تک آئی تھی بچے کی آواز اب ختم ہوچکی تھی عینی نے ہاتھ میں پکڑے فون کی جانب دیکھا جس کی بیٹری صرف پانچ پرسنٹ تھی فلیش آف ہوگیا تھا سنگلز ختم تھے۔۔اس نے بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔،،

،،دور کہیں کسی گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی روشنی آرہی تھی عینی اپنے حواس کھونے لگی تھی زیادہ بھاگنے سے اسے متلی ہونے لگی تھی،حلق میں کانٹے اگ آئے تھے وہ بے اختیار نیچے جھکی ایک زوردار قے کیا گاڑی اب نزدیک آگئی تھی کوئی گاڑی سے نکل رہا تھا لیکن عینی کو سب کچھ سلو موشن لگ رہا تھا کوئی بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا اب وہ عینی سے کچھ پوچھ رہا تھا لیکن عینی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی عینی کی نظر اس کے نام پر پڑی کیپٹن دانیال اسنے گردن اٹھا کر دانیال کے چہرے کی جانب دیکھا جو گاڑی کی ہیڈ لائیٹس میں واضح تھا لیکن دانیال نے سرجیکل ماسک لیا ہوا تھا۔۔سنہری

آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں بھوری آنکھوں میں شاک تھا جسے سنہری آنکھیں سمجھنے سے قاصر تھیں۔۔۔،،

،،پا۔پانی مل سکتا ہے۔۔عینی نے برٹش لہجے میں کہا اسکی اردو اتنی صاف نہیں تھی ابھی۔۔۔،،

،،عمر گاڑی سے پانی لے آؤ اسنے عمر کو کہا۔۔۔،،

،،عمر فوراً پانی لے آیا۔۔۔،،

،،دانیال نے بوتل کی کیپ اتار کر پانی کی بوتل فوراً اسے تھمائی۔۔جسے عینی نے دو گھونٹ پانی کے پیئے پھر نیچے بیٹھ گئی۔۔پانی ٹھیک سے پیا اور بوتل واپس دانیال کو تھمائی۔۔۔،،

،،آپ کیسے آئیں یہاں پر۔۔۔،،سوال پوچھنے والا عمر تھا۔۔۔،،

،،مجھے کسی بچے کی رونے کی آواز آرہی تھی میں اسے ہی دیکھنے آئی تھی۔۔۔،،

،،یہاں تو کوئی بچہ نہیں تھا ہم اسی راستے سے آئے ہیں۔۔عمر نے فورآ وضاحت کی۔۔۔،،

،،مینے خود آواز سنی ہے میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔عینی فورآ رودی۔۔۔،،

،،ہم اس بچے کو دیکھتے ہیں پہلے آپ یہ بتائیں ہیں کون کہاں سے آئی ہیں۔۔اب دانیال نے پوچھا۔۔۔،،

،،میں ایک این جی او کی جانب سے آئی ہوں اپنی ٹیم کی ہیڈ ہوں۔۔ گیسٹ ہاؤس میں آئے ہیں ہم۔۔۔،،

،،بیوقوفی کی حد ہوتی ہے۔۔دانیال بڑبڑایا۔۔۔،،

،،کیا بول رہے ہو تم۔۔عینی نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔۔۔،،

،،کچھ نہیں چلیں ہم آپ کو چھوڑ دیں گیسٹ ہاؤس۔۔۔،،

،،لیکن وہ بچہ اسے کیسے ڈھونڈیں گے وہ مشکل میں ہوگا۔۔۔،،

،،ہم ڈھونڈ لیں گے آپ چلیں اس وقت دیر ہو گئی ہے دانیال نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔،،

،،عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔چلیں۔۔سفید فراک مٹیالا ہو چکا تھا۔۔بال کھول کر پشت پر بکھر گئے تھے۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،دانیال مسکرایا۔۔۔،،

،،سارا اور حاجرہ چائے بنا کر واپس بھی آگئیں عدنان اور عثمان نے آگ بھی جلا لی لیکن عینی نہیں تھی۔۔۔،،

،،مسکان میم کو بلا کر لاؤ۔۔حاجرہ نے آواز لگائی مسکان کو۔۔مسکان اندر تھی۔۔۔،،

،،کچھ ہی دیر میں مسکان باہر آئی۔۔میم تو نہیں ہیں پورے گیسٹ ہاؤس میں مینے سارے کمرے دیکھ لیے۔۔۔،،

،،کیا کہہ رہی ہو ابھی تو یہاں تھی۔۔تم نے کوئی انڈیا کے ڈراموں والا گیسٹ روم سمجھا ہے کیا۔۔عدنان نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔،،

،،میں سچ کہہ رہی ہوں وہ کہیں نہیں۔۔مسکان نے چڑ کر کہا۔۔۔،،

،،ایک منٹ پھر کہاں گئی میم۔۔حاجرہ چائے کا کپ رکھ کر سیدھی ہوئی۔۔اسے بے تحاشہ شہریار کی باتیں یاد آئیں۔۔۔،،

،،چلو ہمیں ڈھونڈنا ہے میم کو یہاں سب لڑکے پچھلے گیٹ کی طرف سے دیکھیں باقی کے لوگ آگے والی گیٹ پر دیکھیں۔۔۔،،

،،چوکیدار کہاں ہے یہاں کا اسے بھی اٹھاؤ۔۔عثمان نے سمی کو کہا۔۔۔،،

،،عثمان عدنان اور حاجرہ پچھلی جانب گئے باقی سارا مسکان اور سمی آگے کی جانب گاڑی پر نکل پڑے۔۔۔،،

،،عینی جب واپس آئی تو سارا گیسٹ ہاؤس خالی پڑا تھا دانیال اور عمر اسے چھوڑ کر کب کا جا چکے عینی اِدھر اُدھر پھیرنے کے بعد باہر لان کی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔چائے کے کپ ان چھوئے پڑے تھے۔۔عینی نے افسوس سے کپ کی جانب دیکھا پھر ہاتھوں کا پیالہ بنا کر چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا۔۔۔،،

اسے آئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا لیکن یہاں کوئی نہیں آیا۔۔۔،،

،، عینی اٹھ کھڑی ہوئی آخر کو اسکی پوری ٹیم غائب تھی۔۔ابھی اسنے گیٹ کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کے اسے عثمان نظر آیا اسکے پیچھے حاجرہ پھر عدنان سمیع مسکان اور سارا۔۔۔۔،،

،،جہاں عینی انہیں دیکھ کر مسکرائی وہاں ساری ٹیم۔۔حیران و پریشان تھی۔۔۔،،

،،سب سے پہلے ہوش حاجرہ کو آیا۔۔ میم آپ کہاں تھیں ہم پچھلے ایک گھنٹے سے آپ کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،سوری یار بس اس ٹائم میں اسے پچانا چاہتی تھی۔۔ عینی شرمندہ تھی۔۔۔،،

،،کسے میم۔۔مسکان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔،،

بیٹھو سب لوگ میں آرام سے بتاتی ہوں۔۔عینی نے ان سب کو بیٹھنے کو کہا اور خود بھی بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،اب وہ انہیں ساری روداد سنا چکی تھی حاجرہ تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہورہی تھی۔۔۔،،

،، میم آپ کی کہانی تو بہت ہی اچھی تھی یہ سین تو میں اپنے ناول میں لکھوں گی۔۔ایک سفید فراک والی لڑکی جس کے سنہرے بال کھلے ہوئے تھے وہ ایک بچے کی آواز کا پیچھا کرتی بھاگتی ہوئی ایک جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ گئی اس وقت بچے کی آواز بند ہوگئی۔۔مسکان نے سب کی طرف دیکھا جو اسے غور سے سن رہے تھے۔۔پھر اسے دو ہینڈسم آرمی سولجرز ملتے ہیں جو اسے واپس چھوڑ جاتے ہیں۔۔اوہو مزہ تب آتا نا جب وہ کسی ٹائیگر سے آپ کو بچاتے۔۔۔مسکان نے برا سا منہ بنایا۔۔۔،،

،،اللہ نا کرے۔۔حاجرہ نے فورآ دھل کر دل پر ہاتھ رکھا۔۔عینی نے ان سب کی طرف دیکھا کیا فلمی ٹیم ملی تھی اسے۔۔اچھا اب چلو سب جا کر اپنے اپنے رومز میں جا کر سو جاؤ صبح کو جلدی جانا ہے سامان بانٹنے۔۔عینی نے اٹھتے ہوئے سب کو ہدایت کی وہ خود بہت تھک گئی تھی۔۔۔،،

،،دانیال جب سے گیسٹ ہاؤس سے لوٹا تھا پنڈولم کی طرح ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ارے یار بیٹھ جا کیا مسئلہ ہے۔۔عمر نے تنگ آکر پوچھا۔۔۔،،

،،وہ عینی تھی کل مجھے اسکی ساری ڈٹیل چاہیے کہاں رہتی ہے پورا نام کیا ہے اور یہ جاب کیوں کر رہی ہے عمر جلدی۔۔۔،،

،،اچھا میں کر دوں گا لیکن اتنے بے چین کیوں ہو تم۔۔۔،،

،، کچھ نہیں مجھے سونا ہے کل صبح ناشتے کے وقت مجھے ساری ڈٹیل چاہیے۔۔۔،،

،، اچھا ٹھیک ہے میں کر لونگا۔۔ عمر نے اسے یقین دھانی کرائی۔۔۔،،

****

،، کہتے ہیں ہر صبح ایک کہانی لیکر آتی ہے اور ہر رات ایک اختتام دیکھتے ہیں یہ صبح کس کی کہانی لیکر آئی ہے۔۔۔،،

،، عثمان اپنے کمرے سے نکلا جہاں سب لڑکے تھے تو باہر عینی کھڑی تھی۔۔۔،،

،، کہاں جا رہے ہو۔۔۔ عینی نے اسکی تیاری دیکھی تو پوچھ لیا۔۔۔،،

،، نماز پڑھنے باہر چوکیدار سے مسجد کا پوچھنا ہوگا۔۔ عثمان نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،چلو مجھے پتہ ہے میں دکھاتی ہوں مینے کل دیکھی تھی۔۔۔،،

،،پر میم آپ اس وقت۔۔۔،،

،،ہاں مجھے کچھ دیر کھلی فضا میں سانس لینا ہے۔۔۔،،

،،اچھا چلیں۔۔۔،،

،،عثمان کے ہم قدم عینی چل رہی تھی۔۔۔،،

،،تم اتنی صبح کیسے اٹھ جاتے ہو۔۔۔عینی نے عثمان سے پوچھا۔۔۔،،

،،محبت اٹھا لیتی ہے۔۔۔،،

،،عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔،،

،،آئے مین اللہ تعالیٰ کی محبت۔۔وہ سب سے خاص ہوتی ہے اور خالص بھی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،تم کب سے یوں اٹھ جاتے ہو نماز پر۔۔۔،،

،،جب سے اماں چلی گئیں پہلے وہ اٹھانے کی کوشش کرتی تھیں لیکن میں اٹھتا نہیں تھا جس دن اماں کا انتقال ہوا اسکے دوسرے دن میں خود ہی اٹھا نماز پڑھنے گیا۔۔مجھے مزہ آتا تھا جب وہ مجھے ڈانٹا کرتیں تھیں تو۔۔۔،،

عینی مسکراتی ہوئی اسکی باتیں سن رہی تھی وہ اٹھارہ سال کا نوجوان اتنی پیاری باتیں کرتا تھا۔۔۔،،

،،مسجد کس طرف ہے۔۔۔،،

،،بس اس سے اگلے موڑ پر۔۔۔،،

،،اب وہ دونوں مسجد کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔،،

،،آپ یہاں ہونگی یاں اندر آئیں گی۔۔عثمان نے باہر دیکھا جہاں ابھی اندھیرا تھا۔۔۔،،

،،میں اندر آنا چاہتی ہوں کیا یہ لوگ مجھے اندر آنے دیں گے۔۔عینی نے مسجد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔،،

،،اچھا پہلے یہ جو شال آپ کے کندھوں پر ہے اسے سر پر رکھیں اور پھر اندر چلیں۔۔عثمان نے نرمی سے کہا تو عینی نے سر ڈھانپ لیا۔۔۔،،

،،اب چلیں۔۔عینی نے شال کو اچھی طرح لپیٹ لیا۔۔۔،،

،،ہاں چلیں۔۔۔،،

عینی اور عثمان جب دروازے پر پہنچے تو وہاں کے ایک مقامی نے انہیں دروازے پر ہی روک دیا۔۔۔۔،،

،،او یہ لڑکی تمہارا ساتھ یہاں کس واسطے آیا ہے۔۔۔یہاں کے سب لوگ پٹھان تھے۔۔۔،،

،،لالہ ہم کراچی سے آئے ہیں سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے یہ میری ہیڈ ہیں۔۔۔،،

،،کون ہے باہر بچے اندر سے آواز آئی۔۔۔،،

،،قاری صحاب ایک لڑکا لڑکی کے ساتھ آیا ہے۔۔۔،،

،،اندر آنے دو انہیں ابھی نماز میں کچھ وقت تھا۔۔۔،،

،،آؤ بچہ اندر آؤ۔۔وہ ان دونوں کو لیے اندر آیا۔۔۔،،

،،اندر دروازے کے باہر دونوں نے جوتے اتارے اور اندر آگئے۔۔۔،،

،،بچہ وضو بناؤ پھر اندر جاؤ۔۔اس آدمی نے عینی اور عثمان کو کہا۔۔۔،،

،،میں نے کیا ہوا ہے لیکن انہیں میں بتاتا ہوں کے وضو کیسے کرنا ہے۔۔عثمان نے جواب دیا۔۔۔،،

،، میم چلیں وضو کرنے۔۔ مسجد کے صحن میں وضو خانہ بنا ہوا تھا۔۔۔،،

،، عینی نے اسبات میں سر ہلا دیا۔۔۔،،

،، اب منظر کچھ یوں تھا کے عثمان خود وضو کرتے ہوئے عینی کو بتا رہا تھا عینی ویسے ویسے کر رہی تھی وضو سے فارغ ہو کر وہ دونوں مسجد کے اندر آ گئے۔۔۔،،

سامنے کاری صحاب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔،،

،، انہوں نے دونوں کو سلام۔۔ کون ہو بچہ تم۔۔ انہوں نے شفقت سے پوچھا۔۔۔،،

،، ہم سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے آئے ہیں مسافر ہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔۔ عثمان نے وضاحت کی۔۔۔،،

،، اچھا نماز پڑھنے آئے ہو۔۔۔،،

،،جی قاری صاحب۔۔۔،،

،،اور بچہ تم۔۔اب کی بار انہوں نے عینی سے پوچھا۔۔۔،،

میرا وہاں دم گھوٹ رہا تھا تو سوچا باہر حوا کھا لوں۔۔۔،،

،،اچھا کیا بچے اب چاکر اس مدرسے میں میں بیٹھو جاکر انہوں نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا جس کا اس مسجد میں ہی دروازہ تھا۔۔۔،،نمازی آئیں گے آپ نماز کے بعد یہاں آجانا۔۔مدثر بچہ آزان کا ٹائم ہوگیا ہے تم آزان دو میں مہمانوں کو مدرسے میں بیٹھتاتا ہوں۔۔۔،،

،،قاری صحاب ان دونوں کو مدرسے میں بیٹھا کر خود مسجد کی طرف چلے گئے۔۔۔،،

،،آزان شروع ہوچکی تھی۔۔۔،،

،،عینی چپ تھی۔۔عثمان بھی خاموش بیٹھا تھا۔۔۔،،

،،اب آزان کمپلیٹ ہوچکی تھی۔۔۔یہ آواز مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے عثمان۔۔۔،،

،،حق کی آواز ایسے ہی کھینچتی ہے آپ ایک دفہ اس آواز کے پیچھے آکر تو دیکھیں۔۔۔،،

،،میں کوشش کروں گی۔۔۔،،

،،کوشش نہ کریں۔۔جب آپ کا دل راضی ہو تو پھر۔۔اچھا میں نماز پڑھ لوں پھر چلتے ہیں کام سویرے سے اسٹارٹ کرنا ہے۔۔۔،،

،،اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔،،

،،عثمان نماز پڑھ کر آچکا تھا وہ دونوں اب گاؤں کی سڑک پر چل رہے تھے فصل پک چکی تھی گاؤں کے لوگ ادھر اُدھر سے سب کھیتوں کی جانب جارہے تھے۔۔۔،،

،، گیسٹ ہاؤس آکر عینی تیار ہونے چلی گئی باقی کے لوگ بھی تیار ہو کر باہر بیٹھے تھے۔۔۔،،

،، عینی واپس آئی تو تو اس نے گھٹنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا اس پر اسٹریٹ پینٹس پہنے اس نے سب پر ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ آئی۔۔آج یاں کل تک ہم نے کام ٹمپٹا لینا اور ہر کوئی اپنا کام ایمانداری سے کریگا کل مینے وہاں سے آتے ہوئے سب کو سمجھایا ہوا تھا۔۔۔،،

،، جی میم ہم سب یاد ہے سب نے یک زبان کہا۔۔۔،، اوکے لیٹس گو گائز کام اسٹارٹ کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔،،

،، یہ ایک کھلا میدان تھا جہاں پر عینی اور اسکی باقی کی ٹیم سب کو باری باری راشن اور باقی کا سامان مہیا کر رہے تھے۔۔۔،،

،،عثمان اور عدنان لوگوں کو لائن میں کھڑا کر رہے تھے سارا اور حاجرہ عورتوں کو دیکھ رہیں تھیں انکو سامان وغیرہ دے رہیں تھیں مسکان اور سمی گاڑی سے سمان نکال رہے تھے۔۔۔ساتھ انکے ڈرائیور چچا بھی یہ کام انجام دے رہا تھا۔۔۔،،

،،ایک ہٹا کٹا آدمی لائن میں کھڑے ہونے کے بجائے سیدھا عینی کی کی طرف جارہا تھا۔۔عدنان نے اسے روکا۔۔۔،،

،،مڑا جانے دیو مجھے دیر ہورہا اے۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،آپ لائن توڑ کر نہیں جاسکتے آپ دیر سے آئے ہیں۔۔۔،،

،،ہم تم کو کہہ رہا ہے جانے دے مڑا ورنہ اچھا نہیں ہوئے گا۔۔۔،،

،،عثمان آگے بڑھا۔۔کیا کر لو گے ہاں ایک تو دیر سے آئے ہو اور اوپر سے گنڈہ گردی کر رہے ہو۔۔عثمان نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔۔۔،،

،،آدمی نے آگے بڑھ کر عثمان کو گریبان سے پکڑا۔۔اب تو تمہارا یہاں سے لاش ہی جائیگا مڑا۔۔۔،،

،،عدنان نے اسکے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کی لیکن اس آدمی نے جھٹک دیے۔۔۔،،

،،عینی آگے بڑھ آئی کیا ہورہا ہاں مسکان سارا سمی اور حاجرہ بھی اسی طرف آگئے۔۔۔،،

،،عینی نے عثمان کو ہٹا کر اس آدمی کو دیکھا ہاں بھئ کیا مسئلہ ہے کیوں شور مچایا ہوا ہے۔۔تمیز نام کی چیز نہیں۔۔۔،،

،،میڈم تمہارا بندہ مجھے سامان نہیں اٹھانے دے رہا تھا۔۔۔،،

،،تو اسکا یہ ہرگز مطلب نہیں کے آپ یہاں شور ڈالیں۔۔عینی نے ماتھے پر بل ڈال کر اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،ابھی وہ آدمی جواب دیتا کے شور مچ گیا وہاں سے کچھ بندے سامان کی گاڑی ہی نکال کے لے گئے تھے۔۔ڈرائیور کو بے حوش کرکے۔۔۔،،

،،عینی نے پلٹ کر واپس دیکھا۔۔وہ آدمی غائب تھا۔۔اسکا مطلب انکے ساتھ اسکیم scam ہوگیا تھا۔۔۔،،

،،عینی مجمے کی طرف بڑھی ڈرائیور چچا بے حوش تھے لیکن زخمی نہیں بس نشے آور دوا کا استعمال کیا گیا تھا۔۔۔،،

اسنے فورآ عدنان کی طرف دیکھا۔۔ جاؤ یہاں کوئی نزدیک پولیس اسٹیشن ہے تو رپورٹ کرواؤ ہمارے ساتھ اسکیم scam ہوگیا ہے۔۔۔عدنان اور سمی چلے گئے تھے۔۔باقی عثمان انکے ساتھ تھا۔۔۔،،

،،شہریار بھی آچکا تھا۔۔اسنے گاؤں کے لوگوں کو سمجھا کر یہاں سے بھیج دیا۔۔اور عینی والوں کو لیکر گیسٹ ہاؤس آگیا۔۔۔،،

،، عینی والے سب لاؤنج میں بیٹھے تھے عینی کے ہاتھ میں گلاس تھا پانی سے بھرا ہوا۔۔یہ اسکے کریئر کی پہلی جاب تھی وہ بھی اتنا برا اکسپیرئنس تھا۔۔۔،،

،، مس عینی آپ فکر نا کریں میرے لوگ گئے ہیں گاؤں کے سارے راستوں پر میرے لوگ ہیں آپ فکر نہ کریں۔۔۔،،

،، تھینک یو شہریار آپ کی ہیلپ کا۔۔سارا میم کو کال کر کے اطلاع دو۔۔عینی نے پاس بیٹھی سارا سے کہا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہاں لوگ اتنے Scammers ہو سکتے ہیں۔۔۔عینی نے جھرجھری لی۔۔۔،،

،، ہم آپ سے معزرت خواہ ہیں۔۔شہریار نے اسے کہا۔۔۔،،

،، تھوڑی دیر بعد بشیر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔گاڑی مل گئی ہے لیکن خالی سامان وغیرہ اتار لیا انہوں نے سارا۔۔۔،،

،، عینی رونے والی ہوگئی تھی۔۔۔،،

،، میم مس شمیم کہہ رہیں ہیں کے آپ بات کریں ان سے۔۔۔،،

،، عینی نے سارا سے فون لیا۔۔ہیلو عینی کیسی ہو تم تم لوگوں میں سے کسی کو نقصان تو نہیں ہوا۔۔ائیرپیس سے مس شمیم کی پریشان آواز آئی۔۔۔،،

،، جی میم ہم ٹھیک ہیں اور اب گاڑی بھی مل گئی ہے لیکن سامان نہیں ملا۔۔۔،،

،، کوئی بات نہیں بس تم لوگ آج ہی وہاں سے نکل آؤ بچے۔۔۔،،

،، جی میم عینی نے نے فون سارا کو دیا۔۔۔،،

،، شہریار اب ملازم کو کچھ ہدایات کر رہا تھا۔۔۔،،

،، عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔میں نے بہت کوشش کی کے کوئی مسئلہ نا ہو لیکن ہوا پتہ ہے میری ایک کزن کہتی ہیں مسئلے ہوتے رہتے ہیں اصل آرٹ تب ہے جب تم مسئلوں سے نکلنا سیکھو گے سو ہم کوشش کرتے رہیں گے چاہے کتنے بھی scammers آجائیں۔۔۔،، جب چپ ہوئی تو لاونج تالیاں گونج اٹھیں۔۔۔،،

،، سو لیٹس گو اپنی منزل کی طرف چلیں سب اپنا اپنا سامان سمیٹ لیں۔۔ عینی خود بھی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔،،

،، کچھ دیر میں سب لوگ لاونج میں اپنے کیری بیگز کے ساتھ کھڑے تھے شہریار نے ان سب کو گفٹس دیے جو انہونے نے کھولے دل سے قبول کیں۔۔۔،،

،،یہ جو تسبیح مینے آپ کو دیں ہیں یہ مورے خود بناتی ہیں کئی دن لگ جاتے ہیں انہیں بنانے میں۔۔شہریار نے مسکرا کر کہا۔۔ایک اوڑھنے والی شال کے ساتھ تسبیح یاں بھی انہیں دی گئیں تھیں۔۔۔،،

،،آپ اپنی مورے کو ہمارا شکریہ کہیے گا ہم یہ گفٹ کبھی نہیں بھولیں گے۔۔۔،،

عینی والے اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے منزل کی طرف یہاں نیٹ ورک بہت سلو تھا اسے ماہم کی بات یاد آئی کے وہاں پہنچ کر بتانا۔۔عینی نے بی بسی سے فون واپس رکھ دیا۔۔۔،،

،،رات کے دو بجے عینی گھر پہنچی ماہم اسکے لیے جاگ رہی تھی دروازہ آکر ماہم نے کھولا کیونکہ چوکیدار گدے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔۔۔،،

اب وہ دونوں کچن کی طرف آرہیں تھیں عینی نے.بیگ میز پر رکھا اور خود چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،کھانا گرم کروں تمہارے لیے۔۔ماہم نے اس سے پانی کا گلاس دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،نہیں باہر کھا لیا تم ایسا کرو کافی بناؤ دونوں بہنیں ساتھ گپ شپ کرتے ہیں۔۔۔،،

،،ارے واہ یار تم گھاڑی اُردو بولنے لگی ہو۔۔۔،،

،،گھاڑی کیا ہوتا ہے۔۔عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔،،

،،مطلب thick۔۔۔،،

،،اچھا بھئ یہ تو نہیں پتہ لیکن یار ماہم تم سوچ بھی نہیں سکتی میرے ساتھ کیا ہوا ہے وہاں پر۔۔۔،،

،،کیا ہوا اسی لیے بابا منا کر رہے تھے نا۔۔۔،،

،،پاگل بات تو سنو پوری۔۔۔عینی نے اسکی بات کاٹی۔۔اور اے ٹو زیڈ ساری بات بتائی۔۔۔۔،،

،،اوہ میرے اللہ اتنا بڑا اسکیم۔۔بس سر پکڑنے کی کمی رہ گئی تھی ماہم کی حالت ویسی ہی ہوگئی تھی۔۔۔،،

،،اور ایک مزے کی بات اور تمہیں بتانا بھول گئی تم ذرا امیجن کرنا۔۔۔،،

،،ماہم نے اسبات میں سر ہلایا۔۔۔،،

،،ایک لڑکی جسے ایک بچے کی رونے کی آواز آتی ہے اور وہ بنا بتائے گیسٹ ہاؤس سے نکل آتی ہے بچے کی آواز کا پیچھا کرتے ہوئے اور وہ آواز عین جنگل میں ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔،،

،،پھر اسے شیر کھا جاتا ہے۔۔ماہم نے اپنا تبصرہ کیا۔۔۔،،

،،بات تو سنو پہلے۔۔اسنے ماہم کو ٹوکا۔۔جب وہ لڑکی بے حوش ہونے لگتی تو اسے دو آرمی کے آفیسرز بچا لیتے ہیں اور پوچھو وہ لڑکی کون ہے۔۔۔،،

،،تم تو نہیں ہوگی۔۔ ہوگی کوئی بیوقوف۔۔ماہم نے منہ بنا کر کہا۔۔۔،،

،،دفا ہو نہیں کرنی بات عینی نے بیگ اور شیلف سے کافی کا مگ اٹھایا اور پیر پٹھکتی ہوئی چلی گئی۔۔۔،،

،، مطلب راتوں کو انکے لیے جاگو اور یہ ہی ہمیں تارے دکھا کر جائیں۔۔ماہم کو فور آ ملامت ہوئی کیونکہ وہ کوئی ترکش سیریز دیکھ رہی تھی اور اسکے پیچھے چل دی۔۔۔،،

،، صبح وہ بھی کراچی کی کیا خوب کہنے۔۔۔

،، عینی کافی کا مگ لیے لان میں آگئی تھی وہ سویرے اٹھنے کی عادی تھی باقی کے گھر والے سب سو رہے تھے سوائے عائشہ اور بڑوں کے حیدر ملک ملک سے باہر گئے ہوئے تھے اور حماد ملک گاؤں زمینوں پر مالی پودوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا عینی آکر لان چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،بہت سکون دہ ماحول تھا لیکن عینی نا جانے کیوں بے سکون تھی عائشہ بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی دوپٹہ نماز کی صورت اوڑھا ہوا تھا ہاتھ میں تسبیح تھی۔۔وہ چاشت نماز پڑھ کر آئیں تھیں۔۔۔،،

،، عینی کو پل بھر عائشہ پر رشک آیا۔۔آپ کے چہرے پر اتنا سکون اطمینان کیسے ہے میں کیوں اتنی اداس ہوں مجھے لگتا ہے میرا دل بند ہو جائیگا آپی۔۔۔،،

،،تم بھی آجاؤ اس سکون کی طرف تمہیں وہ پکار رہا ہے عینی ایک دفہ جا کر تو دیکھو۔۔۔،،

،،میں مانتی ہوں اللہ تعالیٰ ہیں اور وہی ہیں صرف لیکن کیا وہ مجھے معاف کردیں گے میں تو بہت گناہ گار ہوں۔۔۔،،

،،عینی تم نے کبھی کسی رائیٹر کو سنا ہے۔۔عینی نے اسبات میں سر ہلایا۔۔۔،،

،،ایک رائیٹر انسان ہے اسے اپنے ولن سے بھی پیار ہوتا ہے۔۔اور وہ تو اللہ تعالیٰ ہیں ساری دنیا کو لکھنے والے تمہیں کیسے معاف نہیں کریں گے وہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔،،

،،کیا واقع میں ایسا ہوسکتا ہے۔۔عینی نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

ہاں واقع میں۔۔۔،،

،،تو مجھے کیا کرنا ہوگا عینی نے مگ پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،دیکھو عینی میں تمہیں نماز پڑھنا سیکھا سکتی ہوں باقی تمہیں اپنی مدد آپ کرنی ہے۔۔۔،،

،،پہلے کیا کرنا ہوتا ہے۔۔۔،،

پہلے کلمہ پڑھنا ہوتا ہے اسکے بعد ہم مسلمان ہوتے ہیں۔۔۔،،

،،تو مجھے کلمہ کون پڑھائے گا۔۔عینی نے اس سے پوچھا۔۔۔،،

،،میں اور کون چلو میں ابھی پڑھا دیتی ہوں۔۔۔،،

،،اوکے پھر چلیں پڑھائیں۔۔۔،،

،،تم نے دوپٹہ نہیں لیا۔۔ ایک منٹ میرا آدھا اوڑھو آدھا میں اوڑھ رہی ہوں۔۔زارا نے اپنے دوپٹے کا آدھا حصہ اسے اوڑھا دیا۔۔ عینی مسکرائی۔۔۔،،

،،اب جو میں پڑھونگی وہ ہی دھارنا ہے۔۔۔،،

،،اوکے۔۔۔،،

،،اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔۔۔،،

،،اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔۔۔،، عینی نے زارا الفاظ دہرائے۔۔۔،،

،،وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔۔۔،،

،،وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔۔۔،،

،،وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔۔۔،،

،،وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔۔۔،، آخری الفاظ پڑھتے ہوئے عینی کو اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا۔۔۔،،

،،عینی نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔۔مبارک ہو عینی۔۔۔زارا نے اسکا نرمی سے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔،،

،،عینی مسکرا دی۔۔۔،،

،،زوبیہ حشام کو لیے باہر آئی تو ان دونوں کو دیکھا۔۔ارے یہ کیا ہورہا ہے۔۔خوشگوار لہجہ میں پوچھا۔۔۔،،

،،عینی نے اسلام قبول کیا ہے۔۔عینی کے بجائے زارا نے جواب دیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،ارے ماشاءاللہ بہت مبارک ہو۔۔اس موومنٹ پر ایک تصویر بنتی ہے۔۔زوبیہ نے حشام کو چیئر پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

زوبیہ نے ایک تصویر ان دونوں کی نکالی۔۔ماشاءاللہ بہت ہی اچھی پک آئی ہے۔۔اچھا تم دونوں میں سے کون چائے پیئے گا۔۔زوبیہ نے دونوں سے پوچھا۔۔۔،،

،،مینے ابھی کافی پی ہے۔۔عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،میں پیوں گی میرے لیے شازیہ کے ہاتھ یہاں ہی بھجوا دیں۔۔زارا نے زوبیہ سے کہا۔۔۔،،

عینی اٹھ کر اپنے اور زارا کے مشترک کمرے میں آگئی پتہ نہیں کونسا سکون تھا جو اسکے دل کو آگیا تھا وارڈروب سے ایک ڈریس نکالی جو زرنور نے اسکے لیے بنوائیں تھیں اور نہانے چلی گئی۔۔۔واپس آئی تو ماہم مندی مندی آنکھیں لیے بیٹھی تھی۔۔۔،،

،،کیا ہوا۔۔عینی نے سوالیہ نظروں اسے دیکھا۔۔۔،،

،،مجھے کیوں نہیں بتایا میں بھی اس موومنٹ میں ہوتی ابھی بھابھی نے پک دکھائی مجھے۔۔۔،،

،،تو تم کیا کرتی۔۔عینی نے ٹاول کھول کر کرسی کی پشت پر رکھا۔۔۔،،

میں بھی ایک پک نکلواتی۔۔۔،،

،،تو ابھی نکلواؤ۔۔۔،،

،،چھوڑو اسے امی نے رات کو تمہارے لیے اسپیشل ڈنر کا اعلان کیا ہے۔۔۔،،

،،اچھا۔۔۔،،

،،اور تم کہیں جارہی ہو۔۔ماہم نے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔،،

،،ہاں اپنی باس سے ملنے انہیں کل کی ڈیٹیلز دینی ہیں۔۔۔،،

،،اچھا جلدی آنا ماہم نے اسے تاقید کی۔۔۔،،

،،جیسا آپ کا حکم۔۔عینی اپنا بیگ لیتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔،،

،،عینی آفیس آئی تو فوراً اسے مس شمیم نے طلب کیا وہ سیدھا انکے آفیس میں آئی۔۔۔،،

،،بیٹھو قراۃ لعین۔۔مس شمیم نے اسے کرسیوں کی جانب اشارہ کیا۔۔عینی ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،قراۃ لعین یہ کیا ہوا مینے تمہیں اس کام کی زمیداری دی تھی۔۔۔،،

،،میم ہمیں اس کام کے لیے ہیڈ کیا تھا آپ نے لیکن اسکے ساتھ آپ نے ہمیں سکیورٹی دینی تھی وہاں ہمیں جان کا خطرہ بھی ہو سکتا تھا۔۔سینے پے ہاتھ باندھے عینی نے دو ٹوک بات کی۔۔۔،،

،،مس شمیم خاموش رہیں کیونکہ یہ انکی غلطی تھی۔۔۔،،

،، میم میں جاؤں۔۔ عینی نے انہیں خاموش دیکھ کر کہا۔۔۔،،

،، عینی اٹھ کر باہر آگئی اپنے کیبن میں آکر اسنے ایک گھیرا سانس لیا لیپ ٹاپ آن کرکے ای میلز چیک کرکے اسنے موبائل فون اٹھایا تین چار دن سے اسنے واٹسپ آن نہیں کیا تھا اسنے آن کیا عزیقہ اور سوزی کے میسیجز تھے سوزی کی شادی کی تصاویریں سب کے چہرے مسکراہٹ تھی عینی بھی مسکرا دی۔۔۔،،

،، آڈیو میسج سوزی کو کیا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،، دن راتوں میں اور راتیں مہینوں میں تبدیل ہوگئی عینی اب نماز پڑھنے لگی تھی زارا نماز پڑھتی اور وہ اسکے پیچھے پیچھے پڑھتی۔۔ قران پاک کے لیے ایک انسٹیوٹ جانے لگی تھی۔۔۔،،

،،رات کا نا جانے کونسا پہر تھا۔۔وہی خواب ایما کا خون میں لت پت وجود سفید گلاب خون سے سرخ ہوتے ہوئے۔۔۔،،

رات گہری تھی آسمان میں دور کہیں بجلی چمکی وہ اٹھ بیٹھی وہ کسی برے خواب سے جاگی تھی ۔۔۔،،

،،ہاں برا خواب جو وہ روز دیکھتی تھی۔۔۔ حلق میں پیاس کی وجہ سے جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔۔ وہ اٹھی پیروں میں چپل اڑسے اور چادر اپنے گرد لپیٹی کچن کی طرف آئی پانی پینے۔۔۔،،

باہر بارش شروع ہوچکی تھی وہ بھی تیز۔۔۔ بال کھلے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے چہرا سپاٹ سا تھا۔۔ کچن میں آکر رینک سے گلاس اٹھایا ڈسپینسری سے پانی کا گلاس بھر کر وہ پیچھے مڑی۔۔۔وہ وہیں ساکت ہوگئی۔۔اس نے کسی کو بلانے کی کوشش کی لیکن مقابل نے۔۔۔اپنے

ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو منا کیا۔۔۔لڑکی میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ دوبارہ کسی کو بلاتی۔۔۔۔،،

،،وہ لڑکا پورا بھیگا ہوا تھا شاید باہر بارش میں بھیگ گیا تھا ہڈی کی ہیڈ سر پر گرائے اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔،،

،،کون۔۔۔،،ہو۔۔۔تم۔۔۔۔،،اس نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔۔۔۔،،

،،لڑکے نے ہڈی کی کیپ اتار دی دور کہیں بجلی چمکی۔۔۔۔،،

،،تم۔۔۔،،وہ بلکل شل ہو گئی پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور کرچی کرچی ہو گیا وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی بغیر پیروں میں چبھی کرچیوں کی پرواہ کیے اپنے کمرے میں آئی دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔،،

،،میں نے زندگی میں سب سے بڑا غلط فیصلہ کیا یہاں آ کے) وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔،،

،،پاگل دانیال زیر لب بڑبڑایا گلاس کی کرچیاں اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکی اور موپ اٹھا کر خون صاف کیا۔۔۔،،

،،ہاتھ جھٹک کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ آیا اسکا اور زارا کا روم آمنے سامنے تھا زارا کے کمرے سے سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔۔وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔۔،،

NOVEL HUT

زارا واشروم سے نکلی تو عینی کو دروازے سے لگی نیچے بیٹھی ہوئی دیکھا۔۔۔،،

،،زارا کا دل گھبرایا۔۔عینی میری جان کیا ہوا ہے وہ فوراً اسکے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔۔،،

،،وہ یہاں کیوں آیا مینے اسے بھلا دیا ہے لیکن اب میں یہاں نہیں رہو گی میں واپس جارہی ہوں۔۔۔،،

،،کون آیا ہے زارا نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔،،

،،وہ کچن میں ہے ڈائنل وہ کیوں آیا۔۔ عینی نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اچھا یہاں سے تو اٹھو زارا نے نرمی سے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،عینی کو بیڈ پر بٹھایا پھر اسکا پیر دیکھا جو بے حد زخمی تھا۔۔ کیا کرتی ہو لڑکی پیر کتنا زخمی کرلیا ہے۔۔۔،،

،،میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا میں نے کتنی مشکل سے یہ فیملی بنائی مجھے سب کی عادت ہوگئی ہے میرے نصیب میں رشتے ہی نہیں۔۔۔،،

،،زارا الماری کی طرف بڑھ گئی میڈیکل باکس اٹھایا اور اسکی طرف آئی۔۔گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔۔،،

،،وہ سمجتا کیا ہے خود کو جب چاہا جیسے چاہا مجھ سے میرے رشتے چھین لے گا۔۔۔،،

،،اب زارا نے اسپریٹ سے اسکا پیر صاف کیا مرہم لگا کر پٹی باندھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔عینی تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے سو جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،آپ کہاں جارہی ہیں۔۔۔،،

،،یہیں ہوں تم آرام کرو۔۔زارا نے نرمی سے اسکا گال چھوا اور باہر نکل آئی۔۔۔،،

،،دانیال کے روم کی لائیٹ آن تھی اس نے دروازہ کھول کر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔وہ دروازہ واپس بند کرتی کچن کی طرف آئی۔۔۔،،

،،وہاں وہ کھڑا تھا چھولے پر چائے کا پتیلہ رکھا ہوا تھا۔۔دانیال نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔،،

،،ہائے ڈون چائے پیئیں گی۔۔۔،،

،،کون ہو تم۔۔زارا نے درشتی سے پوچھا۔۔یہ لڑکی سچ میں پاگل ہے۔۔دانیال بڑبڑایا وہ عینی کو کہہ رہا تھا۔۔۔،،

،،میں دانیال حسن ہوں اور میں اپنی زندگی کا ولن خود ہوں۔۔۔،،

،،کیا کیا ہے تم نے عینی کے ساتھ

،،کچھ نہیں وہ خود ڈر کر بھاگ گئی مینے کچھ نہیں کیا۔۔۔،،

،،ڈر ان سے لگتا ہے دانیال جنہوں نے کبھی ڈرایا ہو۔۔اب بتاؤ وہ کیسے جانتی ہے تمہیں۔۔۔،،

،،دانیال خاموش ہوگیا دو مگ میں چائے انڈیلی مگ آدھے آدھے ہوگئے۔۔ایک مگ اسکی جانب بڑھایا اور اپنا لیکر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔،،

،،میں تھک گیا ہوں اب اور نہیں بس۔۔۔،،

،،زارا نے اسکے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھی۔۔۔،،

،،دانیال نے اسے اے ٹو زیڈ بات بتائی اور ہیلپ بھی مانگی۔۔۔اب بتائیں کریں گی میری ہیلپ۔۔۔،،

،،عینی کو روکنا ہوگا وہ جارہی ہے۔۔۔،،

،،زارا نے گویا اسکے سر پر بم دھماکہ کیا۔۔۔،،

،، لیکن تم ٹینشن نہ لو میں سب کر لوں گی۔۔۔،،

،،دانیال مسکرا دیا۔۔۔،،

،،ویسے چائے اچھی بنا لیتے ہو۔۔۔زارا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اگلی صبح عینی سویرے اُٹھ کر آفس چلی گئی آفس میں بھی اکا دکا لوگ موجود تھے وہ کسی بھی طرح اپنے آپ کو مصروف اور اس گھر سے دور رکھنا چاہتی تھی جب تک اسکی جاب کی کمیٹمنٹ پوری نا ہوتی۔۔۔،،

صبح بغیر کافی پیئے وہ گھر سے نکل آئی تھی سر میں ٹھیس ابھری کیفئن کی شدید کمی تھی وہ اٹھی کافی مشین تک آئی۔۔کافی لے کر جب واپس آئی تو اسکی فون پر کال آنے لگی تھی کال ماہم کی تھی اس نے اٹینڈ کر لی۔۔۔،،

،،ہیلو عینی کہاں ہو کیا تم مجھے یونیورسٹی سے پک کر سکتی ہو۔۔۔،،

،،زید سے کہو میں مصروف ہوں۔۔۔،،

،،اس کی کھوڑتو گاڑی خراب ہے مجھے تم پک کرو یار ساری یونیورسٹی خالی ہوچکی ہے۔۔۔،،

،،عینی نے گھڑی دیکھی جو اب دوپہر کے تین بجا رہی تھی۔۔۔اچھا ویٹ کرو میں آرہی ہوں۔۔۔،،

،،عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،اسکا کام بھی ختم ہوچکا تھا لیکن فلحال وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔،،

،،ماہم کی یونیورسٹی وہ تقریباً پندرہ منٹ میں پہنچ گئی تھی۔۔۔،،

،،ماہم صبیحہ کے ساتھ باہر نکل آئی آج صبیحہ کو بھی کوئی پک کرنے نہیں آیا تھا شاید کوئی۔۔۔،،

،،ماہم اور صبیحہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھیں۔۔سلام دعا کے بعد اسنے گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔،،

،،کیا کھانا ہے لڑکیوں کوئی اچھا سا ریسٹورانٹ بتاؤ بھوک لگی ہے بہت۔۔۔،،

،،ارے آپ مجھے ڈراپ کردیں جلدی میں پھر کبھی کھا لوں گی۔۔صبیحہ نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔۔۔،،

،،اوکے اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ۔۔۔،،

،،ہمارے پچھلی اسٹریٹ میں ہے اس کا گھر۔۔۔ماہم نے جواب دیا عینی خاموش رہی۔۔۔،،

،، صبیحہ کو اسکے گھر چھوڑ کر وہ دونوں گھر آئیں گھر کے نچلے حصے میں خاموشی تھی شاید سب اوپر تھے عینی ماہم کے ساتھ اسکے روم میں آگئی۔۔۔،،

ماہم کپڑے تبدیل کر کے آئی تو عینی سو چکی تھی وہ آہستگی سے لائیٹ آف کرتی باہر نکل آئی اسے پتہ تھا سب اوپر ہونگے جب سے خدیجہ کی شادی ہوئی تھی سب مصروف ہو چکے تھے ماہم بہت دنوں بعد آج صبا بیگم کے پورشن میں آئی تھی۔۔لاونج سے باتوں کی آوازیں آرہیں تھیں وہ لاونج کی جانب بڑھ آئی وہاں دانیال زید اور زارا بیٹھے تھے۔۔۔کیسے ہیں دانی بھائی۔۔۔،،

،،ماہم زارا کے ساتھ صوفہ پر بیٹھ گئی۔۔۔،،

،،میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ پڑھائی کیسی جارہی ہے۔۔۔،،

،،اب اچھی جارہی ہے دو چڑیلیں جو الگ ہوئیں ہیں۔۔جواب زید نے دیا۔۔۔،،

،،جواباً ماہم نے گھوری ڈالی۔۔۔،،

،،اور دانیال بھائی سنا ہے پھوپھو آپ کو شادی کے بغیر جانے نہیں دینے والی۔۔۔،،

،،اور اس دفا یہ بھی نہیں جانے والا۔۔جواب زارا نے دیا۔۔۔،،

،،سچ میں ماہم نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،دانیال مسکرا دیا۔۔۔،،

،،اور امی والے کدھر ہیں۔۔۔،،

،،زوبیہ کے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا اسکی عیادت کے لیے گئے ہیں۔۔زارا نے اسے بتایا۔۔۔،،

،،عینی کی آنکھ مغرب کی آزان کی آواز پر کھلی پہلا خیال اسے نماز عصر قضا ہونے کا خیال آیا وہ اٹھ بیٹھی آزان کمپلیٹ سن کے وہ وضو کر کے آئی پھر

نماز ادا کی اور کچن سے کافی بنا کر ٹیرس پر چلی آئی سامنے تخت پڑا تھا دوپٹہ ابھی تک اسے نماز کی صورت پہنا ہوا تھا وہ تخت پر آکر بیٹھ گئی اندھیرا بڑھتا جارہا تھا۔۔کوئی خاموشی سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر تخت پر بیٹھا عینی نے مڑکر نہیں دیکھا اسے پتہ تھا وہ کون ہے۔۔۔،،

،،عینی سوری۔۔صرف دو الفاظ۔۔۔،،

،،عینی نے مڑکر دیکھا اسکی آنکھوں میں کیا نہیں تھا دکھ تکلیف نمی۔۔میں قراۃلعین حیدر ہوں۔۔مرگئی عینی مام اور ایما کے ساتھ۔۔عینی نے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔،،

،،ایک دفا معاف نہیں کرسکتی میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گا عینی معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔،،

،، عینی پلٹی۔۔ سنہری آنکھیں بھوری آنکھوں میں گھاڑیں۔۔نا آتے مینے نہیں کہا۔۔ اب پلیز مجھے میری زندگی جینے دو۔۔ میرے لیے اب تم مر گئے میں تمہارے لیے۔۔یہاں کوئی عینی نہیں نہ کوئی ڈائینل ہے اب میرے سامنے کبھی نا آنا۔۔۔،،

،،وہ کہہ کر مڑی لمبے لمبے دگ بھرتی چلی گئی۔۔۔،،

،،دانیال اس وقت جیسے آدھا مر چکا تھا۔۔آنکھوں میں آئی نمی صاف کی اور اٹھ کھڑا ہوا شکستہ قدموں کے ساتھ۔۔۔،،

،،دانیال اب گھر سے بہت دور نکل آیا تھاپیدل چلتے چلتے اسکے پیر درد کر رہے تھے رات کے دو بج رہے تھے یہ ایک سنسان جگہ تھی ہاں یہ قبرستان تھا خاموشیوں کا شہر۔۔دانیال نہ قبرستان کے اندر گیا نا آگے بڑھ سکا پیچھے سے

کسی نے اس پر حملہ کردیا اسنے جینس میں ہاتھ مارا لیکن وہ کچھ لیے بغیر ہی گھر سے آگیا تھا۔۔گولی سیدھا اسے آلگی۔۔۔،،

،،دانیال کی آنکھوں کے گرد اندھیرا بڑھتا گیا اسکی سماعت سے جو آخری الفاظ ٹکرائے وہ عینی کی آخری باتیں تھیں تیز دھار چھرے کی طرح۔۔۔،،

،،ابے یہ کس کو لگا دی گولی یہ وہ نہیں سرکار کا بندہ۔ ہے چل نکل اب۔۔ایک شخص نے ہقلاتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،سانس لے رہا ہے بھاگ نکل یہاں سے۔۔،،دوسرا آدمی بولا۔۔۔انہونے منہ ڈھانپ رکھے تھے سفید اور لال رومال سے جو سعودیہ میں پہنے جاتے تھے۔۔۔،،

،،وہ دونوں آدمی وہاں سے بھاگ نکلے۔۔دانیال نے ہاتھ ادھر اُدھر مارا لیکن سب بے سود تھا۔۔وہ اتنا بے بس کبھی نہیں ہوا تھا جتنا آج وہ خود کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔،،

،،رات کے تین بج رہے تھے زید لاونج میں ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا عینی کی آنکھ آج پھر ایک برے خواب سے کھولی تھی۔۔عینی زارا کے روم سے نکل آئی اس کا دم گھوٹ رہا تھا۔۔وہ باہر آئی تو اسے زید نظر آیا۔۔۔،،

،،کیا ہوا ہے زید۔۔عینی نے اسے وہاں پا کر پوچھا۔۔۔،،

،،دانیال بھائی گھر نہیں آئے انکا موبائل فون کپڑے گاڑی سب کچھ یہاں ہے یہاں تک کے یونیفارم بھی۔۔۔،،

،،پھر۔۔عینی نے لاپرواہی سے پوچھا۔۔۔،،

،،وہ ایسے لاپرواہی نہیں کرتے دعا کرو وہ کسی مصیبت میں نا ہو۔۔۔،،

،، کچھ نہیں ہوتا اسے۔۔ عینی کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔زید نے اسکی بات پر غور نہیں کیا۔۔ کچن میں آکر عینی نے ایک گلاس پانی لیا پھر پینے لگی ہی تھی زید کے موبائل فون پر رنگ ہوئی۔۔گلاس واپس رکھا اور باہر نکل آئی۔۔۔،،

،،جی جی کس ہاسپٹل میں۔۔ میں ابھی آرہا ہوں کتنا ٹائم ہوا ہے۔۔ عینی کا دل دھک سے رک گیا۔۔۔،،

،،زید باہر کی طرف بڑھا لیکن عینی نے اسکے آگے آکر راستہ روکا۔۔کہاں جارہے ہو زید۔۔آنکھوں میں آنسوں لیے اسنے پوچھا۔۔۔،،

،،دانیال بھائی پر کسی نے فائرنگ کی ہے وہ ہاسپٹل میں ہیں مجھے جانا ہوگا۔۔۔،،

،، عینی کو بے تحاشا اپنی باتیں یاد آئیں جو اسنے دانیال کو کہیں تھیں۔۔۔،،

،،م۔میں بھی چل رہی ہوں پلیز منا نہ کرنا پلیز۔۔۔،،

،،زید نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔اچھا چلو دیر ہو رہی ہے مجھے جلدی کرو۔۔چلو میں ٹھیک ہوں ابھی جلدی کرو۔۔عینی نے زید کو کہا۔۔۔،،

،،وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے سرد راہداری موت سی خاموشی عینی راہداری کی بینچ پر ایک سرے پر بیٹھ گئی زید ڈاکٹرز سے بات کر رہا تھا گاھے بگاھے وہ عینی پر بھی نظر ڈال لیتا جو اس وقت پلازہ ٹی شرٹ اور گلے میں ایک اسٹالر ڈالے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،زید خاموشی سے بینچ کے دوسرے سرے پر آکر بیٹھا۔۔۔،،

،،میرے لیے یہ ہاسپٹلز بہت خوفناک یادیں ہیں میری۔۔پہلے مام اور ایما۔اب ڈائینل۔۔شاید میں منحوس ہوں۔۔سنہری آنکھیں سوج چکی تھیں وہ مسلسل روتی آئی تھی۔۔زید پہلے پہل تو ڈائینل عینی کا رونا کچھ

سمجھ نہیں پایا پھر جب اسے سمجھ میں آیا تو اٹھ کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔،،

،،دیکھو عینی ہماری اپنی قسمت ہوتی ہے اور اپنا درد کسی اور کی قسمت ہم سے نہیں جوڑ جائیگی۔۔دانی بھائی کا یہ نصیب ہے تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔ادھر میری طرف دیکھو۔۔وہ تم سے کل معافی مانگ رہے تھے۔۔عینی نے شاکی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ایک منٹ میں بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں رات مینے اتفاقاً باتیں سن لیں تھیں تم دونوں کی اور کل سے میں اس کشمکش میں مبتلا تھا کیا معاملہ ہے۔۔زید اب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا ایک ہاتھ بینچ کے سرے پر ٹکایا ہوا تھا۔۔میں کزن ہونے کے ناطے ایک ہی مشورہ دونگا۔۔معاف کرو انہیں۔۔وہ بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔،،

،،اس نے مجھے ٹھکرایا۔۔عینی بڑبڑائی۔۔۔،،

،،خود کو مار کر یہ قدم اٹھایا ہوگا اب تم انہیں مار رہی ہو۔۔زید سیدھا ہوا۔۔۔،،

،،نہیں میں نہیں مار سکتی زید میں کیسے۔۔۔،،

،،تم مار رہی ہو آنا کو مارنے کے بجائے تم دانی بھائی کو مار رہی ہو۔۔۔،،

،،زید پلیز مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔عینی نے بے بسی سے کہا۔۔آتے جاتے ڈاکٹرز انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔،،

،،اگر تم چاہو تو یہ آخری تکلیف ہو سکتی ہے ورنہ ساری زندگی پچھتاؤ گی۔۔۔،،

،،عینی نے جواب نہیں دیا اسے پتہ تھا وہ کیا بولے گا۔۔۔،،

ڈاکٹر ان کی طرف ہی آرہا تھا۔۔زید سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔،،

،،دانیال حسن کے ساتھ کون ہے۔۔۔،،

،،میں ہوں۔۔زید ان کی جانب آیا۔۔۔،،

،،دانیال کی کنڈیشن ٹھیک ہے اب اچھا ہوا بروقت انہیں ہاسپٹل میں پہنچا دیا گیا ورنہ کچھ بھی ہوسکتا ہے کچھ ٹائم بعد روم میں شفٹ کیا جائیگا انہیں۔۔۔،،

،،لو عینی تمہیں ایک اور موقع مل گیا اب میں کینٹین جارہا ہوں کافی پیو گی۔۔عینی نے اسبات میں سرہلا دیا۔۔۔،،

صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے تھے عینی پریئر روم سے نماز پڑھ کر واپس آئی زید کہیں باہر گیا ہوا تھا دانیال کو روم میں شفٹ کیا جا چکا تھا وہ آہستگی سے دروازہ کھولے اندر آئی۔۔دانیال بیڈ پر سورہا تھا بال ماتھے پر بکھرے ہوئے

تھے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی دوسرا سینے پر دھرا ہوا تھا۔۔۔عینی اسٹول کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔پتہ نہیں کہاں سے آنسوں کا ریلا نکلا۔۔۔،،

،،دانیال میں ناراض نہیں ہوں تم سے بس میں ڈرتی ہوں مجھ سے جڑے لوگوں نے بہت تکلیف دیکھی ہے کہیں تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو مجھے معاف کر دینا میں تم لوگوں کی زندگیوں سے چلی جاؤنگی میں تم لوگوں کے قابل نہیں۔۔عینی کچھ وقت یونہی روتی رہی پھر اٹھ کر جانے لگی۔۔۔،،

،،کونسی سستی اموشنل مووی دیکھ کر آئی ہو۔۔۔دانیال کی آواز پر وہ بے اختیار پلٹی۔۔۔،،

،،تم تم جاگ رہے تھے بتایا کیوں نہیں۔۔عینی نے گھوری ڈالے پوچھا۔۔۔،،

،،شکر ہے تم ناراض نہیں مجھ سے۔۔۔،،

،، عینی واپس پلٹی۔۔۔،،

،، ایک احسان کروگی۔۔دانیال کی آواز پر وہ وہیں رک گئی۔۔۔،،

،، تم کبھی نا جاؤ۔۔۔،،

میں بہت منحوس ہوں رہ کر کیا کرونگی۔۔۔،،

،، ٹھیک ہے میں بھی منحوس ہوں دونوں منحوس اچھی بنے گی۔۔۔،،

،، عینی کا قہقہ چُھوٹا۔۔۔،،

دانیال بھی مسکرا دیا۔۔۔،،

،، ایک مہینہ بعد دانیال ٹھیک ہو کر واپس کب کا آچکا تھا عینی اور دانیال کا آج نکاح تھا۔۔ زید نے سالانہ امتحانات میں ٹاپ کیا تھا اسے ایس ایس پی

کی پوسٹ مل گئی تھی حیدر ملک اور حماد ملک بھی گھر میں تھے صبا بیگم نے نکاح کی تقریب بہت دھوم دھام سے رکھی تھی ولیمہ دانیال کی کراچی پوسٹنگ کے بعد ہونا تھا۔۔۔،،

ماہم نے جاب کے لیے اپلائی کر دیا تھا اور زارا بھی ایک بہت اچھی کمپنی میں انجنئیر تھی خدیجہ بھی لندن سے نکاح اٹینڈ کرنے آگئی تھی تین منزلہ عمارت کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔،،

عینی نی وائیٹ کلر کی میکسی پہنی تھی جسکا دوپٹہ سرخ اور سفید رنگ کے کنٹراس میں تھا سنہرے بال کھول کر آگے ڈالے ہوئے تھے ماہم اسے لینے آئی تو دنگ رہ گئی۔۔۔،،

،،ماشاءاللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ماہم نے اسے سراہا۔۔۔،،

،،تم سے کم لگ رہی ہوں۔۔عینی نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔،،

،،ماہم نے بلیک کلر لہنگا چولی پہنا تھا۔۔۔دروازہ ناک ہوا تو زویا اور خدیجہ بھی آنکلیں۔۔۔۔،،

،،چلیں میری ڈیئرسٹ کزن اینڈ بھابھی۔۔خدیجہ نے دروازہ کھولتے ہی کہا۔۔۔۔،،

،،زارا آپی کہاں ہیں۔۔میں یہاں ہوں ماہم کے پوچھنے پر زارا بھی آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔۔،،

،،عینی پھولوں کی چادر کے سائے میں چلتی اسٹیج تک آئی۔۔۔۔،،

جہاں دانیال ایک سائیڈ پر بیٹھا تھا بیچ میں پردہ تھا۔۔نکاح خواہ نے نکاح کا پڑھانا شروع کردیا یہاں قبولیت ہوئی وہاں فرشتے مسکرائے دو لوگ ایک

زگزیگ میں مل گئے۔۔آتش بازی نے آسمان کو رنگین کردیا۔۔حیدر ملک بہت خوش تھے انتہائی خوش انہوں نے عینی کو گلے لگایا۔۔باپ بیٹی کے شکوے دور ہو گئے عینی کو اپنا خاندان مل گیا۔۔زرینہ تو صدقے واری جا رہیں تھیں عینی پر۔۔سب لوگوں کے چہروں پر جو حسن ملک حسنین اور مناہل کے جانے کی اداسی ہوتی تھی وہ چھٹنے لگی تھی قراۃلعین حیدر اور دانیال حسن کی وجہ سے یہ زگزیگ میں بندھے رشتے مل گئے۔۔(زگزیگ زندگی کی لکیر)

NOVEL HUT

،،السلام علیکم میرا زگزیگ کا سفر یہاں تمام ہوتا ہے مینے دو سال زگزیگ کو بنایا سنوارہ ہے امید ہے پڑھ کر اچھا لگے گا میرے دو سال کی محنت

ہے۔۔ کبھی میں تھک جاتی پھر خود کو دلاسہ دیتی کے تم کر لوگی اور مینے کر لیا زگزیگ کو کمپلیٹ۔۔۔،،

،،میری ایک ہی خواہش ہے کے میں اپنے ریڈرز کو ایک ایسی چیز پیش کروں جو کسی کو اداس نا کرے کوئی ڈپریس انسان پڑھے تو ریلیکس ہو جائے۔۔۔،،

،،اور دوسری بات ہم اپنے ملک کی صرف ڈارک سائیڈ دکھاتے ہیں پلیز کچھ پوزیٹو لکھیں اور پڑھیں۔۔۔،،

NOVEL HUT

،،شکریہ۔۔۔،،

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

writer's instagram : ishaal baloch

NOVEL HUT